اسلامی معاشرت

ـران

محمد سعید اینڈ سنز تاجرانِ کتب و مالکانِ مطبع سعیدی
قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

4234

Marfat.com

Marfat.com

4234

اسلامی معاشرت

از

مفتی انتظام اللہ شہابی

ناشران

محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب و مالکان مطبع سعیدی

قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

شائع کردہ

محمد سعید اینڈ سنز

تاجران کتب

قرآن محل

مقابل

مولوی مسافر خانہ

کراچی

قیمت

دو روپے چار آنے

87529

Marfat.com

4234

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	آیت آہنگ	۹	۱۳	سو کر اٹھ کر ہاتھ دھونا	۲۹
۲	باب اوّل	۲۴	۱۴	مسواک	۲۹
۳	آداب نظافت و حفظ صحت	۲۴	۱۵	جسمانی طہارت	۳۰
۴	طہارت	۲۵	۱۶	وضو	۳۰
۵	خصائل فطرت	۲۶	۱۷	تیمم و غسل	۳۰
۶	پاکی ہو	۲۶	۱۸	سرمہ لگانا	۲
۷	ناخون ترشوانا	۲۶	۱۹	بالوں کی درستی	۳۲
۸	طہارت حدث	۲۷	۲۰	مانگ نکالنا	۳۲
۹	قضائے حاجت	۲۷	۲۱	روزانہ کنگھی کرنا	۳۲
۱۰	آداب بیت الخلاء	۲۷	۲۲	آئینہ دیکھنا	۳۲
۱۱	آداب استنجا	۲۸	۲۳	خوشبو کا استعمال	۳۲
۱۲	آداب نوم	۲۸	۲۴	بدبو	۳۳

Marfat.com

۲۵ طہارت لباس	۳۳	۴۴ غیبت	۴۸
۲۶ گھر کی صفائی	۳۴	۴۵ زبان کی حفاظت	۴۹
۲۷ مجلس کے موقع پر صفائی	۳۴	۴۶ کم گوئی	۴۹
۲۸ مسجد کی صفائی	۳۴	۴۷ بدگمانی	۴۹
۲۹ ورزش	۳۵	۴۸ عیب جوئی	۵۰
۳۰ جسمانی قوت	۳۵	۴۹ چغلخوری	۵۰
۳۱ پہلوانی	۳۵	۵۰ تمسخر کرنا	۵۰
۳۲ دوڑ	۳۵	۵۱ فحش گوئی	۵۱
۳۳ گھوڑ دوڑ	۳۶	۵۲ منافقت	۵۱
۳۴ تیراندازی	۳۶	۵۳ لعن طعن	۵۱
۳۵ تیراکی	۳۷	۵۴ قسمیں کھانا	۵۲
۳۶ باب دوم	۳۸	۵۵ کفارۂ قسم	۵۳
۳۷ سلام	۳۸	۵۶ باب سوم	۵۴
۳۸ مصافحہ	۴۲	۵۷ آداب نشست وبرخاست	۵۴
۳۹ دست بوسی	۴۲	۵۸ نشست	۵۴
۴۰ بغل گیر ہونا	۴۲	۵۹ قبلہ رخ	۵۵
۴۱ تعظیم وتکریم	۴۳	۶۰ صحبت ومجالست	۵۵
۴۲ گفتگو	۴۴	۶۱ زندہ دلی	۵۶
۴۳ صدق	۴۶	۶۲ آداب مجلس	۵۷

Marfat.com

۶۳	سرراہ بیٹھنا	۵۹
۶۴	ملنا جلنا	۵۹
۶۵	ترک ملاقات	۵۹
۶۶	اکرام اکابر	۶۰
۶۷	گھر میں آنے کے آداب	۶۰
۶۸	استیذان	۶۱
۶۹	گھر سے نکلنے کے آداب	۶۲
۷۰	باب چہارم	۶۴
۷۱	لباس	۶۴
۷۲	عمامہ	۶۶
۷۳	کلاہ	۶۶
۷۴	جبہ رومی	۶۷
۷۵	اچکن	۶۷
۷۶	قمیص	۶۷
۷۷	پاجامہ	۶۷
۷۸	تہبند	۶۸
۷۹	چادر	۶۸
۸۰	اونی چادر	۶۹
۸۱	لباس سفید	۶۹
۸۲	موزے	۶۹
۸۳	نعلین	۶۹
۸۴	اچھا لباس	۶۹
۸۵	حریر	۷۰
۸۶	باریک لباس	۷۰
۸۷	پرانا لباس	۷۱
۸۸	نیا لباس پہننے کی دعا	۷۱
۸۹	کپڑا اتارنا	۷۱
۹۰	سونا اور ریشمی کپڑا	۷۱
۹۱	زیب وزینت	۷۲
۹۲	سادگی لباس	۷۲
۹۳	زیورات	۷۴
۹۴	باب پنجم	۷۶
۹۵	آداب طعام	۷۷
۹۶	کھانے سے پہلے کے آداب	۷۸
۹۷	ہاتھ دھونا	۷۹
۹۸	اسلامی دسترخوان	۷۹
۹۹	کھانا کھانے کی نشست	۸۱
۱۰۰	کھانا کھانے کے آداب	۸۲

Marfat.com

۱۰۱ کھانا کھانے وقت بسم اللہ کہنا	۸۲
۱۰۲ کھانا کھانے کے اسلامی طریقے	۸۲
۱۰۳ گرم کھانا	۸۳
۱۰۴ فواکہات	۸۳
۱۰۵ دودھ کس طرح پینا چاہیئے۔	۸۳
۱۰۶ کھانا کھانے کے بعد کے آداب	۸۴
۱۰۷ ہاتھ دھونا	۸۵
۱۰۸ دعوت	۸۵
۱۰۹ آداب طعام	۸۶
۱۱۰ دعوت میں حاضر ہونا	۸۷
۱۱۱ کھانا رکھنے کے آداب	۸۸
۱۱۲ ضیافت خانہ سے باہر آنے کے آداب	۸۸
۱۱۳ باب ششم	۸۹
۱۱۴ اسلامی شادی کے آداب	۸۹
۱۱۵ عقد بیوگان	۹۲
۱۱۶ محرمات	۹۳
۱۱۷ جاریہ سے نکاح	۹۴
۱۱۸ نکاح سے پیشتر دیکھنا	۹۵
۱۱۹ اعلان نکاح	۹۵
۱۲۰ شرائط عقد	۹۵
۱۲۱ رخصتی	۹۶
۱۲۲ آداب مباشرت	۹۷
۱۲۳ ولیمہ	۹۸
۱۲۴ مقدار مہر	۹۹
۱۲۵ جہیز	
۱۲۶ مبارک باد	۱۰۱
۱۲۷ دعا برائے اولاد	۱۰۱
۱۲۸ پیدائش اولاد	۱۰۲
۱۲۹ تحنیک	۱۰۲
۱۳۰ نام رکھنا	۱۰۳
۱۳۱ عقیقہ	۱۰۴
۱۳۲ ختنہ	۱۰۵
۱۳۳ بچہ کی زبان کھلنا	۱۰۶
۱۳۴ پرورش اولاد	۱۰۶

Marfat.com

نمبر	عنوان	صفحہ
۱۳۵	تاکید نماز	۱۰۷
۱۳۶	لڑکا لڑکی	۱۰۷
۱۳۷	لڑکیوں کا حق	۱۰۷
۱۳۸	باب ہفتم	۱۰۹
۱۳۹	اسلامی حقوق	۱۰۹
۱۴۰	حقوق زوجہ	۱۰۹
۱۴۱	حق شوہر	۱۱۳
۱۴۲	والدین کے حقوق	۱۱۶
۱۴۳	حق ہمسایہ یتیم وغیرہ	۱۱۸
۱۴۴	حق یتیم	۱۱۹
۱۴۵	غلام کا حق	۱۱۹
۱۴۶	حق خادم	۱۲۱
۱۴۷	سلوک	۱۲۳
۱۴۸	حقوق مسلمین	۱۲۳
۱۴۹	مکاتیب	۱۲۴
۱۵۰	باب ہشتم	۱۲۷
۱۵۱	ادب سفر	۱۲۷
۱۵۲	نماز سفر	۱۳۰
۱۵۳	باہمی تعلقات	۱۳۱
۱۵۴	زیارت قبور	۱۳۲
۱۵۵	باب نہم	۱۳۴
۱۵۶	عیادت مریض	۱۳۴
۱۵۷	قریب الموت کے پاس بیٹھنا	۱۳۵
۱۵۸	جنازہ	۱۳۵
۱۵۹	کفن دفن	۱۳۶
۱۶۰	لحد	۱۳۸
۱۶۱	زیارت قبر	۱۳۸
۱۶۲	شہید	۱۳۸
۱۶۳	تعمیر قبر	۱۳۹
۱۶۴	توشہ	۱۳۹
۱۶۵	حاضری	۱۳۹
۱۶۶	تعزیت	۱۳۹
۱۶۷	خدمت میت	۱۴۰
۱۶۸	ایصال ثواب	۱۴۰
۱۶۹	باب دہم	۱۴۲
۱۷۰	وصیت	۱۴۲
۱۷۱	عدت	۱۴۴
۱۷۳	سوگ	۱۴۵

Marfat.com

۱۷۳ رضاعت	۱۴۶	۱۸۶ اکتساب معاش	۱۵۹
۱۷۴ دعائے مغفرت	۱۴۷	۱۸۷ ہمت اور کوشش سے رزق	۱۶۵
۱۷۵ جنازہ لیجانا	۱۴۹	ملتاہے	،
۱۷۶ آداب دفن	۱۴۹	۱۸۸ تجارت	۱۶۵
۱۷۷ لحد	۱۵۰	۱۸۹ تجارت اور قرآن	۱۶۷
۱۷۸ تعظیم جنازہ	۱۵۱	۱۹۰ فسخ معاملہ	۱۶۸
۱۷۹ صبر کرنا	۱۵۱	۱۹۱ حرفت	۱۶۹
۱۸۰ قرآن پڑھنا	۱۵۱	۱۹۲ خارجی ممالک میں تجارت	۱۷۱
۱۸۱ موتے کو بُرا نہ کہا جائے	۱۵۱	۱۹۳ کاشتکاری	۱۷۲
۱۸۲ رونا رلانا	۱۵۲	۱۹۴ گراں بیچنے کے لئے غلہ روک	۱۷۳
۱۸۳ رفیق قبر	۱۵۴	رکھنا۔	
۱۸۴ آداب قبرستان	۱۵۷	۱۹۵ باب دوازدہم	۱۷۴
۱۸۵ باب یازدہم	۱۵۹	۱۹۶ توکل	۱۷۴
		۱۹۷ فقر	۱۷۵

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

ایک آہنگ

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ ما اتاکم الرسول فخذوہ ومانھاکم عنہ فانتھوا۔

تمہارے لئے پیروی کرنے کو رسول اللہ کا عمدہ نمونہ موجود ہے۔ جس بات کا رسول اللہ تم کو حکم دے اسکو مان لو اور جس بات سے وہ تم کو روکے اس سے باز رہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت تحریف صحف سماوی اور زمانہ جاہلیت کے امتداد سے مشرکین، یہود، نصاریٰ، مجوس، غرض کل قوم عرب کی ظاہری و باطنی حالت اصلاح کی محتاج تھی۔ اہل عرب کے عقائد اور اخلاق جس طرح خراب تھے۔ اسی طرح ان کا تمدن اور طرز معاشرت بدترین حالت میں تھا جیسے یہ لوگ مبدا و معاد سے غافل تھے۔ ویسے ہی کھانے

Marfat.com

پینے رہنے۔ سہنے اور لباس کے پہننے کے آداب سے ناواقف تھے۔ ان کی صحبتیں اور مجلسیں تہذیب وشائستگی سے معرا تھیں ملنے جلنے۔ بات چیت۔ لینے دینے کے طریقے نیم وحشیانہ تھے۔ اور کسب معاش کا طریقہ تو بالکل ہی بے ڈھنگا تھا۔

ھوالذی بعثت فی الامیین	وہی خدا ہے جس نے (عرب کے) ان پڑھ
رسولاً منھم	لوگوں میں انہی میں کا ایک پیغمبر بھیجا
یاایھا الناس قدجاءکم	لوگو یہ پیغمبر (یعنی محمد صلعم) تمہارے پاس
الرسول بالحق من ربکم فامنوا	مالک کی طرف سے سچی بات لیکر آیا ہے اس
خیراً لکم (النساء)	پر ایمان لاؤ یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔

بعد بعثت سرکار دوعالم نے وحی الہی کے مطابق توحید ربانی کو اتحاد اور تہذیب کی بنیاد قرار دیا۔

وانا ربکم فاعبدون (انبیا)	میں ہی تمہارا رب ہوں پس میری ہی عبادت کرو

اور اس پر فلاح دارین کا انحصار کیا۔ جس کے ذریعہ سے تمام اخلاقی اور تمدنی اصلاحات شروع ہوگئیں۔ آنحضرت صلعم نے سب سے پہلے "امیین" عرب کو مبدا و معاد کی حقیقت سے آگاہ کیا۔ اور ان کے عقائد باطلہ اور اخلاق رذیلہ کی اصلاح فرمائی اسی طرح ان کی افتاد طبیعت اور قومی خصوصیات کے اعتبار سے ان کے طریق معاش کو درست کیا نشست وبرخاست، طعام ولباس، مجلس ومحفل کے آداب سکھلائے۔ اقامت وسفر، حفظ صحت کے زریں اصول بتلائے۔ مہمان نوازی شادی غمی جملہ آداب معاشرت حکیمانہ طور پر تعلیم فرمائی۔

Marfat.com

کما ارسلنا فیکم رسولاً منکم یتلوا علیکم ایٰتنا و یزکیکم و یعلمکم الکتٰب والحکمۃ و یعلمکم مالم تکو نوا تعلمون	جس طرح ہم نے تم میں تمہارے ہی درمیان سے ایک رسول بھیجا۔ وہ تم پر ہماری آیتیں پڑھتا ہے۔ اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ اور تمہیں وہ باتیں سکھاتا ہے جو پہلے تم نہیں جانتے تھے۔

ایک روز صحابہ کرام آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ روز قیامت اور اس کی شدائد کا ذکر فرما رہے تھے۔ صحابہؓ پر خاص اثر ہوا۔ مجلس سے اٹھنے کے بعد بعض صحابہؓ نے حضرت عثمان ابن مطعونؓ کے مکان پر جمع ہو کر مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہیے۔ آخر سب نے اس بات پر اتفاق کیا دن کو ہمیشہ روزہ رکھیں رات کو عبادت کریں۔ بستر پر نہ سوئیں۔ گوشت چربی وغیرہ لذیذ چیزیں نہ کھائیں عورتوں سے معاشرت ترک کریں۔ خوشبو نہ لگائیں۔ موٹا جھوٹا لباس پہن کر زندگی کے دن کاٹ دیں۔ دنیا کے کاروبار سے قطع تعلق کرلیں۔ کسی کام میں سعی و کوشش نہ کریں اور سفر اختیار نہ کریں۔ اور بالکل راہبانہ زندگی بسر کریں۔ یہ خبر سرور کائنات کے کان تک پہنچی تو جب عثمان بن مطعون رضی اللہ عنہ مع اپنے رفقا کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے۔ تم نے آپس میں اس قسم کا عہد کرلیا ہے۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ یہ خبر صحیح ہے۔ مگر ہماری نیت بخیر ہے۔ اس عہد سے ہماری غرض یہ ہے کہ خوشنودیٔ الٰہی حاصل کریں۔ اور قیامت کے مواخذہ سے بچیں۔ آپ نے فرمایا:۔

مجھے اس کام کے لئے مامور نہیں ہوا۔ جیسا خدا کا حق تم پر۔

Marfat.com

ہے ایسا ہی ہمارے نفس کا حق بھی ہے۔ اس لئے تم کو چاہئے کہ کبھی روزہ رکھو اور کبھی نہ رکھو۔ کبھی سو جاؤ اور کبھی عبادت کے لئے اٹھ کھڑے ہو۔ کیونکہ میں کبھی روزہ رکھتا ہوں اور کبھی نہیں رکھتا کبھی عبادت کیلئے اٹھتا ہوں۔ اور کبھی سو جاتا ہوں۔ گوشت اور چربی کھاتا ہوں۔ اور عورتوں کے ساتھ معاشرت رکھتا ہوں۔ جو شخص میرے طریقے سے روگردانی کرے وہ مجھ سے نہیں ہے"۔

اس کے بعد ایک خطبہ فصیح و بلیغ فرمایا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔

ان لوگوں کو کیا ہو گیا جنہوں نے دنیاوی خواہشات اور نعمتوں کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے میں نے کبھی تم کو یہ حکم نہیں دیا کہ تم عیسائیوں کے عابدوں اور راہبوں کی مانند بن جاؤ میری شریعت میں یہ بات نہیں ہے کہ گوشت کھانا ترک کر دیں۔ معاشرت نسواں سے اجتناب کریں۔ راہبوں کی طرح گوشہ نشین بن جائیں۔ میری امت کی شناخت یہی ہے کہ گاہے گاہے روزہ رکھیں۔ ان کی رہبانیت یہی ہے کہ راہ خدا میں جہاد و مال خرچ کرنے کی کوشش کریں۔ اے لوگو خدا کی بندگی کرو۔ کسی کو اس کا شریک نہ سمجھو۔ حج اور عمرہ بجا لاؤ نماز پڑھو روزہ رکھو ہر کام میں اعتدال اور میانہ روی کو ہاتھ سے نہ دو۔

Marfat.com

اپنے نفس پر سختی نہ کرو تاکہ خدا تم پر سختی نہ کرے جو لوگ پہلے تم سے گذرے ہیں۔ ان کو انھیں باتوں نے تباہ اور ہلاک کیا انھوں نے اپنے نفس پر سختی کی تھی۔ اس لئے خدا نے بھی ان پر سختی کی۔"

بعدازاں خداوند تعالیٰ نے آیت ذیل نازل فرمائی۔

یاایھا الذین امنوا لاتحرموا طیبات ما احل اللہ لکم و لا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین وکلوا مما رزقکم اللہ حلا لاً طیباً واتقوا اللہ الذی انتم بہ مومنون	اے ایمان والو جو اچھی چیزیں تمہارے لئے اللہ نے حلال کی ہیں۔ اس کو اپنے اوپر حرام نہ کرو۔ اور حد سے نہ بڑھو کیونکہ اللہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور خدا نے جو حلال اور پاک روزی تم کو دی ہے اسکو کھاؤ اور بس خدا پر تمہارا ایمان ہے۔ اس سے ڈرو۔
(المائدہ)	

ایک شخص آنحضرت صلعم کی خدمت میں آیا۔ اور اس نے چار بار آپ سے یہ پوچھا کہ دین کیا چیز ہے۔ آپ نے ہر بار یہی فرمایا کہ "حسن خلق"

حضرت فضیل سے روایت ہے کہ ایک عورت کی نسبت آنحضرت صلعم کی خدمت میں یہ عرض کیا گیا کہ وہ ہمیشہ روزے رکھتی ہے اور ہمیشہ شب بیدار رہتی ہے۔ مگر بدخلق ہے۔ ہمسایوں کو اپنی بدزبانی سے آزار پہنچاتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس میں کچھ خیر نہیں ہے۔ وہ اہل دوزخ میں سے ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ سلامت رہیں اور مہاجر

Marfat.com

وہ ہے جو برائیوں کو چھوڑ دے

ایک شخص نے آنحضرت صلعم سے پوچھا کہ اسلام کی کونسی چیز سب سے بہتر ہے۔ فرمایا کھانا کھلانا اور جان پہچان اور انجان دونوں سے صاحب سلامت کرنی۔

آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی صاحبِ ایمان نہ ہوگا جب تک اپنے بھائی کے لئے بھی وہی نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے۔

حضرت معاذ بن جبلؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکارمِ اخلاق اور محاسنِ اعمال کو اسلام پر محیط کر دیا ہے۔

جناب سعد بن ہشام کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کی خدمت میں گیا اور آنحضرت کے اخلاق کا حال ان سے پوچھا انھوں نے کہا تو قرآن پڑھتا ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ انھوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلعم کا خلق قرآن مجید تھا۔

اَنتَ لَعلیٰ خلقٍ عظیم — تم پیدا ہوتے ہو (محمد رسول اللہ صلعم) بڑے خلق پر۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے کوئی عمدہ نصیحت ایسی نہیں چھوڑی جس کی طرف ہم کو نہ بلایا ہو۔ اور نہ کوئی عیب اس قسم کا چھوڑا کہ جس سے ہم کو ڈرایا نہ ہو۔ یا منع نہ کیا ہو۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے اسطرح وصیت فرمائی کہ اے معاذ میں تجھ کو وصیت کرتا ہوں خدائے تعالیٰ سے ڈرنے کی اور سچ بولنے اور عہد پورا کرنے اور امانت ادا کرنے اور خیانت نہ کرنے اور ہمسائیوں کا لحاظ رکھنے اور یتیم پر رحم کرنے اور نرم گفتگو کرنے اور سلام کے فاش کرنے کی

Marfat.com

اور حسن عمل اور کوتاہ کرنے امل کی اور ایمان پر جمے رہنے اور قرآن کی سمجھ پیدا کرنے اور آخرت کی محبت اور حساب سے خائف رہنے اور بازو کو پست رکھنے کی میں تجھکو منع کرتا ہوں کہ کسی حکیم کو گالی مت دینا۔ اور سچے شخص کو جھوٹا مت ٹھیرانا۔ اور کسی گناہگار کی اطاعت مت کرنا اور امام عادل کی نافرمانی مت کرنا۔ اور زمین میں فساد مت کرنا۔ اور تجھ کو وصیت کرتا ہوں خدائے تعالیٰ سے ڈرنے کی ہر پتھر اور درخت اور ڈھیلے کے پاس اور ہر گناہ کے لئے توبہ نئی کرنا پوشیدہ گناہ کے لئے پوشیدہ توبہ اور ظاہر کے لئے ظاہر۔"

آنحضرت صلعم نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اس طرح سے ادب تعلیم فرمایا اور ان کو مکارمِ اخلاق اور محاسنِ آداب کی طرف بلایا۔

صحابۂ کرام نے احکامات قرآنی اور آپ کے اسوۂ حسنہ سے اپنے عقائد کی تصحیح کے ساتھ اعمال و افعال کی ایسی اصلاح کی کہ اخلاق فاضلہ اور ملکات صالحہ حاصل ہو گئے۔ جس سے شوکت اسلام ان کے درود مسعود سے ظاہر ہونے لگی۔

اور خدا نے ان لوگوں سے فرمایا۔

کنتم خیر امۃ	تم بہترین قوم ہو
اولئک کتب فی قلوبھم	وہی ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے
الایمان وایدھم بروح	ایمان لکھ دیا ہے۔ اور اپنے فضل سے
منہ ان الذین امنوا وعملوا	انکی مدد کی ہے بے شک جو لوگ ایمان لائے
الصلحت اولئک ھم خیر البریہ	اور انھوں نے نیک کام کئے وہی تمام

Marfat.com

اولئك حزب اللہ ط الا ان حزب اللہ ھم المفلحون
رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ
واذکروا اذ انتم قلیل مستضعفون فی الارض
تخافون ان یتخطفکم الناس فاوٰکم وایدکم بنصرہ و رزقکم من الطیبات لعلکم تشکرون۔

مخلوق میں بہتر ہیں۔ یہی اللہ کا گروہ ہے سن لو کہ اللہ کا جو گروہ ہے وہی فلاح پانے والا ہے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے اور وہ وقت یاد کرو جب تم تھوڑے تھے۔ ملک میں کمزور خیال کئے جاتے تھے۔ اس بات سے ڈرتے تھے کہ لوگ تمہیں اچک لیں۔ سو اس نے تمہیں ٹھکانہ اور اپنی مدد سے تمہیں قوت دی اور ستھری چیزوں سے تمہیں روزی دی تاکہ تم شکر کرو۔

غرض کہ وہ معجزہ نما اصلاح ہوئی کہ ہر فرد قوم ہم عقیدہ وہم خیال وہم معاشرت تھا تہذیب و شائستگی ایسا تھا سب بھائی بھائی تھے۔ اور ایک دوسرے پر جان فدا کر رہے تھے اور سب کو اس بات کی دھن تھی کہ ساری دنیا کو اپنا سا بنا لیں عہد رسالت میں قیصر و کسریٰ کی دولت و عظمت تمدن و تہذیب دنیا کے لئے نمونہ تھی۔ لیکن اللہ جل شانہ نے مسلمانوں کے سامنے ان فخر روزگار سلطنتوں کو بطور مثال پیش نہیں کیا۔ بلکہ خود مسلمانوں کو خیر الامم فرمایا۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتؤمنون باللہ ط

تم بہترین قوم ہو جو لوگوں کے لئے نمایاں کی گئی ہے۔ تم لوگ نیکی کا حکم دیتے ہو برائی سے روکتے ہو۔ اور نہ اس پر ایمان لاتے ہو۔

صرف یہی نہیں کہ خداوند عالم نے مسلمانوں کے سامنے دنیا کی کسی ترقی

Marfat.com

یافتہ متمدن قوم کو نمونہ نہیں بنایا ہو بلکہ خود انہی کو اقوام عالم کے لئے جملہ محاسن و مسائل کا علمبردار ٹھیرایا

وکذٰلک جعلنٰکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا	اس طرح ہم نے تم کو ایک درمیانی قوم بنایا تاکہ تم لوگوں کے لئے حجت ہو اور پیغمبر تمہارے لئے حجت ہو۔

صحابہ کرام کے طرز عمل سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ سارا قرآن اور ہادی برحق کی ساری تعلیم یہی ہے کہ وہ استعداد جو بدء فطرت میں خدا نے رکھی ہے۔ وہ کام میں لائی جائے۔ اور دنیا و دین کی ساری نعمتیں حاصل کی جائیں۔

تفصیل بالا سے معلوم ہوا کہ شارع علیہ السلام نے دین کو دنیا سے اور دنیا کو دین سے الگ نہیں کیا۔ دین کا کوئی کام ہو وہ دنیا کا کام ہے۔ اور دنیا کا کوئی کام ہو وہ عین دین کا کام ہے۔

الدنیا مزرعۃ الاٰخرۃ	دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

ابتداء عالم سے اسلام تک اور اگر اسلام کو مستثنےٰ کر دیا جائے تو تمام عالم میں آج بھی جس قدر مذہب ہیں اس پر متفق ہیں کہ دین اور دنیا دونوں جداگانہ ہیں

فرقہ اباحیہ اور مزدیکہ صرف دنیاوی لذائذ کے قائل ہیں باقی مذاہب نے دنیا کی تمام تمتعات کو ہیچ بتایا اور جس نسبت سے ان دنیاوی حظوظ سے کنارہ کش رہے اسی نسبت سے اس کے کمال کے درجہ قائم کئے اسی خیال نے دنیا میں جوگی تارک الدنیا پیدا کئے۔ جو ظاہری جسم کی نگہداشت کی ضرورت نہیں سمجھتے بلکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جس قدر جسم کو عذاب و تکلیف دیکر خراب وخستہ کیا جائے اور مجردانہ زندگی و صحرانشینی اختیار

کی جائے۔ اتنا ہی تقرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ اس نظریہ سے جوگی اور راہبوں کو اتنی رفعت ہوئی کہ بڑی سے بڑی ہستی کو ان کے آگے سر عقیدت جھکانا پڑا جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ترک دنیا اور رہبانیت مذاہب کا اصلی عنصر بن گئی۔ اور سچا مذہب مسخ ہو کر ان مغربی اقوال کا نشانہ بنا کہ۔

مذہب کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ ملکی و سیاسی زندگی تباہ کر دی جائے۔ اور دنیا کے تمام کاروبار لغو سمجھ کر اس غرض سے چھوڑ دیئے جائیں کہ نہایت خضوع کے ساتھ بہشت کے انتظار میں گھلا جائے اور اور یہ ہر قسم کی فطری و طبعی جذبات اور خواہش قتل کر دیجائیں اور زاہدوں کا مقصد ہے کہ فطری خواہشوں کا جو اثر ان پہ ہے اس کو بالکل مٹا دیں۔

دین اور دنیا کا رابطہ اور دونوں کے تناسب کو ٹھیک ٹھیک قائم رکھنا اسقدر مشکل ہے کہ مغربی خلاسفر گھبرا کے فریاد کرتے ہیں۔

"آہ! کاش کوئی ذہین شخص مذہبی اور علمی تعصب دونوں کی نقاب کو ایک ساتھ چاک کر ڈالتا اور اس مضبوط تعلق کو مذہبی خیال اور علمی تفکریں سے کھول کر دکھا دیتا کہ ایسا کرنے سے جو رنج اور کشمکش ان دونوں میں ایک مدت سے چلی آتی ہے وہ مٹ جاتی اگر کوئی شخص ایسا کر سکے تو آج کا نیا زمانہ کیسی دھوم دھام اور کس جوش سے اس کے استقبال کے لئے تیار ہوتا۔

اس حسرتناک فریاد کو اسلام اور صرف اسلام ہی پہونچا۔ اسلام کیا

Marfat.com

تسلی بخش اور امید افزا جواب دیتا ہے۔

لا رھبانیۃ فی الاسلام	اسلام میں رہبانیت نہیں ہے۔

اور ترک دنیا نہیں زہد و تقویٰ اور دین و عقل میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ جیسا کہ خداوند کریم فرماتا ہے۔

ولا تنس نصیبک من الدنیا	نہ بھلا تو اپنے حصّہ کو دنیا سے۔
یایھا الذین امنوا لاتحرموا طیبات ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین	ایمان والو اللہ نے جن چیزوں کو حلال کیا تم ان کو حرام نہ کرو اور حد سے نہ بڑھو اللہ نہیں دوست پسند کرتا زیادتی کرنے والوں کو۔
قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ۔	تو کہہ کس نے منع کی ہے زینت اللہ کی جو پیدا کیا اس نے اپنے بندوں کے واسطے
والطیبات من الرزق	اور عمدہ چیز کھانے کی
کلوا واشربوا ولا تسرفوا	کھاؤ پیو اور مست اڑاؤ۔
فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ۔	پس گھومو تم زمین میں اور تلاش کرو خدا کا فضل۔
لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا	اللہ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔
یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر	اللہ تم سے آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں کرتا۔

پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ یہ بتایا کہ کھانے پینے کی چیزیں مسلمانوں

Marfat.com

کے لئے وقف عام ہیں۔ کہ وہ اچھی سے اچھی زندگی اعتدال کے ساتھ انسانی فرائض کی بجاآوری اور خدا کی یاد میں بسر کریں۔

کما یرید اللہ ان یخفف عنکم	اللہ تم سے تخفیف چاہتا ہے۔ کیونکہ
وخلق الانسان ضعیفا	پیدا کیا گیا ہے انسان کمزور۔
یرید اللہ یجعل علیکم من حرج	اللہ نہیں چاہتا تم پر مشکل۔

دوسرے تمام مذہبوں کی تلقین ہے کہ اس وسیع دنیا سے انسان کا حصہ سد رمق کھانا دو گز کپڑا ہے۔ لیکن اسلام یہ بتاتا ہے کہ آسمان و زمین دشت و کوہ دریا و سمندر۔ درخت و ثمر لعل و جواہر چرند و پرند غرض جو کچھ ہے انسان کے لئے ہے اور انسان سب پر قابو رکھ کر ان سے نفع اور لطف پائے۔

المتر وان اللہ سخر لکم ما فی السموات وما فی الارض	کیا نہیں دیکھا تم نے تحقیق اللہ نے تابع کیا تمہارے ان چیزوں کو جو کہ آسمان و زمین میں ہیں۔
وسخر لکم ما فی السموات وما فی الاض جمیعا منه۔	اور تابع کیا تمہارے ان سب چیزوں کو جو کہ زمین و آسمان میں ہیں۔
اسبغ علیکم نعمه ظاهرة وباطنه۔	اور تم پر پورا کیا اپنی نعمت ظاہرہ و باطنہ کو۔
وسخر لکم اللیل والنهار والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامره	اور تابع کیا تمہارے رات اور دن آفتاب چاند اور ستارے اپنے حکم سے۔
وهو الذی سخر البحر لتاکلوا منه لحما طریا وتستخرجوا منه حلیلة	اور وہ ایسی ذات ہے تابع کیا اس نے دریا کو تا کہ کھاؤ تم اس سے گوشت تازہ اور نکالو

Marfat.com

تلبسونہا — تم ان سے زیورات پہننے کے لئے۔

واللہ جعل لکم من انفسکم ازواجاً — اور اللہ نے تم ہی میں سے جوڑا پیدا کیا اور دیئے

وجعل لکم من ازواجکم بنین وحفدۃ۔ — تم کو تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے۔

ورزقکم من الطیبات۔ — اور کھانے کو دیں ستھری چیزیں۔

فکلوا مما رزقکم اللہ حلالاً طیباً — پس کھاؤ تم جو کچھ اللہ نے حلال، پاک رزق عطا کیا ہے اور

واشکروا نعمۃ اللہ ان کنتم ایاہ تعبدون — شکر ادا کرو اللہ کی نعمتوں کا اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو

سارے قرآن میں دین اور دنیا کے حاصل کرنے کے متعلق بہترین تعلیمات موجود ہیں

ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ — اے خدا ہم کو دنیا اور آخرت میں بھلائی دے۔

یعنی دین اور دنیا دونوں کی بھلائی۔ جب کہ قرآن کے یہ احکام ہوں اور طلب معیشت اور تجارت اور کسب حلال کے لئے صاف صاف ترغیبیں اور بشارتیں ہیں جیسا کہ جناب سرور کائنات نے طلب معیشت کے لئے فرمایا۔

بعض ایسے گناہ ہیں جن کا کفارہ صرف یہ ہے کہ معاش کی فکر میں رنج اٹھایا جائے اور تجارت کے لئے ارشاد ہوتا ہے۔

سچا سوداگر قیامت کے دن صدیقوں اور پیغمبروں کے ساتھ آئے گا۔"

اور طلب دنیا کے لئے جناب صاف صاف لفظوں میں یہ خوشخبری سنائی کہ "جو شخص دنیا کو بطریق حلال تلاش کرتا ہے۔ اور جس کا مقصد سوال کرنے سے بچنا اور آل اولاد کیلئے کوشش کرنا۔ اور ہمسایہ پر مہربانی کرنا ہو تو اس کا منہ خدا کی ملاقات کے وقت چودھویں رات کے چاند کا سا ہو گا۔ مسلمانان سلف نے تعلیم قرآنی اور ارشاد نبوی

Marfat.com

پر پورا پورا عمل کیا جس کا حاصل یہ ہوا کہ وہ تمام عالم پر چھا گئے معائب کی تاریکی حسن خوبی کے نور سے دور ہو گئی۔

اس سچی اور عالمگیر تعلیم کے فیض سے اپنے تو اپنے غیر بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہے۔ چنانچہ ڈاکٹر لائٹنر قائل ہے۔

اسلام جیسا کہ قرآن سے ظاہر ہے تمام دنیا کے لئے آیا ہے اور اسکے صدقہ میں لاکھوں وحشی اور غیر مہذب انسان تہذیب و شائستگی کے اعلیٰ پایہ پر پہونچے۔"

اور اسلام کا ملکی اور تمدنی اثر فی الواقع بے حد و بے پایاں تھا کہ ایک صدی کے اندر عربوں کا ملک دریائے سندھ سے اندلس تک پہنچ گیا تھا۔ اور تمام شہر دنیمیں جہاں اسلامی پرچم لہراتا تھا۔ ایک حیرت انگیز ترقی نظر آتی تھی۔

انکے خلف ہم نامراد ہیں کہ تمام تر تعلیم ربانی کو چھوڑ کر قرآن کریم کی چند آیتوں کو رسم کے طور پر بے سمجھے لے لیا ہے۔ اور روحانیت سے ہمکنار ہونے کے بجائے محض لفظ پرست بن کر رہ گئے ہیں۔ شعلہ ایمان بجھ گیا۔ دل مر گئے اور بازوئے عمل شل ہو گئے دین جاتا رہا۔ دنیا بھی ہاتھ نہ آئی۔ اور دنیا والے ہمیں پامال کئے ڈالتے ہیں۔

دین و دنیا توام ہیں۔

ان الدین عند اللہ الاسلام	واقع میں دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔

جب تک مسلمان صحیح طور پر اسلام کے پابند نہ ہوں گے دنیاوی ترقی بھی نہیں کر سکتے۔ دین اسلام کے اجزا یہ ہیں۔

عقائد، ارکان، معاملات، معاشرت، اخلاق

موجودہ مسلمانوں نے دین اسلام میں سے برائے نام عقائد اور ارکان کی

87529

Marfat.com

رسمی پابندی کو کامل مسلمان ہونے کا پروانہ سمجھ رکھا ہے۔ معاملات معاشرت اخلاق کو سرے سے اجزائے دین ہی نہیں سمجھتے۔ اور ہر حکم شرعی کے مقابلہ میں رسم و رواج کی سند بنا کر اسکو رسمی و رواجی اسلام کا دستور العمل قرار دیا۔ جس کا نتیجہ موجودہ تباہی و بربادی کی صورت میں رونما ہوا۔ اسلئے کہ جیسے از روئے نصوص شرعیہ نماز روزہ فرض ہے ایسے ہی اخلاق و معاشرتی احکام کی پابندی ہر مسلمان پر لازم ہے۔ بعثت پیغمبر اسلام کا عملی منشاء یہی تھا۔

بعثت لاتمم مکارم الاخلاق | میں مقرر کیا گیا ہوں تاکہ اخلاق کی خوبیوں کی تکمیل کروں

اسمیں تہذیب و تمدن فلسفہ و تعلیم و ترقی کا راز پنہاں ہے۔ زندگی نام ہے عمل کا اور نیت اور غرض کا عمل اور نیت پر اگر اخلاق یعنی اخلاق حسنہ کی عملداری ہے تو آدمی انسانیت اور تمدن کا مفید آلہ اور منشاء الہی کا مستعد خادم ہے ورنہ انسان کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔

جس طرح کہ سچی تعلیم قرآن کی اور نفس اسلام انسانوں کے لئے خط آزادی ہے اسطرح ہمارے غلط خیالات اور خلاف مذہب اعمال بلاشبہ ترقی کے پاؤں کی زنجیر ہیں۔ ہمارے خیالات ہمارے اعمال یقیناً اسی سچی تعلیم کے خلاف اور اصل مقصود اسلام کے متناقض ہے۔

موجودہ مسلمانوں کی معاشرتی اصلاح کیلئے اس بات کی بہت سخت ضرورت ہی نہیں بلکہ کمی تھی کہ اسلامی زندگی پر مفصل کتاب مرتب کی جائے جو شمع راہ ہدایت کا کام دے۔ چنانچہ اسلامی معاشرت کے نام سے یہ کتاب مرتب کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سعی کو بطفیل نبی کریم صلعم قبول فرمائے۔ اور اس کتاب کو قبولیت عامہ بخشے اور اہل اسلام کو اس پر عمل کی توفیق دے۔

انتظام اللہ شہابی

Marfat.com

باب اوّل

آداب نظافت و حفظ صحت

ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطھرین | اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

بنی الدین علی النظافۃ

آنحضرت صلعم فرماتے ہیں مسلمانی کی بنا پاکی پر ہے ۱

اسلام نے صحت بنیادی اصول کے لئے صفائی و پاکیزگی کی اور جسمانی و عقلی ریاضت کی سخت تاکید کی ہے۔

جب احکام و فرائض کا آغاز ہوا تو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی اشاعت

۱ احیاء العلوم

Marfat.com

کا حکم دینے کے بعد وحی الٰہی میں طہارت کا بھی حکم دیا گیا۔

وثیابک فطھر و الرجز فاھجر	حضور صلعم کو مخاطب کرکے فرمایا گیا، اپنے کپڑوں کو پاک کیجئے اور ناپاکی کو دور کیجئے۔

اس حکم کی بنا پر اسلام حقیقی پاکی و حفظ صحت کے قواعد مدون کرتے ہیں جنکی بنیاد عقلی و جسمانی صحت کے باہمی تعلق اور ارتباط پر ہے روئے زمین کے تمام حکماء پر سبقت کی ہے۔ اور ان کو منجملہ ایمانی اصول کے قرار دیا ہے۔

الطھور شطر الایمان	پاکی جزء ایمان ہے[1]

اور اپنے تمام پیروں کو ان قواعد کی پابندی کرنے اور انسے فائدہ اٹھانے کی ترغیب دی ہے اور اس امر کی تصریح کی ہے کہ صحت خدا کی ان تمام نعمتوں میں جو انسان کو عطا ہوتی ہیں۔ بہترین نعمت ہے۔ سوائے کلمۂ توحید کے کوئی چیز علو مرتبہ میں اس سے افضل نہیں ہے[2]

آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ معافی اور صحت کے لئے خدا کی جناب میں دعا کرتے رہو۔ کیونکہ ایمان کے بعد صحت سے بہتر کوئی نعمت بندوں کو نہیں دی گئی[3]

طہارت

فیہ رجال یحبون ان یتطھروا واللہ یحب المطھرین	اس میں وہ لوگ ہیں جن کو پسندہے پاک رہنا اور اللہ چاہتا ہے ستھرائی والوں کو۔

---

[1] مشکوٰۃ (عن ابی مالک اشعری)۔ [2] المدینۃ والاسلام مصنفہ علامہ محمد فرید وجدی مصری ص ۹۵

[3] ترمذی (عن ابی بکرؓ)

Marfat.com

ما یرید اللہ لیجعل علیکم من حرج ولکن یرید لیطہرکم	اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ مشکل رکھے لیکن چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے۔

آنحضرت صلعم نے مذہباً جسمانی و ظاہری صفائی کے متعلق ایک تغیر عظیم دنیا کے خیالات میں پیدا کر دیا۔ اور یہ آپ کی تعلیم ہی کا ثمرہ ہے آپ کی ذات ظاہری صفائی اور جسمانی پاکیزگی جن معاشرت اور انابت کا ایک بڑا نشان اور جزو قرار دی گئی ہے۔

خصائل فطرت

آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے دس باتیں فطرت میں داخل ہیں "موچھوں کا ترشوانا اور ڈاڑھی کا بڑھانا اور مسواک کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا اور ناخون ترشوانا۔ اور جہاں جہاں میل اکٹھا ہوتا ہے۔ ان مواضع کا دھونا اور بغل کے بال دور کرنا اور موئے زیر ناف مونڈنا اور پانی سے استنجا کرنا۔ اور کلی کرنا"[1]

یہ طہارتیں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے منقول ہیں اور تمام امم حنفیہ میں برابر جاری تھیں[2]

پاکی مو

بغل کے بال ہر چالیس دن بعد دور کرنا سنت ہے اور زیر ناف کے بال چالیس دن سے زیادہ نہ ٹھہرنے دیئے جائیں۔

ناخون ترشوانا

حضور صلعم نے فرمایا ناخون ترشواؤ۔ رسول مقبول صلعم نے ایک گروہ کے ہاتھوں میں میل جما دیکھا فرمایا کہ ناخن کاٹ ڈالو۔

---

[1] مسلم (عائشہ صدیقہؓ) [2] حجۃ اللہ البالغہ ص ۲۸۲

داہنے ہاتھ کے کلمہ کی انگلی سے (ناخن تراشنا) شروع کرے اور چھنگلی تک تراشے پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے شروع کرے اور پانچوں ناخن کاٹ کر داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کرے۔ اور اس کے بعد پیر کے ناخن تراشے [1]

طہارت حدث طہارت حدث پانچ ہیں۔ قضائے حاجت۔ پیشاب کرنا استنجا کرنا۔ وضو۔ غسل۔ تیمم

قضائے حاجت قضائے حاجت کے لئے بیت الخلا جائے تو یہ دعا پڑھ کر بایاں پاؤں پہلے رکھے۔ کیونکہ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم جب داخل ہوتے بیت الخلا میں فرماتے۔

اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث	اے اللہ بیشک میں تیری پناہ چاہتا ہوں ناپاک خبیث اور خبیثوں سے۔

آداب بیت الخلا قضائے حاجت اگر صحرا میں ہو تو چاہئے کہ لوگوں کی نگاہ سے دور ہو جائے۔ اور ممکن ہو تو دیوار کی آڑ میں رہے اور اور بیٹھنے سے پیشتر شرمگاہ کھولے اور آفتاب اور ماہتاب کی طرف منھ نہ کرے اور قبلہ کی طرف منھ اور پیٹھ نہ کرے قبلہ داہنے و بائیں رہے۔ جہاں لوگ جمع ہوں وہاں اور پانی میں زیر درخت یا کسی جانور کے بل میں رفع حاجت نہ کرے بے عذر کھڑے ہوکر یا سخت زمین پر اور ہوا کے رخ پیشاب نہ کرے۔ جہاں لوگ غسل کرتے ہوں وہاں بھی پیشاب نہ کرے بائیں پاؤں پر زور دیکر پیشاب اور رفع حاجت کو ننگے سر نہ جائے۔

---

[1] کیمیائے سعادت ص ۲۔

آداب استنجا پتھر کے تین ٹکڑے یا مٹی کے تین ڈھیلے بائیں ہاتھ سے پاکی کے واسطے استعمال میں لائے۔ اور ڈھیلے سے استنجا کرنیکے بعد پانی سے آبدست لے۔ جب استنجا کر کے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھے[1] لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر استنجا نہ کرنا چاہیئے۔

اللھم طھر قلبی من النفاق وحصن فوجی من الفواحش	اے اللہ پاک کر میرے دل کو نفاق سے اور بچا میری شرم گاہ کو فواحش سے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلعم جس وقت بیت الخلا سے نکلتے یہ فرماتے۔

غفرانک الحمد للہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی	اے اللہ تری بخشش چاہتا ہوں سب شکر ہے اللہ کو جس نے دور کیا مجھ سے ایذا کو اور صحت دی مجھکو۔

آداب نوم روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب آوے ایک تمہارا اپنے بستر پر پس جھاڑے اپنا بستر تہمد کے اندر کی جانب سے اسواسطے کہ وہ نہیں جانتا کہ کونسی چیز پیچھے رہی ہے[2]

حذیفہؓ سے روایت ہے۔ کہا تھے رسول اللہ صلعم جب لیٹتے اپنے بستر پر رکھتے اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے پھر فرماتے۔

اللھم باسمک اموت واحیا	اے اللہ تیرے نام سے مرتا اور جیتا ہوں[2]

روایت ہے عائشہ سے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے تھے۔ اپنے

---

[1] کیمیائے سعادت صدا۔ [2] بخاری و مسلم

Marfat.com

بستر پر ہر رات کو ملاتے دونوں ہتھیلیاں اپنی۔ پھر پھونکتے پڑھ کر ان دونوں میں قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پھر ملتے ان دونوں سے جہاں مل سکتے اپنے بدن سے شروع کرتے ملنا۔ دونوں ہاتھوں سے سر اور منھ پر اور اگلے جانب بدن سے کرتے یہ تین بار [۲]۔

رسول اللہ صلعم نے ایک مرد کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا فرمایا۔ یہ لیٹنا شیطان کا لیٹنا ہے۔ خدا اسے پسند نہیں کرتا [۳]۔

رسول اللہ صلعم نے اس چھت پر سونے سے منع فرمایا جس پر پردے نہ ہوں [۴]۔

روایت ہے حذیفہؓ سے کہ آپؐ بیدار ہوتے تو فرماتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ	سب تعریف اللہ کو ہے جس نے ہم کو جلایا بعد ہمارے مارنے کے اور اسی کی طرف سے اٹھ کھڑا ہونا ہے۔

سوکر اٹھ کے ہاتھ دھونا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سوکر اٹھے تو جب تک تین بار ہاتھ نہ دھولے برتن میں ہاتھ نہ ڈالے کیونکہ اسے کیا خبر ہے کہ سوتے میں اس کا ہاتھ کہاں رہا۔"

مسواک

لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک عند کل صلوۃ	حضور صلعم فرماتے ہیں کہ اگر اپنی امت پر سختی کا ڈر نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم ضرور دیتا۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ مسواک منھ کو پاک کرتی ہے [۶]۔

---

[۱] بخاری مسلم [۲] بخاری و مسلم [۳] ترمذی [۴] ترمذی [۵] بخاری و مسلم [۶] نسائی

Marfat.com

اور رسول خداؐ جب کبھی باہر گھر میں آتے مسواک کرتے۔[۱]

مسواک والی نماز بے مسواک پر ستر درجہ بڑھ کر ہے[۲]۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلعم رات کو اور نہ دن کو نہیں سوتے وضو سے پیشتر جب تک مسواک نہ کر لیتے[۳]۔

جسمانی طہارت سب سے پہلے یہ لازمی ہے کہ ہر نماز کے وقت وضو کرے۔ "حضور صلعم نے فرمایا وضو کی وہی مداومت کر سکتا ہے جو ایمان والا ہے۔"

یاایھا الذین اٰمنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برءُ سکم وارجلکم الی الکعبین۔	مسلمانو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک اور پاؤں ٹخنوں تک دھو لو اور سر پر مسح کر لو (مائدہ)

وضو حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہر نماز جدید وضو کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔" وضو کیا ہے ایک چھوٹا سا غسل ہے۔ جو علاوہ روحانی فوائد کے جسم کے ان تمام حصوں کو پاک وصاف کرتا ہے۔ جو اکثر کھلے رہتے ہیں۔"

تیمم و غسل وان کنتم جنبًا فاطھروا وان کنتم مرضیٰ او علیٰ سفر او جاء احد منکم من الغائط او لامستم النسآءَ	اور اگر تم ناپاک ہو تو نہا لیا کرو۔ اور اگر بیمار ہو سفر میں، یا کوئی تم میں سے پاخانہ پھر کر آئے یا تم نے عورتوں سے جماع کیا ہو۔ پھر پانی نہ

[۱] نسائی [۲] مسلم (عن عائشہ رضی اللہ عنہا) [۳] مشکوٰۃ (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

Marfat.com

لم تجد واماءً فتیمموا صعیداً طیباً فامسحوا بوجوھکم وایدیکم منه	پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرو طریقہ اس کا یہ ہے کہ منہ اور ہاتھوں کو کچھ مٹی مل لیا کرو۔
حق علی کل مسلم ان یغتسل فی کل سبعة ایام یوماً یغسل فیه راسه وجسده	ہر مسلمان پر لازم ہے کہ سات دن میں ایک دن نہائے۔ اور اپنا سر اور بدن دھوئے۔

اسلام نے تمام جسم کی صفائی کے لئے غسل پر اتنا زور دیا ہے کہ بعض حالتوں میں فرض معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ جبتک بعض صورتوں میں غسل نہ کیا جائے عبادت نہیں کی جا سکتی۔ احتلام جماع حیض و نفاس کے بعد غسل فرض ہے۔ ہر جمعہ کو غسل واجب ہے۔ عید کی نماز سے پیشتر غسل ضروری ہے۔ آنحضرت صلعم کثرت سے وضو کرتے مسواک دن میں کئی کئی مرتبہ کرتے اور غسل فرماتے بعد کو خوشبودار تیل بالوں میں لگاتے اور سر اور ریش مبارک وغیرہ میں باقاعدہ کنگی کرتے۔

حضرت عثمان کو طہارت کا اسقدر خیال تھا کہ جب اسلام لائے معمولاً ایک بار روزانہ غسل کرتے تھے۔ صحابہ کرام اگرچہ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے تاہم غسل و طہارت کے لئے حضرت انسؓ کے گھر میں ایک حمام موجود تھا۔[1]

سرمہ لگانا حضرت علی مرتضیٰ فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم اثمد لگایا کرو بال اگاتا ہے کیچڑ کو دور کرتا ہے۔ آنکھ کو صاف کرتا ہے۔[2]

خود آپ بلا ناغہ سوتے وقت سرمہ آنکھوں میں لگاتے تھے۔

آنحضرت صلعم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی۔ ہر رات تین تین سلائی لگاتے

---

[1] اسوہ صحابہ ج ۱ ص ۲۸۴۔ [2] طبرانی

بالونکی درستی حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کثرت سے سر مبارک میں تیل لگانے اور ڈاڑھی میں بہت کنگھی کرتے تھے[۱]

حضرت ابو قتادہ انصاری رضؓ نے بال رکھ چھوڑے تھے۔ رسول اللہ سے دریافت کیا کہ میں بالوں میں کنگھی کروں۔ فرمایا ہاں اس کو سنوارو اس کے بعد یہ حالت ہوگئی کہ لبسا اوقات وہ دن میں دو دو بار بالوں میں تیل لگاتے تھے۔

مانگ نکالنا رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے سر میں مانگ نکالی ہے[۲]

روزانہ کنگھی کرنا حضرت عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں۔ رسول اللہ نے ہر روز کنگھی کرنے سے منع کیا ہے مگر ناغہ کر کے کنگھی کی جاتی ہے[۳]

آئینہ دیکھنا آنحضرت صلعم جب آئینے میں اپنا منھ دیکھتے تو فرماتے[۴]

اللھم انت حسنت	اے اللہ اچھی بنائی تونے صورت
خلقی فحسن خلقی	میری پس بہتر کر سیرت میری

خوشبو کا استعمال حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ فرماتی ہیں کہ میں آنحضرت صلعم کے عمدہ سے عمدہ خوشبو جو مل سکتی تھی وہ لگاتی تھی جس کی خوشبو اور چمک آپ کے سر اور ڈاڑھی میں نظر آتی تھی[۵]

رسول کریم صلعم نے مردوں اور عورتوں کو خوشبو لگانے کی نصیحت کی حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی بو ظاہر ہو رنگ مخفی ہو عورتوں کی خوشبو وہ ہے جسکا رنگ ظاہر ہو بو مخفی ہو[۶]

---

[۱] شمائل ترمذی صفحہ ۲ [۲] عن ابن عباس [۳] شمائل ترمذی صفحہ ۳ [۴] ابن حبان دارمی و حصن حصین [۵] بخاری کتاب اللباس [۶] ترمذی و نسائی

حبب الی من دنیاکم ثلاث الطیب و النساء وقرۃ عینی فی الصلوٰۃ — تین چیزیں مجھے دنیا کی محبوب ہیں۔ خوشبو۔ عورت اور نماز میں اطمینان یعنی خشوع۔

آپ ہمیشہ خوشبو استعمال کرتے صحابہ کا بیان ہے کہ آپ جس گلی کوچہ سے نکل جاتے وہ معطر ہو جاتا۔ بعض مرتبہ مشک وعنبر کا بھی استعمال کیا ہے[۱]

حضرت عمر فاروقؓ رزہائے مشک کا استعمال کرتے تھے[۲]

مدبو رسول اللہ صلعم کو بدبودار اشیاء پیاز لہسن وغیرہ سے سخت نفرت تھی اور حکم تھا کہ یہ چیزیں کھا کر لوگ مسجد میں نہ آیا کریں۔ آپ نے فرمایا جو شخص پیاز لہسن کھائے وہ ہمارے پاس نہ آئے۔ اور نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔

آپ نے فرمایا جن چیزوں سے انسانی روح تکلیف محسوس کرتی ہے ان ہی چیزوں سے اللہ تعالیٰ کے ملائکہ بھی اذیت پاتے ہیں۔

حضرت سعید بن مسیبؓ کہتے ہیں کہ اللہ طیب ہے اور خوشبو کو پسند کرتا ہے پاک صاف ہے صفائی کو پسند کرتا ہے۔ کریم ہے بخشش کو پسند کرتا ہے۔ سخی ہے سخاوت کو پسند کرتا ہے۔ پس تم پاک صاف رہو[۳]

طہارت لباس آنحضرت صلعم کی خود یہ حالت تھی گو کہ آپ کو تکلیف اور جاہ پسندی سے نفرت تھی مگر لباس ہمیشہ صاف ستھرا اور عمدہ پہنتے اور سفید رنگ کا بہ اہتمام کپڑوں سے زیادہ پسند کرتے تھے۔ اور جمعہ کا جوڑا آپ کا خاص تھا[۴]

ایک دفعہ آپ کی خدمت میں ایک شخص میلے کپڑے پہنے ہوئے حاضر ہوا آپ نے فرمایا تمہیں کچھ مقدور ہے۔ اس نے عرض کیا ہر طرح اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ آپ نے فرمایا جب خدا

---

[۱] اسوۂ صحابہ جلد ۱ صفحہ ۲۴۵ [۲] بخاری [۳] ترمذی جلد دوم ص ۱۳ [۴] طبرانی عن عائشہؓ

Marfat.com

نے نعمت دی ہے تو صورت سے اس کا اظہار بھی ہونا چاہئے ایک مرتبہ ایک شخص کو میلے کپڑے پہنے دیکھا فرمایا اس سے اتنا نہیں ہو سکتا کہ اپنے کپڑوں کو دھو لیا کرے۔

ایک مرتبہ بہت سے لوگ مسجد نبوی میں حاضر ہوئے چونکہ مسجد تنگ تھی اور کاروباری لوگ میلے کپڑے پہنے ہوئے چلے آئے تھے۔ اس لئے پسینہ کی وجہ سے بو پھیل گئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم لوگ نہا کر آتے تو بہت اچھا تھا۔

گھر کی صفائی

ایک حدیث میں رسول کریم صلعم نے فرمایا ہے کہ اپنے گھروں اور گھر کے صحنوں کو کوڑا کرکٹ سے صاف رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ پاک ہے وہ پاکیزہ فطرت انسانوں سے محبت رکھتا ہے۔ پھر آپ نے عام ارشاد فرمایا کہ گندگی اور تکلیف دہ چیزوں کا راستہ سے ہٹا دینا شعبۂ ایمانیات سے ہے۔

مجلس کے موقع پر صفائی

رسول اکرمؐ کو صفائی کا اسقدر اہتمام تھا کہ بعض دفعہ آپ کی مجلس میں خوشبو کی انگیٹھیاں بھی جلائی جاتیں جیسا اگر اور بعض مرتبہ کافور شامل ہوتا اور آپ نے حکم دیا تھا کہ اجتماع کے موقع پر خوشبو دار مصالحہ جلائے جائیں تاکہ ہوا صاف رہے اور صحت پر ناگوار اثر نہ ہو۔

مسجد کی صفائی

مسجد کی صفائی سب سے زیادہ ملحوظ تھی۔ ایک دفعہ کسی نے مسجد کی دیوار پر بلغم تھوک دیا جب آپ تشریف لائے تو آپ کو بڑی بہت ناگوار گذرا اور اسی وقت صاف کرنے کا حکم دیا۔ آپ کا حکم تھا کہ بو دار چیز کھا کر مسجد میں نہ آیا جائے۔

حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ اپنے زمانہ خلافت میں خطبہ دیا اور فرمایا تم لوگ

لے مشکوٰۃ

لہسن کھاکر مسجد میں آتے ہو حالانکہ میں نے آنحضرت صلعم کو دیکھا کہ اگر کوئی شخص ان چیزوں میں سے کوئی چیز کھاکر مسجد میں آتا تو وہ آپ کے حکم سے جنت البقیع کی طرف نکال دیا جاتا۔ جو شخص انھیں کھانا چاہے تو بہتر چاہئے کہ وہ پکاکر اسکی بو زائل کرلیا کرے۔

ورزش وَاَعِدُّوْا لَھُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّۃٍ (سورہ انفال)

دشمنوں کے مقابلے کے لئے اپنے اندر جس قدر قوت پیدا کرسکتے ہو پیدا کرو۔

جسمانی قوت اسلام جسمانی کمزوری کو منجملہ ان امور کے شمار کرتا ہے جس کی وجہ سے انسان درجات حاصل کرنے میں پیچھے رہجاتا ہے۔ کیونکہ وہ اکثر اوقات کاروبار زندگی میں افراط اور مذہبی فرائض میں سستی اور کاہلی کا نتیجہ ہوتا ہے اسی وجہ سے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ (قوی مسلمان ضعیف مسلمان سے بہتر ہے)

پہلوانی فن کشتی سے واقف ہونا سنت ہے۔ آنحضرت صلعم فن کشتی سے واقفکار تھے۔ رکانہ عرب کا مشہور شہ زور پہلوان تھا۔ وہ اپنے پچھڑنے کو اسلام لانے کی شرط ٹھیرا تا تھا۔ چنانچہ آنحضرت صلعم نے اس سے کشتی کی اور اسے تین بار لوگوں کے سامنے پچھاڑ دیا۔ جس سے وہ اسلام لانے پر مجبور ہوگیا۔[۱]

دوڑ غزوات میں صحابہ دوڑ میں مردانہ وار مسابقت کیا کرتے تھے۔ ایک انصاری صحابی تھے جن کا دوڑ میں کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا تھا۔ ایک غزوہ میں وہ فخریہ لہجہ میں بار بار کہہ رہے تھے کیا کوئی مدینہ تک دوڑ میں میرا مقابلہ کرے گا۔ کیا کوئی مقابلہ کرنے والا ہے۔ حضرت سلمیٰ ابن اکوعؓ کے کان میں یہ صدا پہنچی تو بولے تم کسی معزز شخص کی عزت نہیں کرتے۔ کسی شریف آدمی سے نہیں ڈرتے۔ جواب دیا کہ رسول

---

[۱] شفا قاضی عیاض صد ۲۴

اللہ صلعم کے سوا کسی سے نہیں۔ بالآحضرت کو عہ نے آپ سے اجازت لے کر دوڑ میں
ان کا مقابلہ کیا اور بازی جیت لی سلہ دوڑنا ایک بہترین ورزشی کھیل ہے مردوں
کے علاوہ عورتوں کے لئے بھی مباح ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلعم نے اپنی بیوی
حضرت عائشہ صدیقہ رضہ کے ساتھ دوڑ میں مقابلہ کیا۔ اور جب دوسری بار آپ
آگے نکل گئے تو آپ نے مسکراتے ہوئے حضرت عائشہؓ سے فرمایا ھذا بتلك
یعنی لو عائشہ اب وہ پہلی بار کا بدلہ اتر گیا سلہ

گھوڑ دوڑ حضرت عبد ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا آپ نے
نے کہ کھیلو مگر جو چیز خدا کے نزدیک زیادہ تر پسندیدہ ہے وہ
گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی ہے۔ وقتاً فوقتاً اپنے دلوں کی تفریح کرتے رہو۔

تیراندازی صحابہ کرام میں تیر اندازی کا ذوق اسقدر ترقی کر گیا تھا کہ
مغرب کے بعد مسجد سے نکل کر تیر کا نشانہ لگاتے تھے۔ آنحضرت
نے فرمایا۔

ارموا یا بنی اسماعیل ابا کم کان رامیا۔	اے بنی اسمٰعیل تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارا باپ تیر انداز تھا

تیر اندازی میں باہمی مسابقت بھی ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ اس موقعہ پر جب
آپ نے فرمایا کہ میں فلاں قبیلہ کے ساتھ ہوں تو دوسرے قبیلہ کے لوگ رک گئے
اور کہا کہ جب سرکار خود ان کے ساتھ ہیں تو ہم کیا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ ارشاد

سلہ اسوہ صحابہ ج اص ۲۵۲ سلہ احیاء العلوم

Marfat.com

ہوا کہ تیر پھینکو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔[1]

مسلم کی حدیث ہے کہ جو شخص تیر اندازی سیکھ کر اس کو ترک کر دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔[2]

حضور نے فرمایا کہ تم تیر چلایا کرو۔ سوار ہوا کرو۔ اگر تیر چلاؤ گے تو تو سوار ہونے سے زیادہ مجھ کو دوست ہوگے۔ جس نے تیر اندازی سیکھ کر چھوڑ دی۔ اس نے اس نعمت کا کفران کیا۔[3]

تیراکی

حضرت جابرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو چیز خدا کا ذکر نہیں ہے وہ سب لہو یا سہو ہے مگر چار خصلتیں ایک دو نشانوں کے درمیان میں آدمی کا چلنا۔ دوسرے گھوڑے کا سدھانا۔ تیسرے اپنی بیوی سے کھیلنا چوتھے سباحت سیکھنا یعنی پانی میں تیرنا۔[4]

سنہ ۶ھ میں رسول خدا صلعم نے اونٹوں کے درمیان میں مسابقت کرائی تو ایک عرب کا اونٹ رسول اللہ کی اونٹنی قصوا سے سبقت لے گیا مسلمانوں کو شاق گذرا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ برحق ہے کہ دنیا جس چیز کو بلند کرے اس کو پست بھی کرے اسی سنہ میں آپ نے گھوڑ دوڑ کرائی تو حضرت ابوبکر کا ایک گھوڑا سبقت لے گیا۔ انعام لے لیا اور یہ سب پہلی گھوڑ دوڑ تھی جو اسلام میں ہوئی۔ (اسد الغابہ ج ۱)

---

[1] اسوۂ صحابہ ج ۱ ص ۲۰۹ [2] عن عقبہ بن عامرؓ [3] ابوداؤد [4] رواہ طبرانی فی الکبیر

Marfat.com

باب دوم

آدابِ سلام و کلام

سلام

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا (سورہ نساء)	جب تم کو سلام کیا جائے تو تم اس سے بہتر طریقے سے اس کا جواب دو یا ویسا ہی جواب دو

عن النبی صلعم قال افشوا السلام تسلموا

نبی کریم صلعم نے فرمایا سلام کو رواج دو سلامت رہو گے

آپ نے فرمایا کہ تم جنت میں داخل نہ ہو گے۔ جب تک کہ مومن نہ ہو گے۔ اور مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ رکھو۔ کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتادوں۔ جس کے سبب سے تم میں محبت پیدا ہو۔ صحابہ نے عرض کیا

Marfat.com

ں یا رسول آپ نے فرمایا کہ "سلام کو آپس میں رواج دو[1]
اللہ کی عبادت کرو اور لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور اسلام کو شہرت
دو جنت میں داخل ہو جاؤ گے[2] قریب تر خدا سے وہ لوگ ہیں جو پہلے
سلام کرتے ہیں[3] سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
سلام کرنا نفل ہے اور جواب دینا فرض ہے"۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جب
تم کسی کے گھر میں جاؤ تو گھر والوں سے سلام علیک کرو اور جب واپس ہونے
لگو تب بھی گھر والوں کو سلام کرو[4] سوار پیدل کو سلام کرے اور چلنے والا
بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور پیدل چلنے والوں میں سے جو پہلے سلام
کرے وہ افضل ہے[5] خورد بزرگ کو اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور قلیل
کثیر کو سلام کریں۔

حضرت مقداد بن اسود رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم شب کو (اپنے گھر میں) آتے تھے اور سلام علیک کہتے تھے اور
سوتے ہوؤں کو سلام کے لئے بیدار نہیں فرماتے جو جاگتا ہوتا وہ سن لیتا
تھا[6] (اور) جب آپ کا گذر بچوں پر ہوتا تو ان کو سلام کرتے حضرت
اسماء بنت یزید رضؓ فرماتی ہیں کہ آپ ہم پر گذرے ہم کو سلام کیا
ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ آپ نے اسلام کے لئے ہاتھ جھکایا[8]

---

[1] عن ابو ہریرہ رضؓ[2] عن عبداللہ بن عمر رضؓ[3] عن ابو امامہ رضؓ ابو داؤد
ترمذی[4] مشکوٰۃ[5] عن جابر رضؓ[6] عن ابی ہریرہ رضؓ[7] ادب
عن انس رضؓ نسائی[8] ابو داؤد ترمذی۔

حضرت عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلعم سے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسلام میں کیا چیز بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کھانا کھلانا
اور واقفوں اور ناداروں سے سلام علیک کرنا۔ ۱ حدیث عمران بن حصین
میں آیا ہے۔ بڑا عاجز شخص ہے۔ جو دعا میں عاجز ہے بڑا بخیل وہ شخص ہے
جو سلام میں بخل کرتا ہے۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ سوار ہو گیا وہ ایک قوم
کے پاس سے گذرے وہ السلام علیکم کہتے تو لوگ السلام علیکم ورحمۃ اللہ
کہتے تھے۔ اور وہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تو وہ لوگ السلام علیکم و
رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کہتے حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا کہ آج یہ لوگ فضیلت
میں ہم سے بہت بڑھ گئے ۳ حضور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں
تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آپ کے پاس سے گذرا اس نے کہا السلام علیکم آپ نے
فرمایا کہ اس کے لئے دس نیکیاں ہیں پھر دوسرا گذرا تو اس نے کہا السلام
علیکم ورحمۃ اللہ سرکار نے فرمایا کہ اس کے لئے بیس نیکیاں ہیں۔ اور پھر تیسرا
شخص گذرا تو اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ نے فرمایا کہ
اس کے لئے تیس نیکیاں ہیں۔ ایک شخص مجلس سے اٹھ کر گیا۔ اور سلام
نہیں کیا آپ نے فرمایا کہ تمہارا دوست کیسا جلد بھول گیا۔ جب تم میں سے کوئی
شخص محفل میں آئے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ سلام کرے اگر بیٹھنے کا ارادہ
ہو تو بیٹھے اور جب وہاں سے اٹھے تو بھی سلام کرے ۵۔ حضرت انس بن مالک

۱ ادب المفرد ص ۱۴۷ ۲ رواہ طبرانی فی الاوسط ۳ ادب المفرد ۴ ادب المفرد

بصرہ میں نکلتے تو راستہ میں ہر شخص کو ہاتھ کے اشارہ سے سلام کرتے سلہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا معمول تھا کہ بازار میں جاتے تو ہر دوکاندار ہر مسکین اور ہر مسافر غرض ہر شخص کو سلام کرتے۔ ایک شخص نے پوچھا کہ جب بازار میں آپ سودا خریدتے ہیں نہ بھاؤ کرتے ہیں نہ کہیں بیٹھتے ہیں۔ پھر کس کام سے تشریف لاتے ہیں۔ فرمایا صرف سلام کرنے کے لئے وہ جب سلام کا جواب دیتے ہیں تو سلام کرنے والے کے جواب میں بعض فقرے کا اضافہ کر دیتے۔ ایک بار ایک شخص نے سلام کہا تو آخر میں انھوں نے جواب دیا وہ بہت طویل تھا یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وطیب صلوتہ سلہ

اگر صحابہ کے درمیان ایک درخت بھی حائل ہو جاتا تو اس کی آڑ سے نکلنے کے بعد دوبارہ سامنا ہوتا۔ تو باہم سلام کرتے سلہ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہود۔ عیسائی۔ مجوس کوئی ہو سب کے سلام کا جواب دینا چاہئے سلہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ شراب پینے والوں کو سلام علیک نہ کرو (کیونکہ) تم پر فاسق کا کوئی حق نہیں سلہ

السلام علیکم کی جگہ بندگی کہنا قریب کفر ہے۔ باقی الفاظ تسلیم آداب عرض وغیرہ بدعت ہیں سلہ

سلہ اسوۂ صحابہ ج اص ۱۰۳ سلہ اسوۂ صحابہ ج اص ۱۰۳ سلہ ادب المفرد سلہ ادب المفرد سلہ ہدایت المتقین ص ۱۹۷ سلہ ادب المفرد۔

مصافحہ من تمام اسلام ان تصافح اخاک سلام علیک کا تتمہ یہ ہے کہ اپنے بھائی سے مصافحہ کیا جائے۔

حضرت انس رض فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلعم جب (باہمی) ملتے مصافحہ کرتے جب سفر سے پھر کر آتے تو معانقہ کرتے سلہ

جناب حذیفہ بن الیمان رض سے حدیث مرفوع ہے کہ جب دو مومن (باہمی) ملتے ہیں، (اور) پھر سلام کرکے ایک دوسرے کا مصافحہ کے لئے ہاتھ پکڑ لیتا ہے تو دونوں کی خطائیں ایسی جھڑ جاتی ہیں جیسے درخت کے پتے"

حدیث میں ذکر مصافحہ کا ایک ہاتھ سے آیا ہے۔ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ سنت مرفوع سے نہیں ہے بعض سلف سے ماثور ضرور ہے۔ سلہ

دست بوسی سیدہ حضرت فاطمۃ الزہرہ رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں کو بوسہ دیتی تھیں سلہ

حضرت صہیب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا کہ وہ (حضرت عباس رض) کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیتے تھے۔ سلہ

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رض نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے ہاتھ کو بوسہ دیا تھا سلہ

بغل گیر ہونا حضرت انس رض نے فرمایا۔ کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلعم سے دریافت کیا کہ جب ہم کسی دوست کے پاس جائیں

سلہ ابو داؤد سلہ ترغیب و ترتیب سلہ عن عائشہ صدیقہ رض ادب المفرد سلہ کیمیائے سعادت صفحہ ۲۰۸

Marfat.com

تو پشت خم کریں فرمایا نہیں پھر پوچھا کہ اس کا ہاتھ چومیں فرمایا نہیں پھر عرض کیا کہ مصافحہ کریں فرمایا ہاں۔ لیکن جب سفر سے کوئی پھر کر کوئی آئے تو منہ پہ بوسہ دینا اور بغلگیر ہونا سنت ہے [۱]

لتومنوا باللہ ورسولہ وتوقروہ	اللہ اور اس کے سچے رسول پر ایمان لاؤ اور مدد کرو اس کی اور تعظیم کرو۔

تعظیم و تکریم حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہؓ زہراؓ سے زیادہ نشست و برخاست و کلام و گفتگو میں کسی کو رسول اکرم صلعم سے مشابہ نہیں پایا۔ جب رسول اللہ صلعم ان کو آتے ہوئے دیکھتے تھے مرحبا فرماتے تھے۔ اور کھڑے ہو جاتے تھے۔ اور پیار کرتے تھے اور ہاتھ پکڑ کر ان کو اپنی جگہ بٹھا لیتے تھے۔ اور حضرت فاطمہؓ کے پاس جب رسول اللہ صلعم تشریف لاتے تھے تو آپ مرحبا فرماتیں اور کھڑی ہو جاتی تھیں اور ہاتھوں کو بوسہ دیتی تھیں [۲] حضرت ابوسعید خدری رض سے مروی ہے کہ سعد بن معاذ رضؓ کے حکم کی بناء پر لوگ حضور صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے پس آپ نے ان کو بلا بھیجا۔ پس سعد بن معاذ رضؓ حمار پر تشریف لائے جب مسجد سے قریب ہوئے تو حاضرین سے نبی کریم صلعم نے فرمایا کھڑے ہو تم طرف اپنے بشر کے یا اپنے سردار کے [۳]

حضرت ابوہریرہ رضؓ نے فرمایا کہ حضور صلعم ہمارے ساتھ مسجد میں تشریف فرماتے اور باتیں کرتے رہتے پھر جب حضور تشریف لیجانے لگتے تو ہم اتنا قیام

[۱] ادب المفرد وسنن ابی داؤد [۲][۳] کیمائے سعادت

کرتے کہ حضور اپنی بعض بیویوں کے گھروں میں داخل ہو جاتے۔[1] حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ زیدؓ بن حارث آنحضرت صلعم کی موجودگی میں مدینہ آئے تو آپ نے انکے لئے قیام فرمایا۔ اور ان سے معانقہ کیا اور ان کو بوسہ دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ محکوم کا اپنے رئیس فاضل اور حاکم عادل کیلئے اور شاگرد کا استاد کیلئے قیام کرنا مستحب ہے۔"

حضرت انسؓ سے یہ روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلعم لاٹھی پر سہارا دیتے ہوئے باہر تشریف لائے تو ہم آپ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جس طرح عجمی لوگ اپنے سردار کو آتا دیکھ کر، کھڑے ہو جاتے اور ایک کی ایک تعظیم دیتے ہیں۔ تم لوگ اس طرح نہ کھڑے ہوا کرو۔ آپؓ ہی سے یہ دوسری روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم سے زیادہ کوئی شخص ہمیں محبوب نہ تھا۔ آپ کے واسطے ہم سروقد عجمیوں کی طرح اٹھتے نہ تھے[2]

حضرت امام غزالیؒ کہتے ہیں کہ جہاں یہ عادت ہو گئی ہے۔ وہاں اگر کوئی تعظیم کے واسطے سروقد ہو جائے مضائقہ نہیں ہے۔ مگر کسی کے سامنے دست بستہ کھڑا ہونا منع ہے۔

حضرت رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس بات کو دوست رکھے کہ لوگ اس کے سامنے دست بستہ کھڑے ہوں اور وہ خود بیٹھا رہے اس سے کہدو کہ دوزخ میں اپنی جگہ مقرر کرلے۔[3]

گفتگو وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ۔ اور اپنی آواز کو پست کر سب سے بری گدھے کی ہے۔

[1] ادب المفرد وسنن ابی داؤد [2] [3] کیمیائے سعادت

Marfat.com

قَوْلاً لَّيِّنًا	نرمی سے بات کرو
قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا	لوگوں سے اچھی بات کرو
قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا	ٹھکانے کی بات کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم مثل تم لوگوں کے جلدی جلدی بات نہ کیا کرتے تھے۔ بلکہ صاف کلام کے ساتھ بات کرتے۔ اور گفتگو میں الفاظ جدا جدا ہوتے۔ جو شخص پاس بیٹھا ہوتا اس کو ادا کر لیتا ۱؎

(بلکہ، تمہاری طرح گفتگو نہ فرماتے تھے۔ آپ کا کلام مختصر ہوتا تھا۔ اور نہ تم کسی قدر اس کو پھیلاتے ہو ۲؎

آپ کم سخن نرم گفتار جب بولتے تو بہت کلام نہ کرتے آپ کی تقریر منظم موتیوں کی سی لڑی تھی ۳؎

آپ کی آواز بلند اور لہجہ سب سے اچھا تھا۔ سکوت بہت فرماتے اور بدوں حاجت لب مبارک کو گفتگو کے لئے نہ ہلاتے ۴؎

لفظ نامعقول زبان پر نہ لاتے اور حالت رضا اور غضب میں بجز سچ کے اور کچھ فرماتے ۵؎

جو کوئی برا لفظ بولتا اس کی طرف سے منھ پھیر لیتے ۶؎ اور جو لفظ آپ کو برا معلوم ہوتا اور بمجبوری کہنا پڑتا تو اس کو صراحتہً نہ فرماتے اشارۃً ارشاد فرماتے ۷؎ جب آپ خاموش ہو جاتے تو جلیس بولتے آپ کے پاس کوئی دوسرے کی بات نہ کاٹتا ۸؎

۱؎ شمائل ترمذی ص۳ ۲؎ صحیحین عن عائشہ ۳؎ طبرانی عن ام سعید ۴؎ ابو داؤد ۵؎ ترمذی ۶؎ احیاء العلوم ۸؎ ترمذی در شمائل۔

سیدنا حضرت امام حسین علیہ السلام سے ان کے رشتہ کے ماموں روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم اپنی زبان نہ کھولتے تھے۔ مگر اس بات میں جو آپ کے صحابہ کے لئے مفید ہوتی اور صحابہ سے الفت کی باتیں کیا کرتے۔ ان سے سخت کلامی اور کج خلقی کر کے انھیں متنفر نہ کرتے۔ اپنے صحابہ کی آپ خبر گیری فرماتے تھے اور لوگوں کے حالات پوچھا کرتے تھے۔ جو بات اچھی ہوتی اس کی تعریف فرماتے اور اس کی تائید بھی کر دیتے تھے۔ اور جو بات بری ہوتی اس کی برائیاں بیان کر دیتے تھے اور اسکو کمزور کر دیتے تھے۔ حق کہنے میں کبھی آپ کمی نہ کرتے تھے اور اس سے آگے نہ بڑھتے[۱]

اللہ تعالیٰ برا جانتا ہے بلند آواز والے کو اور دوست رکھتا ہے پست آواز والے کو[۲]

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ اگر تم تین آدمی ہو تو دو آدمی تیسرے سے چھپا کر بات نہ کرو۔ اس لئے کہ اس سے تیسرے کو رنج ہوگا۔[۳]

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ لوگوں سے انکے درجہ کے موافق پیش آؤ۔[۴]

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی بات کرکے کہیں چلا جائے تو اس کی بات امانت ہے[۵]

صدق

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

اور سچ کو جھوٹ کے ساتھ گڈمڈ نہ کرو۔ اور جان بوجھ کر حق بات کو نہ چھپاؤ۔

حضرت انس بن مالک رضؓ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ حضور سرور کائنات

[۱] اسد الغابہ جلد اول [۲] عن ابی امامہ رضؓ کنز [۳] آداب المفرد [۴] مشکواۃ [۵] کنز

Marfat.com

فرمایا میرے لئے چھ چیزوں کو تم قبول کرو۔ میں تمہارے لئے جنت قبول کرتا ہوں۔ کوئی شخص تم میں کا جب بات کرے تو جھوٹ نہ بولے۔ جب وعدہ کرے تو خلاف نہ کرے جب امین مقرر ہو تو خیانت نہ کرے۔ تم چشم پوشی کرو، ہاتھوں کو روکو شرم گاہوں کو بچاؤ۔[1]

اِجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۝	جھوٹ بات سے بچو سچوں کا ساتھ دو

آنحضرت فرماتے ہیں کہ سچ کا بولنا تم پر لازم ہے کیونکہ سچ بہتری کی ہدایت کرتا ہے اور بھلائی جنت میں پہنچاتی ہے۔ اور بیشک جو آدمی بولتا ہے اللہ کے نزدیک صدیق کہلایا جاتا ہے۔[2]

جھوٹ کسی طرح بھی ٹھیک نہیں۔ خواہ مذاق میں ہو یا بغیر مذاق (اور یہ بھی ٹھیک نہیں کہ بچے سے بہلانے کو) ایسا وعدہ کرے جس کو پورا کرنے کا ارادہ نہ ہو۔[3] سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی سے جھوٹ بات ایسے طور پہ بیان کرو کہ وہ اس کو سچا سمجھے۔[4]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ ہر سنی ہوئی بات (باور کرکے) بیان کرتا رہے۔[5]

"اچھی بات کرنا نہ بولنے سے بہتر ہے"
"نہ بولنا بری باتیں ملانے سے اچھا ہے"

(۱) اَمْلِكْ عَلَیْكَ لِسَانَكَ	اپنی زبان قابو میں رکھ

---

[1] ابو یعلیٰ [2] مشکوٰۃ [3] آداب المفرد [4] عن سفیان بن اسد آداب المفرد [5] مشکوٰۃ۔

(۲) اَلصِّدقُ یُنجِی وَالکِذبُ یُھلِکُ	سچ بچاتا ہے اور جھوٹ مارتا ہے۔
(۳) اِذَا غَضِبَ اَحَدُکُم فَلیَسکُت	غصہ آئے تو چپ ہو جاؤ۔
(۴) بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا۔	خوشی کی باتیں بتاؤ بھڑکاؤ نہیں
(۵) مَن کَانَ حَالِفًا فَلیَحلِف بِاللّٰہِ اَو لِیَصمُت۔	جسے قسم کھانی ہی پڑے وہ اللہ کی قسم کھائے یا چپ رہے۔
(۶) اِیَّاکُم وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکذَبُ الحَدِیثِ	بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔
غیبت یٰاَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا اجتَنِبُوا کَثِیرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعضَ الظَّنِّ اِثمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوا وَلَا یَغتَب بَعضُکُم بَعضًا (سورہ حجرات)	مسلمانوں (لوگوں) کی نسبت، بہت شک کرنے سے بچتے رہو۔ کیونکہ بعض شک (داخل) گناہ ہیں اور ایک دوسرے کی ٹٹول میں نہ رہا کرو اور نہ تم میں سے ایک کو ایک پیٹھ پیچھے برا کہے

غیبت یہ ہے کہ وہ عیوب بیان کئے جائیں جو اس میں موجود نہیں ؎۱ ایک روایت میں ہے کہ اگر تم وہ عیب بیان کرتے ہو جو تمہارے بھائی میں موجود موجود ہیں تو غیبت کرتے ہو۔ اور اگر ایسی بات بیان کرتے ہو جو اس میں نہیں تو بہتان لگاتے ہو ؎۲

رسول اکرم صلعم نے فرمایا۔

اَلغِیبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا	غیبت زنا سے سخت تر ہے۔

؎۱ کنز ؎۲ مشکوٰۃ۔

Marfat.com

زبان کی حفاظت

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلعم نہ تو فحش گو تھے نہ لعنت کرنے والے اور نہ دشنام دینے والے۔ غصہ اور عتاب کے وقت آپ صرف اتنا فرما دیا کرتے تھے اسے کیا ہوا اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔[1]

جناب سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو شخص اس چیز کی نگہداشت کرے گا جو ان دونوں جبڑوں کے درمیان میں ہے (یعنی زبان) اور جو اس کی دونوں ٹانگوں میں ہے۔ میں اس کے لئے بہشت کا ذمہ دار ہوں۔[2]

کم گوئی

قَالَ عَلَيْكَ بِطُولِ الصَّمْتِ فَاِنَّهٗ مَطْرَدَةٌ لِّلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَّكَ عَلٰى اَمْرِ دِيْنِكَ

آنحضرت صلعم نے ارشاد کیا تو ابوذر بہت سکوت اور خاموشی کو اپنے اوپر لازم کرے کیونکہ اس سے شیطان بھاگے گا۔ اور تیرے دینی کام میں تجھے مدد ملے گی۔[3]

جناب عمران بن حصین سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ کبھی آدمی کا رتبہ خدا کے نزدیک صرف خاموشی کی وجہ سے ۶۰ برس کی عبادت سے افضل ہوتا ہے۔[4]

بدگمانی

جناب ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا لوگو، اپنے تئیں بدگمانی سے دور رکھو۔ کیونکہ بدگمانی بہت ہی جھوٹی بات ہے۔ اور لوگوں کے پوشیدہ عیوب نہ ٹٹولو اور رخبر دل کی جستجو نہ کرو۔[5]

---

[1] بخاری [2] بخاری [3] عن ابی ذرؓ مشکوٰۃ [4] صحیحین [5] عن ابن عباسؓ آداب المفرد

عیب جوئی

وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ۔ (حجرات)

اور آپس میں ایک دوسرے کو طعن نہ دو اور نہ ایک دوسرے کو نام دھرو۔

جب تم اپنے ساتھی کی عیب جوئی کرو تو دل اپنے عیوب پر نظر کر لو۔[1]

چغلخوری

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ (قلم) وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ (ہمزہ)

عیب جو چغلخور — ہر عیب خواہ طعنہ دینے والے کی خرابی ہے

آنحضرت صلعم نے فرمایا چغلخور بہشت میں نہیں جائے گا۔

تمسخر کرنا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (حجرات)

مسلمانو! مرد مردوں پر نہ ہنسیں عجب نہیں کہ جن پر ہنستے ہیں) وہ خدا کے نزدیک ان سے بہتر ہوں۔ اور نہ عورتیں عورتوں پر (ہنسیں) عجب نہیں کہ (جن پر ہنستی ہیں) وہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کو طعنے نہ دو اور نہ ایک دوسرے کو نام دھرو ایمان لائے پیچھے بد تہذیبی کا نام ہی برا ہے جو ان حرکات سے باز نہ آئیں تو وہی خدا کے نزدیک ظالم ہیں۔

لَا تُمَارِ اَخَاكَ

نہ اپنے بھائی سے ہنسی کرو۔

---

[1] کتاب الادب بخاری

فحش گوئی حضرت رسول کریم صلعم نے فرمایا کہ مسلمانوں کو گالی دینا فاسق کا کام ہے [۱] اور فرمایا کہ جو دو شخص باہم ایک دوسرے کو گالی دیتے ہیں۔ تو دونوں کی گالیوں کا وبال، گناہ اسی پر پڑتا ہے۔ جس نے پہلے گالی دی جب تک کہ مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے [۲]۔

جناب سعید بن زیدؓ حضرت نبی کریم صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ کسی مسلمان کی ناحق آبروریزی میں زبان درازی کرنا ربوا کی سب قسموں سے بڑھ کر ربوا ہے [۳]۔

منافقت اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا

کچھ شک نہیں کہ منافق دوزخ کے سب سے نیچے درجہ میں ہوں گے اور (اے پیغمبر) وہاں، تم کسی کو بھی ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔

حضرت عمارؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جو شخص دنیا میں فحش گوئی کرتا رہا ہوگا۔ قیامت کے روز اس کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی [۴]۔

لعن وطعن وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ (انعام)

(مسلمانوں) مشرک خدا کے سوا جن جن معبودوں کی پرستش کرتے ہیں۔ انکو برا نہ کہو کہ یہ لوگ (بھی) بڑہ نادانی ناحق (ناروا) خدا کو برا کہہ بیٹھیں گے۔

آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فحش کام کرنے والے اور فحش گو سے محبت نہیں رکھتا اور نہ اس سے محبت رکھتا ہے جو بازاروں میں چلاتا پھرتا ہے [۵] آپ نے فرمایا کہ صدیق کی شان یہ نہیں ہے کہ وہ لعنت کرنے والا۔

[۱] بخاری ومسلم (عن عبداللہ بن مسعودؓ) [۲] عن انسؓ، مسلم [۳] مشکوٰۃ [۴] دارمی [۵] عن جابر بن عبداللہ

جو قوم آپس میں ایک دوسرے پر لعنت کرتی ہو مستحق لعنت ہو جاتی ہے

مسلمانوں کو لعنت کرنا اس کے قتل کرنے کے برابر ہے ۔[۱]

قسمیں کھانا

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (البقرہ)

اور (مسلمانوں) اپنی (بیہودہ) قسموں کے حیلے سے خدا کو (یعنی اس کے نام کو) لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے اور پرہیزگاری رکھنے اور لوگوں کے ملاپ کرانے میں مانع و مزاحم نہ ٹھیراؤ۔ اور اللہ سنتا اور جانتا ہے تمہاری قسموں میں جو لا یعنی قسمیں ہیں ان پر تو خدا تم سے کچھ مواخذہ کرتا نہیں لیکن ان پر تم سے (ضرور) مواخذہ کریگا جو تمہارے دلی ارادے سے ہوں اور اللہ بخشنے والا بردبار ہے "

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ (لوگو) تم اپنے ماں باپ کی قسمیں نہ کھاؤ۔ اور نہ بتوں کی قسمیں کھاؤ اور نہ خدا کی۔ ہاں اس وقت کھا سکتے ہو جب کہ تم سچے ہو۔[۳]

حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تم کو اپنے ماں باپ کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے۔ اگر کسی کو قسم کھانی ہی ہو تو اللہ کی قسم کھائے۔ حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم سے میں نے سنا کہ قسم مال کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اور برکت محو کر دیتی ہے "

حضرت امامہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال تلف کرتا ہے خدائے تعالیٰ اس کے لئے جنت حرام

---

[۱] عن حذیفہؓ [۲] کنز العمال [۳] ابو داؤد و نسائی۔

Marfat.com

دوزخ لازم کر دیتا ہے۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ اگر بہت تھوڑی چیز ہو آپ نے فرمایا اگرچہ پیلو کی ٹہنی ہی ہو۔

کفارہ قسم

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهٗ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْا اَيْمَانَكُمْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (المائدہ)

(مسلمانو! تمہاری قسموں میں جو لایعنی ہیں ان پر خدا تم سے کچھ مواخذہ کرتا نہیں ہاں پکی قسم کھالو اور پھر اس کے خلاف کرو تو خدا تم سے اس کا مواخذہ کرے گا تو اس (پکی قسم کے توڑنے) کا کفارہ دس مسکینوں متوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جیسا تم اہل و عیال کو کھلایا کرتے ہو۔ یا ان ہی دس مسکینوں کو کپڑے بنوا دینا یا ایک غلام آزاد کرنا۔ پھر جس کو (غلام) میسر نہ ہو تو تین دن کے روزے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب کہ تم قسم کو کھالو اور اس پھر سے نہ توڑو، اور اپنی قسموں (کے پورا کرنے) کی احتیاط رکھو اسی طرح اللہ اپنے احکام تم سے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم (اس کی) شکر گذاری کرو۔

باب سوم

آدابِ نشست و برخاست

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ۝

سو کچھ اللہ کی مہر ہے جو تو نرم دل ملا اور اگر تو ہوتا سخت خو اور سخت دل تو نـ[...] گرد سے منتشر ہو جاتے۔

نشست رسول اللہ صلعم بغیر اللہ تعالیٰ کے ذکر کیے نہ بیٹھتے تھے اور نہ [...] ہوتے تھے۔ کبھی اپنے لیے کوئی مقام مخصوص نہ فرماتے تھے [...] اس سے اوروں کو بھی منع فرماتے تھے۔ اور جب آپ کچھ لوگوں کے پاس جا[...] جہاں جگہ ملتی وہیں بیٹھ جاتے[1] اور یہی کا آپ حکم دیا کرتے تھے۔ اور آ[...] ہم نشینوں سے اس کے موافق برتاؤ فرماتے ایسا کہ ہم نشینوں میں سے [...]

[1] ترمذی (عن حضرت علی مرتضیٰ)

شخص یہ نہ سمجھتا تھا کہ اس سے زیادہ رسول خدا صلعم کے یہاں کسی کی عزت ہے[1] اور آپ کی اکثر نشست یہ تھی کہ دونوں ساقوں کو کھڑی کر کے ان کے گرد سے دونوں ہاتھ گوٹ مارنے کی طرح پکڑ لیتے تھے[2] آپ کی نشست آپ کے اصحاب کی نشست سے متمیز نہ تھی سے کسی نے آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے مجمع اصحاب میں پاؤں پھیلائے ہوں جس سے ان پر جگہ تنگ ہو گئی ہو۔ ہاں اگر مکان وسیع ہوتا اور پاؤں پھیلانے سے تنگی نہ ہوتی تو کچھ مضائقہ نہ تھا[3]

قبلہ رخ

رسول اللہ صلعم کی نشست قبلہ رخ ہوتی تھی[5] اور اگر آپ کے پاس نماز پڑھتے میں کوئی آبیٹھتا تو آپ اپنی نماز مختصر کر دیتے اور اس سے پوچھتے کہ تم کو کچھ کام ہے۔ اور جب اس کے کام سے فارغ ہوتے تو پھر نماز پڑھنے لگتے[6] اور جو آپ کے پاس آتا تھا اس کی خاطر اور تعظیم فرماتے حتیٰ کہ ان میں اور آپ میں کسی طرح کی قرابت اور دودھ پلانے کا علاقہ نہ تھا۔ ان کے لئے اپنی چادر مبارک بچھا کر اس پر ان کو بٹھاتے تھے[7] اور جو تکیہ آپ کے پیچھے رہتا تھا۔ آنبولے کے لئے نکال کر اس کو حوالے فرماتے۔ اور اگر وہ لینے سے انکار کرتا تو آپ قسم دیتے کہ اسی پر تکیہ لگا کر بیٹھے[8]

حضور صلعم جب فجر کی نماز پڑھ چکتے تو جب تک سورج خوب نہ نکل آتا آپ اسی جگہ چار زانو ہو کر بیٹھے رہتے[9]

صحبت و مجالست

آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ مومن کے سوا کسی کی صحبت اختیار نہ کرو اور تمہارا کھانا بھی سوائے متقی

---

[1] ترجمہ اسد الغابہ حصہ اول صفحہ ۱۶۶ [2] ابو داؤد عن ابی سعیدؓ [3] احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۸۴ [4] دار قطنی عن انسؓ [5] دار قطنی [6] حاکم عن انسؓ [7] احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۸۴ [9] ابو داؤد عن جابرؓ

Marfat.com

کے کوئی نہ کھلائے۔"

"برے ساتھی سے تنہائی بہتر ہے اور ہم نشین صالح تنہائی سے بہتر ہے اچھی بات کہنا خاموشی سے بہتر ہے اور خاموش رہنا بری بات کہنے سے بہتر ہے۔"

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ انسان اپنے احباب کے طریقہ پر ہوتا ہے پس تم میں سے ہر ایک کو یہ اول خیال کر لینا چاہئیے کہ وہ کس سے دوستی ومحبت پیدا کرتا ہے۔[۱]

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس کسی نے محبت کی اس کو یہی گمان ہوتا کہ سب سے زیادہ آپ مجھ پر مہربان ہیں یہاں تک کہ آپ نے ہم جلیسوں میں سے ہر ایک کی طرف حصہ رسد توجہ فرماتے۔[۲] حتیٰ کہ آپ کی نشست اور سننا اور بات کہنا اور بزم لطیف اور جلیس کی طرف توجہ اور اس کیفیت بیٹھنا حیا اور تواضع اور رازداری کی مجلس تھی۔[۳] آپ اپنے اصحاب کو ان کی خاطر دلداری کے لئے ان کی کنیت سے پکارتے آپ کی صحبت یعنی مجلس میں آوازیں بلند نہ ہوتی اور جب مجلس سے اٹھتے تو فرماتے۔[۴]

سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک۔

سب لوگوں سے زیادہ دیر میں آپ کو غصہ آتا اور سب سے جلدی راضی ہو جاتے۔[۵] لوگوں پر نہایت ہی رافت فرماتے اور ان کے حق میں سب سے بہتر اور نافع تھے۔

زندہ دلی اسلام نے صحابہ کرام کے جذبات کو مردہ نہیں بلکہ شگفتہ اور زندہ کر دیا تھا۔ آنحضرت صلعم کا معمول تھا کہ نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب

۸۵

[۱] اخلاق المحمدیہ حصہ سوم ص ۱۹ [۲] اخلاق المحمدیہ حصہ سوم ص ۱۹ [۳] احیاء العلوم ج ۲ ص
[۴] احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۸۵ [۵] ترمذی عن ابو سعید خدری رض

تک مصلے پر بیٹھے رہتے تھے۔ اس حالت میں صحابہ کرام زمانہ جاہلیت کے واقعات کا ذکر کرتے تھے۔ اشعار پڑھتے تھے اور ہنستے تھے۔ آپ ان تذکروں کو سنکر مسکرا دیتے تھے[۱]

ایک بار حضرت صہیب رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے سامنے کھجور کھانے لگے۔ کھجور آشوب چشم کے لئے مضر ہے۔ اس لئے آپ نے ٹوکا کہ تمہاری آنکھوں میں آشوب ہے۔ بولے یا رسول اللہ آنکھ کے اس گوشہ سے کھاتا ہوں جس میں آشوب نہیں" آپ مسکرا دیئے[۲]۔

(غرض کہ آپ) اپنے اصحاب کے روبرو سب سے زیادہ تبسم اور خندہ زمانے اور ان کی باتوں سے زیادہ تعجب فرماتے۔

بعض اوقات اتنا خندہ فرماتے کہ آپ کی کچلیاں کھل جاتیں[۳] اور آپ کے اصحاب کا خندہ آپ کے سامنے تبسم ہوتا تھا آپ کے اقتدار اور توقیر کی جہت سے[۵]

آداب مجلس

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَإِذَا قِيلَ انْشُزُوا فَانْشُزُوا يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (سورۃ مجادلہ)	اے ایمان والو جب تم کو کہا جائے کہ مجلس میں کھل کر بیٹھو۔ پس کھل جاؤ۔ کشادگی دے اللہ تعالیٰ تم کو اور جب کہا جاوے اٹھ کھڑے ہو۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے جو تم میں ایمان لائے۔ اور جن کو علم دیا گیا۔ مرتبے بلند کرے گا۔ اور جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کی خبر رکھتا ہے"

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کو جائز نہیں کہ وہ آدمیوں کے

۱؎ فوائد ابی در واعن حضرت علی مرتضیٰ ۲؎ اسوہ صحابہ ج ا ص ۲۵ ۳؎ بخاری و مسلم عن ابن مسعودؓ ۴؎ اسوۂ صحابہ ج ا ص ۲۵ - ۲۵۲ ۵؎ ترمذی در شمائل عن ابن ابی ہالہ۔

Marfat.com

درمیان میں بلا ان کی اجازت کے اپنے لئے جگہ کرے۔" "اور نہ کوئی شخص کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھے۔" اور ابن عمر کا معمول تھا کہ جو کوئی تعظیماً اپنی جگہ سے اٹھتا تھا وہ وہاں نہیں بیٹھتے تھے[1]۔ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھے اور وہاں پھر آوے تو وہ اپنی سابقہ جگہ پر بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے[2]۔

جناب عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ امر مسنون ہے کہ جب آدمی بیٹھے جوتہ نکال کر ایک طرف رکھدے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جب رسول اللہ صلعم کے پاس آتے تو جہاں مجلس ختم ہوتی تھی وہاں بیٹھ جاتے تھے۔ جناب ابوالدرداء کہتے ہیں۔ آنحضرت صلعم جب بیٹھتے ہم آپ کے اردگرد بیٹھتے اور جب آپ کھڑے ہو جاتے یا ارادہ رجوع کا کرتے اپنا جوتا یا اور کچھ اٹھا لیتے اصحاب اس بات کو پہچان کر اپنی جگہ پر ثابت رہتے[3]۔

صحابہ رضی اللہ عنہم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جب کوئی شخص کسی قوم سے گفتگو کرے تو کسی خاص شخص کی طرف متوجہ نہ ہو۔ بلکہ عام طور پر سب کی طرف متوجہ رہے (ایک مرتبہ ایک مجلس میں) ایک شخص حلقے کے بیچ میں بیٹھ گیا تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا جو شخص (براہ شیخی) حلقے کے بیچ میں بیٹھے اس پر آنحضرت صلعم نے لعنت کی ہے[4]۔

جناب معاذ بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے (ارشاد) فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے روز لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا جائے (قیامت کے روز) جہنم کے راستے کی طرف اس کا پل بنایا جائے گا۔ کہ جہنم کے جانے والے اس پر سے گذریں اور اسے پامال کریں گے[5]۔

---

[1] نسائی [2] ادب المفرد [3] ابوداؤد [4] ابوداؤد عن ابی مجلز [5] ترمذی

Marfat.com

سرِ راہ بیٹھنا

گلی کوچا راستوں میں بیٹھنے سے نبی کریم صلعم نے منع فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ گھر کے اندر بیٹھا رہنا بہت دشوار ہے۔ ارشاد فرمایا۔ اگر تم راستوں میں بیٹھو تو راستہ کا حق ادا کرو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ راستوں کا حق کیا ہے۔ فرمایا پوچھنے والے کو راستہ بتانا۔ اور سلام کا جواب دینا اور نظر کو نیچا رکھنا۔ اچھی باتوں کا حکم کرنا۔ اور بری باتوں سے لوگوں کو روکنا۔ [1]

ملنا جلنا

وَقُلْ لِعِبَادِی یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ (سورہ بنی اسرائیل) (اے پیغمبر صلعم) میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہی بات کہیں جو اچھی ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کی بیمار پرسی یا ملاقات کے لئے جاتا ہے تو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ (اے شخص تری زندگی دنیا و آخرت میں) خوش اور مبارک ہے۔ اور تیرا چلنا بھی مبارک ہے۔ اور جنت میں اپنا گھر بنانا ہے۔ [2]

اپنے بھائی (مسلمان) کی طرف تیز نظر سے دیکھنا مکروہ ہے۔ نیز جب وہ جائے اسے تکتے رہنا یا یہ سوال کرنا کہ کہاں سے آئے کہاں جاتے ہو۔ یہ بھی مکروہ ہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ مروت کی بات یہ ہے۔ کہ جب تمہارا بھائی (مسلمان) تم سے کوئی بات کرے تو خاموش ہو کر سنو اور یہ حسن سلوک میں داخل ہے کہ جب تمہارے بھائی کے جوتے کا تسمہ کھل جائے تو تم توقف کرو۔ [3]

ترک ملاقات

واعتصموا بحبل اللہ — اور (مسلمانو) سب (مل کر) مضبوطی سے اللہ کے دین کی رسی کو پکڑے رہو اور ایک

---

[1] ادب المفرد (عن ابی ہریرہ) [2] ترمذی [3] ادب المفرد۔

جمیعًا ولا تفرقوا (آل عمران) دوسرے سے الگ نہ ہونا۔

حضرت ابو ایوب انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ تین روز سے زیادہ کسی شخص کو اپنے بھائی سے ترک ملاقات جائز نہیں۔ کہ دونوں کی ملاقات ہو تو ایک دوسرے سے منہ موڑ کر چلا جائے۔ بہتر وہ ہے۔ جو پہلے سلام کرے[1] آپ نے (یہ بھی) فرمایا کہ جس نے اپنے بھائی سے ایک سال تک ترک ملاقات رکھی گویا اس نے اسے قتل کر ڈالا[2]

اکرام اکابر

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کوئی جوان کسی بوڑھے شخص کی کبر سنی کی وجہ سے عزت کرتا ہے تو خدائے تعالیٰ اس کی پیری کے زمانے میں ایسا شخص پیدا کر دیتا ہے جو اس کی عزت کرے۔ وہ شخص ہمارے گروہ سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بزرگوں کا ادب نہ کرے[3] جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عزت کی اس نے گویا اللہ کی عزت کی[4] جس سے علم حاصل کرو اس کے ساتھ تواضع سے پیش آؤ[5] تین آدمیوں کی توہین سوائے منافق کے کوئی نہیں کرتا۔ بوڑھے مسلمان کی اور عالم کی اور امام عادل کی۔[6]

گھر میں آنے کے آداب

فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ۔	تو جب گھروں میں جانے لگو تو اپنے (لوگوں کو) سلام کر لیا کرو (سلام ایک) دعائے خیر ہے جو تم مسلمانوں

[1] بخاری و مسلم [2] ابو داؤد عن ابی خراش السلمی [3] ترمذی عن انس [4] احیاء العلوم [5] ترغیب و ترہیب عن ابی ہریرہ [6] ترغیب و ترہیب عن ابی امامہ

Marfat.com

کو، خدا کی طرف سے تعلیم کی گئی ہے، برکت والی عمدہ ہے،

جناب ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب آدمی داخل ہو اپنے گھر میں پس چاہیئے کہ کہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا

خداوندا میں تجھ سے گھر میں داخل ہونے کی بہتری اور گھر سے نکلنے کی بہتری کا سوال کرتا ہوں خدا ہی کے نام سے ہم داخل ہوئے اور خدا ہی کے نام سے نکلے اور اپنے پروردگار ہی پر بھروسہ کیا۔

اور اپنے گھر والوں کو سلام علیک کرے سلہ

بیہقی کی روایت میں آیا ہے۔ کہ جب گھر میں آؤ تو اپنی اہل کو سلام کرو۔ اور جب گھر سے نکلو (تو) اپنے اہل کو سلام کے ساتھ رخصت کرو۔ اور اگر گھر میں کوئی نہ ہو (تو) السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کہہ لے سلہ

استیذان

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَھْلِھَا ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ

اے مومنو! اپنے گھر کے دوسروں کے گھروں میں مت جایا کرو جب تک ان سے اجازت نہ لو اور ان کے گھر والوں کو سلام نہ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے شاید تم یاد رکھو

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِیْھَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْھَا حَتّٰی یُؤْذَنَ لَکُمْ وَاِنْ قِیْلَ لَکُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا ھُوَ اَزْکٰی لَکُمْ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا

سلہ ترغیب و ترہیب (ابی امامہؓ) سلہ ابوداؤد ۱۲ مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات سلہ مشکوٰۃ (عن نافع)

Marfat.com

بیوتاغیر مسکونۃ فیہامتاع لکم واللہ یعلم ما تبدون وما تکتمون (سورہ نور)

اور اگر اس میں سے کسی کو نہ پاؤ تو اس میں نہ جاؤ۔ جب تک تم کو اجازت نہ دی جائے۔ اور اگر تم سے کہا جائے کہ پھر جاؤ تو واپس چلے آؤ۔ یہی تمہارے لئے زیادہ صفائی کی بات ہے۔ اللہ تمہارے اعمال کو جانتا ہے۔ اس گھر میں جانے کا حرج نہیں۔ جن میں تمہارا اسباب ہو اور اس میں کوئی نہ رہتا ہو۔ اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ جسے تم ظاہر کرتے ہو یا چھپاتے ہو۔

آدمی کو اپنے ماں باپ اور بھائی اور بہن سے بھی اجازت لینی چاہیئے۔[1]

جب آدمی کسی دروازے کے سامنے سے نہ آئے۔ بلکہ دائیں بائیں سے آئے اگر اجازت ملے بیٹھے ورنہ واپس ہو جائے۔[2]

کسی مسلمان کو جائز نہیں ہے کہ اجازت لینے سے پہلے کسی کے گھر میں جھانکے اور جس نے ایسا کیا یعنی بلا اجازت کے دیکھا تو گویا وہ گھر میں داخل ہو گیا۔"

جب عبداللہ ابن عمرؓ کی اولاد بالغ ہو جاتی تھی ان کو جدا کر دیتے تھے کہ بدوں اجازت کے ان کے پاس نہ آئے۔

جناب ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جو شخص سلام کرنے سے پہلے گھر میں آنے کی اجازت چاہے اس کو اجازت نہ دی جائے۔ جب تک اوّل سلام نہ کر لے۔

آنحضرت صلعم نے فرمایا جو شخص گھر میں جھانکے اس کو گھر میں آنے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے۔

گھر سے نکلنے کے آداب

جب گھر سے باہر نکلے تو یہ دعا پڑھے۔

---

[1] ادب المفرد عن عبداللہ ؓ [2] ادب المفرد

Marfat.com

بسم اللہ رب اعوذ بک ان اضل او اظلم او اظلم او اجھل او یجھل علی بسم اللہ الرحمن الرحیم لاحول ولا قوۃ الا باللہ

مسجد میں جانے کا ارادہ ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اعوذ باللہ العظیم وبوجہ الکریم وسلطان القدیم من الشیطان الرجیم۔

اور بازار جانے کا ارادہ ہو تو یہ کہے۔

لا الہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحی ویمیت وھو حی لایموت بیدہ الخیر وھو علی کل شئی قدیر۔

بازار میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے۔

بسم اللہ اللھم انی اسالک خیر ھذہ السوق وخیر ما فیھا واعوذ بک من شرھا وشر ما فیھا۔ اللھم انی اعوذ بک ان اصیب فیھا صفقۃ خاسرۃ"

Marfat.com

باب چہارم

لباس

قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ (اعراف)

یا بنی آدم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوآتکم وریشا (اعراف)

"اے پیغمبر صلعم" کہدیجئے کس نے وہ زینت کی چیزیں حرام کیں جو اللہ نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہیں"

"آدمیو، ہم نے تم پر کپڑا اتارا جو تمہاری شرمگاہ کو چھپاتا ہے اور بناؤ کا سامان"

آنحضرت صلعم جو ہر چیز دلباس کے متعلق، پہننے کی موجود ہوتی وہ پہن لیتے تھے۔ کہ عرب کے لباس مروجہ کے علاوہ، یمن کے کپڑے تک آپ پہنتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضؓ نے فرمایا۔ کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلعم کو کہ نہایت نفیس حلہ پہنے تھے۔

ا تفسیر سورہ اخلاص شیخ الاسلام علامہ تقی الدین رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۷ ۲ خلاصۃ التفاسیر ص ۵۶

رسول اللہ صلعم کے عہد میں تو لباس کی تراش خراش میں کچھ ایسی ترقی نہ تھی۔ ان کا معمولی لباس تھا... ایک ازار (پاجامہ) ایک (تہمد) تہہ بند، عمامہ پیرہن (قمیص) یا ان ہم پیغمبر صلعم سے شامی جبے اور سبتی جوتے کا پہننا بھی ثابت ہے۔ آپ کافہ انام کی طرف مبعوث ہوئے اور کافہ انام تمام روئے زمین پر پھیلے ہوئے ہیں۔ موسموں اور آب و ہوا کے اختلاف کی وجہ سے ایک لباس میں لوگ زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ اس لئے لباس کو لوگوں کی رائے پر چھوڑ دیا۔ کہ مقامی ضرورتوں کے لحاظ سے جو چاہیں اور جیسا چاہیں پہنیں۔ اوڑھیں [1]

آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ کھاؤ۔ پیو۔ پہنو۔ خیرات کرو۔ لیکن اسراف نہ کرو۔ نہ تکبر (غرور) کرو۔ اور حضرت ابن عباس رض نے فرمایا۔ جو تیرا جی چاہے (بشرطیکہ حلال ہو) کھا اور جو تیرا جی چاہے (مباح کپڑوں میں) سے پہن (گو کتنا ہی بیش قیمت ہو) مگر جب تک دو باتوں سے بچا رہے اسراف اور تکبر سے [2]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کپڑوں میں تہبند یا چادر کرتہ یا جبہ یا اور کچھ بھی پہن لیتے تھے اور آپ کو سبز کپڑے بہت پسند تھے [3] اور آپ کی پوشاک اکثر سفید ہوتی تھی [4] اور لڑائی کے وقت قبائے پنبہ دار پہنتے اور بغیر بھراؤ کے بھی پہنتے۔

ایک قبا دیبا کی آپ کے پاس رہتی۔ اسکو آپ پہنتے تو اس کی سبزی آپ کے رنگ کی سفیدی میں اچھی معلوم ہوتی۔ آپ کی قمیص کے بند بندھے رہتے (جن کو) کبھی نماز میں اور کبھی بغیر نماز کے کھول دیتے [5]

---

[1] الحقوق والفرائض صفحہ ۱۸ [2] بخاری کتاب اللباس [3] احیاء العلوم حصہ دوم صفحہ ۳۸ [4] ابن ماجہ اور حاکم (عن ابن عباس رض) [5] ابو داؤد ابن ماجہ وطبرانی (عن ابن عباس رض)

آپ کے پاس ایک بڑی چادر تھی زعفران سے رنگی ہوئی۔ کبھی صرف اسی کو
اوڑھ کر نماز پڑھا دیتے ۔ اور کبھی آپ صرف چادر پہنتے کہ کوئی کپڑا بدن پر نہ ہوتا۔

عمامہ حضرت جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی فتح کے
دن مکہ میں داخل ہوئے تو ان کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا۔

آپ کے ایک عمامہ کا نام سحاب تھا۔ اس کو آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ
کو ہبہ کر دیا تھا۔ جب حضرت علی عمامہ باندھ کر تشریف لاتے تو آنحضرت صلعم
ارشاد فرماتے کہ علی ہمارے پاس سحاب میں آئے ۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ آنحضرت صلعم لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے
سر پر عمامہ تھا اور اس کے نیچے دسمکہ تھا۔

آپ عمامہ کے نیچے منڈھی ہوئی ٹوپیاں دیا کرتے تھے ۔ تیل کے بچاؤ کے
لئے سر پر آپ قناع (رومال) باندھتے تھے۔ کبھی عمامہ نہ ہوتا تو سر پر اور پیشانی
پر پٹی باندھ لیتے تھے ۔

نبی کریم صلعم جب عمامہ باندھتے تو اپنے عمامہ (شملہ) کو دونوں پکھوں
کے بیچ میں لٹکاتے ۔

کلاہ آپ ٹوپیاں عماموں کے تلے اور بدون عماموں کے پہنتے اور کبھی ٹوپی سر
مبارک سے اتار کر اس کا سترہ کرتے اور اس کی طرف کو نماز پڑھتے ۔

۱ ابو داود (عن ابی قیس بن سعد) ۲ ابن ماجہ (عن ثابت بن الصامت) ۳ شمائل ترمذی صفحہ
۴ اسد الغابہ حصہ اول ، ۵ شمائل ترمذی ۶ عدی وابن حبان (عن جعفر بن محمد) ۷ بخاری
عن ابن عباس ، ۸ طبرانی وابن حبان عن ابن عمر رض ، ۹ بخاری (کتاب اللباس)

جبۂ رومی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگ آستینوں کا جبہ رومی پہنا ہے۔
حضرت مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (غزوہ تبوک میں) حاجت کے لئے گئے (پھر بعد فراغت حاجت) واپس تشریف لائے تو میں پانی لے کر پہنچا۔ آپ نے وضو کیا اس وقت آپ ایک شامی جبہ (یا اونی جبہ) پہنے ہوئے تھے۔[1]

اچکن

حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے مسور سے کہا کہ بیٹا مجھ کو خبر لگی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (کہیں سے) اچکنیں آئی ہیں۔ آپ تقسیم کر رہے ہیں۔ چلو ہم بھی آپ کے پاس چلیں۔ (شاید ہم کو بھی کوئی اچکن ملجائے)، ہم باپ بیٹے مل کر گئے۔ دیکھا تو آپ گھر میں ہیں۔ والد نے مجھ سے کہا آنحضرت صلعم کو میرے نام سے بلا لو میں نے اس کو برا سمجھا اور والد سے کہا میں (سرکار دو عالم صلعم) کو تو تمہارے لئے بلانے والا نہیں۔ انھوں نے کہا بیٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغرور نہیں ہیں۔ خیر میں نے آپ کو بلایا آپ ایک اچکن (پرانی) دیبا کی جس میں سنہری گھنڈی تکمے ٹکے ہوئے تھے (کندھے یا ہاتھ پہ) ڈالے ہوئے تشریف لائے۔ اور فرمانے لگے۔ مخرمہ میں نے یہ اچکن تیرے لئے لگا رکھی تھی۔ پھر وہ ان کو دے دی۔[2]

قمیص

حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ کپڑوں میں قمیص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھی[3] اور آپ کے کرتے (قمیص) کی آستین (ہاتھ کے) گٹے تک تھی۔[4]

پائجامہ

حضرت سوید رضی اللہ عنہ بن قیس فرماتے ہیں کہ میں نے اور مخرمہ عبدی نے ہجر کے مقام سے کپڑے لئے اور ان کو مکہ میں لائے۔ ایک روز حضور صلعم

---

[1] بخاری (عن المسور بن المخرمہ [2] بخاری (عن المسور بن المخرمہ [3] شمائل ترمذی صفحہ ۷ [4] اسماء بنت یزید

ہماری دوکان کی طرف، ٹہلتے ہوئے تشریف لائے۔ اور پائجامہ کے دام آپ نے
ہم سے دریافت کئے۔ اور ہم نے آپ کے ہاتھ پائجامہ فروخت کیا۔[1]
حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے چار درہم میں پائجامہ خر

تہبند حضرت عثمانؓ تہبند اپنی آدھی پنڈلیوں تک باندھتے اور کہتے تھ
ہی تہبند میرے صاحب (یعنی نبی صلعم) کا تھا۔
جناب ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک چادر پیون
اور ایک موٹا تہبند ہم کو دکھانے کے لئے لائیں۔ اور فرمایا کہ رسول اللہ صلعم
روح (مبارک) ان کپڑوں میں قبض کی گئی ہے۔[3]

چادر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیوند لگی ہوئی چادر تھی آپ ا
پہنتے اور فرماتے کہ میں بندہ ہوں پہنتا ہوں جیسے بندہ پہنتا ہے۔[4]
حضرت انسؓ ابن مالک کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت کو کپڑوں میں یمن کی چاد
پیاری تھی ۔[5] اور آپ کے پاس ایک چادر سیاہ بھی تھی اس کو آپ نے کسی کو عطا
حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ سیاہ چادر کیا ہوئی آپ نے فرمایا
اس کو ہبہ کر دیا۔ انھوں نے کہا آپ کی سفیدی اس کی سیاہی پہ بھلی
ہوتی تھی میں نے ایسی چیز کبھی نہیں دیکھی ۔[6]
حضرت برار بن عازبؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپ کو ایک سرخ جوڑا تہبند
پہنے دیکھا اور ابی رمثہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلعم کو دیکھا کہ آپ ک

---

[1] مشکوٰۃ باب الافلاس والانظار [2] مسند ابویعلی [3] شمائل ترمذی [4] شمائل ترمذی صفحہ [5]
کتاب اللباس [6] مسلم و ابوداؤد عن حضرت عائشہ

دو چادریں سبز تھیں (یعنی تہبند و چادر) ۱

ادنی چادر حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ کہ ایک روز صبح کے وقت رسول اللہ صلعم نکلے تو ان پر سیاہ رنگ کے بالوں کی چادر تھی ۲

لباس سفید حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کپڑوں میں سفید لباس استعمال کرو ۳ دوسری روایت ہے کہ آپ نے فرمایا سفید کپڑا پہنو بیشک وہ بہت پاک اور بہت ستھرا ہے ۔"

موزے حضرت ابی بریدہؓ نے آپ سے سنا کہ نجاشی۔ نے دو موزے سادے چمڑے کے، سیاہ رنگ کے آنحضرت صلعم کے لئے ہدیہ بھیجا۔ آپ نے اس کو پہنا پھر وضو فرمایا اور اس پر مسح کیا ۴

نعلین حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلعم کی ہر جوتی میں دو تسمے تھے حضرت ابی مسلم نے کہا کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلعم اپنی جوتیاں پہنے ہوئے نماز پڑھتے تھے۔ انہوں نے کہا ہاں ۵

اچھا لباس حضرت ابن عمرؓ نے کہا آپ نے فرمایا کہ نماز میں دونوں کپڑے پہن لیا کرو اللہ تعالیٰ زیادہ مستحق ہے کہ اس کی حضوری کے لئے زینت کی جائے ۶

جناب عمر بن شعیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اس امر کو پسند کرتا ہے کہ اس نے جو نعمتیں اپنے بندوں کو دے رکھی ہیں۔ ان کا اثر

---

۱ مسلم ۲ شمائل ترمذی صفحہ ۵۲ ۳ شمائل ترمذی ۴ شمائل ترمذی صفحہ ۵ ۵ صحیح بخاری ۶ مشکوٰۃ

Marfat.com

اس پر معلوم ہوئے۔[1]

حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ مجھے حضرت علیؓ نے ابن کرار کے پاس بھیجا میں باریک قمیص اور حلہ پہنے تھا۔ وہ کہنے لگا تم ابن عباسؓ ہو اور ایسے کپڑے پہنے ہو۔ میں نے کہا قل من حرم یہ آیت پڑھی۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سب سے اچھا سفید کپڑا پہنتے اور سب سے زیادہ خوشبوؤں کا استعمال کرتے۔[2]

سلیم ابو عامرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمانؓ کو ایک یمنی چادر اوڑھے ہوئے دیکھا جس کی قیمت سو درہم تھی۔[3]

حریر

جناب حذیفہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ دیبا و حریر نہ پہنو۔ اور سونے چاندی کے ظروف میں پانی نہ پیو۔[4] اور نہ ان کی رکابیوں میں کھاؤ کہ یہ کفار کے لئے دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں۔

باریک لباس

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اسماء بنت ابی بکرؓ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو باریک لباس پہنے ہوئے تھیں۔ رسول اللہ صلعم نے منھ پھیر لیا۔ اور فرمایا کہ اے اسماء (یہ حضرت عائشہ کی علاتی بہن تھیں) جب عورت بالغ ہو جائے تو مناسب نہیں ہے کہ اس کے جسم سے سوا اسقدر حصہ کے (چہرہ اور ہاتھ کی طرف اشارہ فرمایا) کچھ ظاہر ہوا کرے۔[5]

جناب حفصہؓ بنت عبدالرحمن باریک اوڑھنی اوڑھے ہوئے حضرت عائشہ

---

[1] درمنثور تفسیر [2] طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ ۱۱۷ [3] طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ
[4] مشکوٰۃ [5] مشکوٰۃ۔

Marfat.com

صدیقہ رضؓ کے پاس آئیں۔ حضرت عائشہ رضؓ نے اس کو چاک فرما کر عف کپڑے کی اوڑھنی اڑھائی[۱]

پرانا لباس آنحضرت صلعم جب نیا کپڑا پہنتے تو پرانا کسی کو عنایت فرماتے اور ارشاد کرتے کہ جو مسلمان کسی مسلمان کو اپنے پرانے کپڑے پہنائے اور پہنانا صرف خدا کے لئے ہو تو وہ حالت حیات اور اور موت میں خدا تعالیٰ کی پناہ اور برکت میں رہے گا۔ جب تک مسلمان کو پہنائے گا[۲]

حضرت ابی ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے مسکین مسلمان سے محبت کرتا ہے جسے یہ پرواہ نہ ہو کہ کیا پہنتا ہے[۳]

نیا لباس پہننے کی دعا حضرت ابی سعید خدری رضؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم جب نیا کپڑا پہنتے تھے تو جو اس کا نام ہوتا۔ وہ لیتے۔ عمامہ یا کرتہ۔ یا چادر۔ اس کے بعد کہتے[۴]

اللھم لک الحمد کما کسوتنیہ اسئلک خیرہ وخیر ما صنع لہ واعوذ بک من شرہ وشر ما صنع لہ۔

کپڑا اتارنا اور جب کپڑا اتارتے تو بائیں طرف سے ابتدا کرتے[۵]

سونا اور ریشمی کپڑا آپ نے فرمایا کہ سونا اور ریشمی کپڑا میری امت کی عورتوں کے لئے حلال اور مردوں پر حرام کر دیا گیا ہے[۶]

---

۱ ترمذی اور ابن ماجہ (عن عمر فاروق رضؓ) ۲ مشکوٰۃ ۳ مشکوٰۃ ۴ ابن ماجہ (عن عمر فاروق رضؓ) ۵ ابن حبان (عن ابن عمر رضؓ) ۶ نسائی (عن ابی موسیٰ)

Marfat.com

زیب و زینت

حدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا مجھے اس امر کی خواہش رہتی ہے کہ میرے کپڑے عمدہ ہوں سر میں تیل لگا ہو۔ جوتی بھی اچھی ہو۔ اسی طرح اور بہت سی چیزوں کا اس نے ذکر کیا یہاں تک کہا کہ مجھے خواہش رہتی ہے۔ میرا کوڑا بھی اچھا ہو۔ آپ نے سنکر فرمایا۔ ذلك جمال والله جميل يحب الجمال۔ یہ سب اچھی باتیں ہیں اور خدا اسی لطافت کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے۔

حضرت عبداللہ رضؓ بن عمرؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ تکبر ہے کہ میں عمدہ لباس پہنوں آپ نے فرمایا ہرگز نہیں بلکہ یہ تو خوبصورتی ہے اور خدا اسی خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے سے

سادگی لباس

بہتر سے بہتر لباس آپ نے پہنا۔ مگر سادگی کو ترجیح دی عرب کی دولت قدموں تلے ہوتے ہوئے۔ بے انتہا سادہ لباس زیب بدن ہوتا۔ آنحضرت صلعم کبھی صرف چادر پہنتے کہ کوئی اور کپڑا بدن پر نہ ہوتا تھا اور کبھی آپ ایک چادر تہمد کی پہنتے۔ دوسری چیز بدن پر نہ ہوتی اور اسکے دونوں شانوں کے درمیان گرہ لگاتے ھ اور کبھی جب کہ جسم کے کپڑے تک سائلوں کو عطا فرمادیتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکان کے اندر ایک ہی تہمد کے اندر لپیٹ کر اور دونوں کناروں کو شانوں پر ادھر کا ادھر ڈال کر نماز پڑھتے اور وہی تہمد ہوتا جس میں رات کو آرام فرماتے ۔

ا مستدرک حاکم جلد اول ۲ ابن ماجہ (عن ثابت بن الصامت ۳ بخاری (عن محمد المنکدر) ۴ ابواسلی (عن امیر معاویہؓ) ۵ ابو یعلی (عن امیر معاویہ)

آخیر وقت میں (دادودہش سے اپنے لئے اتنا نہ رکھا کہ، آپ کے جسم اطہر پر صرف ایک موٹی چادر اور ایک پیوند لگا ہوا تہمد رہتا۔

حضرت انس؄ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض اوقات دیکھا کہ ہم کو نماز ظہر ایک چھوٹی چادر میں پڑھائی۔ جس کے کناروں میں آپ نے گرہ دے لی تھی۔[1]

حضرت مصعب بن عمیر؄ جب اسلام نہیں لائے تھے۔ نہایت نازونعم کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے اور نہایت عمدہ جوڑے پہنتے تھے۔ لیکن جب اسلام لائے تو یہ حالت تھی کہ ایک روز جب رسول اللہ صلعم نے آپ کے بدن پر صرف ایک چادر دیکھی جس میں پوستین کے پیوند لگے ہوئے تھے۔ تو آپ کو انکی قدیم حالت یاد آئی۔ چشم عبرت سے آنسو نکل آئے۔[2]

عہد حضرت عمر فاروق میں فتوحات کو بڑی وسعت ہوئی ایک طرف دولت آئی تھی۔ دوسری اس زمانے کی متمدن اقوام سے اختلاط تھا۔ مگر خلفائے راشدین اور صحابہ عیش وطرب کے سامان دیکھتے ہوئے اپنی سادہ لباس وسادہ زندگی کو ترجیح دیتے تھے۔

خود حضرت عمر فاروق؄ خلیفہ رسول اللہ جو کسریٰ وقیصر کے خزانے کے کلید بردار تھے۔ لیکن ان کے لباس کی یہ کیفیت تھی کہ حضرت انس بن مالک؄ کا بیان ہے کہ میں نے زمانہ خلافت میں دیکھا کہ ان کے کرتے کے مونڈھے پر تہ بہ تہ پیوند لگے ہوئے تھے۔[3]

---

[1] ابن ماجہ عن عبادہ بن الصامت [2] اسوہ صحابہ حصہ اول صفحہ ۱۳۱ [3] اسوہ صحابہ جلد ۲ صفحہ ۱۹

حتیٰ کہ آپ جاہ وجلال کے موقعوں پر بھی سادگی قائم رکھتے تھے۔ آپ شام کے دورے کو گئے۔ رملہ پہونچے تو اونٹ پر بیٹھے بیٹھے گاڑھے کی قمیص پھٹ گئی۔ اس لئے وہاں کے پادری کو دیدیا کہ اس کو دھو کر پیوند لگا دے۔ وہ قمیص میں پیوند لگا کر لایا تو اس کے ساتھ خود اپنی طرف سے ایک نئی قمیص بھی دی۔ مگر انھوں نے یہ کہہ کر واپس کر دی کہ میری قمیص پسینہ خوب جذب کر لیتی ہے [1]۔

حضرت علی کرم اللہ وجہٗ لباس نہایت سادہ پہنتے تھے ایک شخص نے دیکھا کہ ان کے بدن پر ایک پھٹی پرانی قمیص ہے۔ جب آستین کھینچی جاتی ہے تو ناخن تک پہنچ جاتی ہے اور چھوڑ دی جاتی ہے۔ تو سکڑ کر نصف کلائی تک آجاتی ہے۔ اسی سادہ لباس میں فرائض خلافت ادا کرنے کے لئے بازاروں میں پھرا کرتے تھے ایک شخص کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ گاڑھے کا تہبند باندھے ہوئے اور گاڑھے کی چادر اوڑھے ہوئے بازار میں پھر رہے ہیں۔ ہاتھ میں درّہ ہے اور لوگوں کو سچائی اور حسن معاملہ کا حکم دے رہے ہیں [2]۔

یہ کیا تھا صرف مسلمانوں کے لئے سبق تھا کہ دولت وعظمت کے ہوتے ہوئے اور عمدہ سے عمدہ بیش قیمت لباس پہننے کی اجازت ہوتے ہوئے سادہ لباس پہننا تقویٰ کے قریب تر ہے۔

زیورات

حضرت حذیفہ کی ہمشیرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے خطبہ دیا۔ اور فرمایا کہ اے عورتو تم چاندی کے زیور کیوں نہیں پہنتیں۔ تم میں جو عورت سونے کے زیور کو نمایاں کرے گی اس پر عذاب

[1] اسوۂ صحابہ جلد ۲ صفحہ ۱۹ [2] اسوۂ صحابہ جلد ۲ صفحہ ۲۱

Marfat.com

کیا جائے گا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ نے ان کے ہاتھ میں سونے کے دو کڑے دیکھے تو فرمایا کہ میں تمہیں اس سے بہتر کڑا نہ بتا دوں کاش تم اسے نکال ڈالتیں اور چاندی کے کڑے بنوا کر زعفران سے رنگ لیتیں تو وہ اس سے بہتر ہوتے۔[1]

حضرت عائشہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہم سونے میں مشک لگا کر استعمال نہ کریں فرمایا اس کو چاندی ہی میں کیوں نہ لگا لو پھر اس کو زعفرانی ہی رنگ لو تو وہ سونے ہی کی طرح ہو جائے گا۔[2]

حضرت اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو عورت سونے کا ہار پہنے گی اس کے گلے میں ویسی ہی آگ کا ہار جہنم میں ڈالا جائیگا اور جو عورت سونے کی بالی پہنے گی۔ اللہ تعالیٰ دوزخ میں قیامت کے دن ویسی ہی بالی اس کے کان میں ڈالدے گا۔

ایک بار حضرت فاطمہ بنت ہبیرہؓ آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ ان کے ہاتھ میں سونے کا چھلا تھا۔ آپ نے دیکھا تو ان کے ہاتھ میں مارنے لگے۔ انھوں نے حضرت فاطمہؓ زہرا سے اس کی شکایت کی انھوں نے اپنے گلے سے سونے کا ایک ہار نکالا اور کہا کہ حضرت علیؓ نے یہ مجھے دیا تھا۔ آنحضرت نے میرے ہاتھ میں اس کو دیکھا تو فرمایا کیوں فاطمہ کیا تم کو یہ اچھا معلوم ہوگا کہ لوگ کہیں کہ رسول اللہ کی صاحبزادی کے ہاتھ میں آگ کا ہار ہے یہ فرما کر آپ مکان سے

---

[1] سنن نسائی کتاب الزینۃ [2] مسند ابن حنبل جلد ۵ ص ۲۵۹

Marfat.com

باہر تشریف لے گئے اور بیٹھے نہیں اس کے بعد حضرت فاطمہ زہراؓ نے اس ہار کو بازار میں فروخت کر ڈالا اور اس کی قیمت سے ایک غلام خرید کر آزاد کر دیا۔

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنے گلے میں سونے کے تار ڈالے رسول اللہ صلعم آئے تو ان کی جانب سے منھ پھیر لیا۔ انھوں نے کہا آپ اس زینت کو نہیں دیکھتے فرمایا مجھے تمہاری زینت سے اعتراض ہے ۔[1]

ابو شیخ سے روایت ہے کہ امیر معاویہؓ نے صحابہ کے ایک مجمع سے کہا کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلعم نے سونے کے استعمال کی ممانعت فرمائی ہے بجز اس کے ٹکڑے استعمال کئے جائیں۔ سب نے کہا بے شک ۔[2]

---

[1] مسند ابن حنبل جلد ۶ صفحہ ۳۱۵ [2] سنن نسائی کتاب الزینۃ۔

باب پنجم

آدابِ طعام

کُلُوا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا — کھاؤ تم پاکیزہ چیزوں میں سے اور کام کرو اچھا۔

اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ وَطَعَامُ — آج د تمام ، پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال کر دیں

الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ حِلٌّ لَّکُمْ وَ — اور اہل کتاب کا کھانا (بشرطیکہ ہمارے یہاں بھی روا

طَعَامُکُمْ حِلٌّ لَّھُمْ (مائدہ) — ہو) تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا انکے لئے حلال ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان کو ہر چیز پر ثواب ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اس لقمہ پر بھی جو وہ اپنے منھ میں رکھتے یا اپنے اہل وعیال کے منھ میں دے۔ آپ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کی عبادت کرو اور، کھانا کھلاؤ۔[1]

[1] عبداللہ ابن عمر۔

Marfat.com

کھانے سے پہلے کے آداب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے چھوٹے چھوٹے لقمے کھاؤ تو ایک تہائی پیٹ کھانے کے لئے ایک تہائی پانی کے لئے ایک تہائی سانس لینے کو ہے۔ یعنی دو حصہ پیٹ کھانے پانی سے بھرے اور ایک حصہ سانس لینے کو خالی رکھے۔

جب تک بھوکا نہ ہو کھانا نہ کھائے۔ کھانے سے پہلے جو چیزیں سنت ہیں۔ ان میں سے بہترین سنت بھوک ہے اس واسطے کہ بھوک سے پہلے کھانا۔ مکروہ بھی ہے اور مذموم بھی۔ جو مسلمان کھانے میں ہاتھ ڈالے اسوقت بھی بھوکا ہو اور کھانے سے ہاتھ کھینچے اسوقت بھی بھوکا رہے وہ وہ طبیب کا ہرگز محتاج نہ ہوگا۔[۱]

جو کچھ حاضر ہو اس پر قناعت کرے اور عمدہ کھانا نہ ڈھونڈے آنحضرت صلعم جو کچھ موجود پاتے اسی کو تناول فرمالیتے تھے[۲] اور جس دسترخوان پر بہت سے ہاتھ ہوتے وہ آپ کو سب سے زیادہ محبوب تھا[۳] آپ نے فرمایا لوگو، مل کر کھانا کھایا کرو الگ الگ نہ کھایا کرو کیونکہ برکت جماعت کے ساتھ ہے[۴] نبی کریم صلعم نے فرمایا کہ میں تکیہ لگائے ہوئے نہیں کھاتا[۵]

---

۱ کیمیائے سعادت صفحہ ۱۳۳
۲ احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۲۸۶
۳ طبرانی (عن جابرؓ)
۴ ابن ماجہ (عن عمر ابن خطابؓ)
۵ ابو داؤد۔

Marfat.com

ہاتھ دھونا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ کھانے سے پیشتر ہاتھ دھونا مفلسی کو دور کرتا ہے۔ اور بعد کھانے کے رنج دور کرتا ہے۔[1]

اسلامی دسترخوان کھانا دسترخوان پہ رکھئے۔ رسول مقبول صلعم ایسا ہی کرتے تھے۔ جب دسترخوان بچھایا جاتا تھا تو آپ یہ دعا زبان مبارک سے فرماتے۔

بسم اللہ اللھم اجعلھا نعمۃ مشکورۃ تصل بھا نعمۃ الجنۃ

دسترخوان پر کسی کے ساتھ کھانا کھاتے تو حسب ذیل آداب کا لحاظ رکھئے۔

(۱) جو شخص۔ سن علم یا پرہیزگاری میں یا اور کسی سبب سے بڑھ کر ہو جب تک کھانے کے لئے ہاتھ نہ بڑھائے تب تک خود بھی کھانے کے لئے ہاتھ نہ بڑھائے۔ (ا و ر) اگر خود سب سے بڑا ہے تو اوروں کو انتظار میں نہ رکھئے۔

(۲) کھانا کھانے میں خاموش رہے۔ یا کلام حکمت اور شریعت وحکایات صحابہؓ میں سے اچھی اچھی باتیں کرنی چاہئیں۔ واہیات و خرافات نہ بکے۔

(۳) اپنے ہم پیالہ کا خیال رکھئے تاکہ خود اس سے زیادہ نہ کھائے بلکہ خود کم کھائے اور ساتھی کو زیادہ کھلانے کی کوشش کرے اور اچھا

---

[1] احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۲

Marfat.com

کھانا اس کے سامنے بڑھائے۔ اگر ساتھی آہستہ آہستہ کھاتا ہے تو اصرار کرے کہ اچھی طرح خوشی سے کھائے مگر تین بار سے زیادہ نہ کہے۔ [۱]

کھانے کے لئے قسم دینے کی ممانعت کی ہے۔ چنانچہ حضرت امام حسنؓ نے فرمایا کہ کھانا اس بات سے سہل زیادہ ہے کہ اس پر قسم دی جائے۔ [۲]

(۴) کھانے میں نیچی نگاہ رکھے دوسروں کے نوالے کو نہ دیکھے اگر لوگ اس کا ادب ملحوظ رکھیں تو اوروں سے پیشتر خود ہاتھ نہ کھینچے اوروں کے مقابلہ میں کم رتبہ کا ہو تو پہلے ہاتھ روکے رکھے تاکہ آخر کو اچھی طرح کھا سکے۔ اگر اچھی طرح نہیں کھا جاسکتا تو عذر بیان کر دے۔

سیدنا حضرت امام جعفر صادق اپنے والد سیدنا حضرت امام محمد باقر سے روایت کرتے ہیں۔ کہ جناب پیغمبر خدا صلعم جب لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے تو سب سے پیچھے کھانے سے فارغ ہوتے۔ [۳]

جس امر سے شرکا طعام کی طبیعت کو کراہت اور نفرت ہو وہ امر نہ کرے۔ برتن میں ہاتھ نہ جھٹکے برتن کی طرف منہ اتنا نہ جھکائے کہ منہ سے جو کچھ نکلے برتن میں گر جائے۔ اگر منہ سے کچھ نکالے تو منہ کو پھیر لے جو نوالہ دانت سے کاٹا ہو اسے برتن میں نہ ڈالے اور گھناؤنی باتیں نہ کہے۔ [۴]

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ وآلہ وسلم

---

[۱] کیمیائے سعادت ۱۳۵ — [۲] احیار العلوم جلد ۲ صفحہ ۷

[۳] مشکوٰۃ — [۴] احیار العلوم جلد ۲ صفحہ ۷

Marfat.com

نے فرمایا کہ جب دسترخوان بچھ جائے تو کسی شخص کو دسترخوان بڑھانے سے پہلے نہ اٹھنا چاہیئے

اور جب تک سب لوگ کھانے سے فارغ نہ ہولیں اسوقت تک ہاتھ نہ کھینچنا چاہیئے۔ اگرچہ سیر ہو جائے۔ اگر ایسا ضروری ہو، تو چاہیئے کہ عذر کردے اس لیئے کہ اس کے ساتھ کھانے والوں کو شرمندگی ہوگی۔ اور وہ شکم سیر ہونے سے پیشتر ہاتھ کھینچ لیں گے۔[1]

اگر طشت میں ہاتھ دھوئے جا رہے ہوں تو لوگوں کے سامنے طشت میں نہ تھوکے جو شخص معزز ہو اسے مقدم کرے۔ اگر لوگ اس کی تنظیم کریں تو مان لے اور داہنی طرف طشت کو گھمائے کلی کرے تو آہستہ سی کرے تاکہ چھینٹ نہ اڑے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اپنے وضو کا پانی اکھٹا کرو خدائے تعالیٰ تمہاری ابتری کو اکھٹا کرے گا۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا ہے کہ ایک طشت میں سب مل کر ہاتھ دھویا کرو۔[2] پھر یہ پانی اکھٹا پھینکا جائے۔

کھانا کھانے کی نشست

آنحضرت صلعم جب طعام تناول فرمانے کیلئے بیٹھتے تو اپنے دونوں زانوں اور قدم پہ بیٹھتے۔ جیسے نمازی بیٹھتا ہے۔ مگر زانوں پر زانون اور قدم پہ قدم ہوتا تھا۔ اور فرماتے تھے کہ میں بندہ ہوں کھاتا ہوں جیسے کہ بندہ کھاتا ہے اور بیٹھتا ہوں جس طرح بندہ بیٹھتا ہے۔[3]

---

[1] مشکوٰۃ [2] احیا العلوم جلد ۲ صفحہ ۷ [3] کیمیائے سعادت صفحہ ۱۳۴

Marfat.com

حضرت عباس نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانا کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیا کرو۔

اللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْہُ [1]

کھانا کھانے کے آداب

فَکُلُوْا مِمَّا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ (الانعام)

کھاؤ اس چیز سے کہ یاد کیا گیا ہے نام اللہ کا اوپر اس کے۔

کھانا کھاتے وقت بسم اللہ کہنا

اول بسم اللہ کہے اور آخر میں الحمد للہ اور زور سے کہے کہ اوروں کو بھی یاد آجائے۔ داہنے ہاتھ سے کھائے نمک شروع کرے اور نمک ہی پر تمام کرے [2]

آنحضرت نے فرمایا کہ اگر کھانے سے قبل اللہ کا نام لینا بھول گیا تو چاہئے کہ بسم اللہ آخر میں کہے [3]

کھانا کھانے کے اسلامی طریقے

چھوٹے نوالے اٹھائے اور خوب چبائے جب تک پہلا نوالہ نہ نگل جائے اس وقت تک دوسرے لقمہ پر ہاتھ نہ بڑھائے کھانے کا عیب نہ بیان کرے اس واسطے کہ حضرت رسول اللہ صلعم کھانے کا ہرگز عیب نہ بیان کرتے اگر اچھا ہوتا تو نوش جان فرماتے ورنہ ہاتھ روک لیتے تھے [4]

---

[1] ترمذی صفحہ ۲۷۷ [2] کیمیائے سعادت صفحہ ۱۳۴ [3] عن عائشہ رضی اللہ عنہا داؤد [4] کیمیائے سعادت ۱۳۴۔

Marfat.com

گرم کھانا

آنحضرت صلعم گرم کھانا نہ کھاتے اور فرماتے کہ اس میں برکت نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ نے ہم کو آگ نہیں کھلائی سو اس کو ٹھنڈا کر لو۔ اور آپ اپنے قریب سے کھایا کرتے[۱] اور تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے[۲] اور بعض اوقات چوتھی سے سہارا لیتے۔

ثرید کو پیالے کے بیچ سے نہ کھائے کنارے سے اور ارد گرد سے توڑ توڑ کر کھانا چاہیئے۔ جب آپ گوشت کھاتے تو سر مبارک اس کے لئے نہ جھکاتے بلکہ اس کو منھ کے پاس لاکر دانت سے کاٹتے[۳]

روٹی پر پیالہ وغیرہ نہ رکھتے۔ اگر سالن ہے تو مضائقہ نہیں۔

آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ روٹی کی تعظیم کرو۔ خدائے تعالیٰ نے اس کو آسمان کی برکتوں سے اتارا ہے اور روٹی سے ہاتھ نہ پوچھو کہ بے ادبی ہے[۴]

فواکہات

میوہ طباق میں رکھا ہو تو ہر طرف سے اس میں سے لے کر کھایا جا سکتا ہے۔ خرما، زردآلو یا جو چیز شمار کرنے کے لائق ہو تو طاق کھائے (۷، ۱۱، ۲۱)

دودھ کس طرح پینا چاہیئے

دودھ پیئے تو ذیل کی دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ[۵]

عمر بن حرملہ کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید آنحضرت صلعم کے ہمراہ حضرت

[۱] طبرانی ابی ذر [۲] مسلم بروایت کعب بن مالک [۳] بروایت حضرت علی [۴] ابن ماجہ بروایت صفوان بن امیہ [۵] ترمذی ابو داؤد۔

میمونہ کے پاس گئے تھے۔ وہ حضرت صلعم کے واسطے دودھ لائیں۔ آپنے پیا
میں اس وقت جانب راست اور خالد آپ کے جانب چپ تھے۔ مجھے آنحضرت
صلعم نے اپنا بچا ہوا دودھ دیکر فرمایا کہ یہ حق تو تیرا ہی ہے۔ لیکن
اگر تو چاہے تو خالد کو بھی دیدے۔ میں نے آپ کا بقیہ کسی کو دینا گوارا
نہ کیا۔ اس وقت آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کھانا کھلادے۔ تو یہ کہنا
چاہئے کہ الٰہی اس کھانے میں ہم کو برکت دے اور اس سے بہتر ہم کو کھلا
اور جو شخص دودھ پلائے تو کہے کہ الٰہی اس دودھ میں برکت دے اور
اور اس دودھ سے زیادہ دودھ دے "
پھر آپ نے فرمایا کہ کوئی چیز سوائے دودھ کے ایسی نہیں ہے جیسے
کہ دودھ بجائے کھانے اور پینے کے کفایت کرے "

کھانا کھانے کے بعد کے آداب

پیٹ بھرنے سے پہلے کھانے سے ہاتھ روک دینا چاہئے
اور روٹی کے ٹکڑے چن لے۔ حدیث شریف میں آیا ہے جو ایسا کریگا
اس کے عیش میں وسعت ہوگی [1] اور اس کی اولاد بے عیب اور بے سلامت
رہے گی۔ اور برتن کو انگلی سے صاف کر کے خلال کرے۔ جو ذرات دانتوں
میں اٹک گئے ہوں ان کو لوگوں کی نگاہ بچاکر دانتوں سے علیحدہ کر دے اور
کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکَفَانَا وَاٰوَانَا وَھُوَ سَیِّدُنَا وَمَوْلَانَا

[1] بخاری ومشکوٰۃ کتاب الاطعمہ

سورۃ قل ہو اللہ اور سورۃ لایلاف بھی پڑھے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دستر خوان اٹھایا جاتا تو آپ یہ فرماتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا[1]

دستر خوان پر سے نہ اٹھے جب تک کہ اول دستر خوان نہ بڑھایا جائے[2]

ہاتھ دھونا جب ہاتھ دھونے لگے تو صابون یا کھل بائیں ہاتھ میں لے پہلے داہنے ہاتھ کی انگلیوں کے سرے پر ملے اور دھولے پھر انگلی اور ہونٹ اور دانت اور تالو پر خوب ملے اور انگلیوں کو دھولے پھر ہونٹ دھوئے[2] اور کلی کرے۔

دعوت حضرت عبداللہ بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلعم میرے والد کے مکان پر رونق افروز ہوئے۔ اور کھانا اور کھجوریں تناول فرمائیں اور پانی پیا جب آپ سوار ہونے لگے پھر میرے والد نے آپ کی سواری کی لگام پکڑی اور عرض کیا کہ ہمارے لئے دعا فرمایئے۔ تب آپ نے فرمایا[3]

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ۔

جو شخص دعوت کرتا ہے اس کے واسطے سنت ہے کہ صالحوں کے سوائے اور لوگوں کو نہ بلائے۔ اس واسطے کہ کھانا کھلانا قوت بڑھاتا ہے

---

[1] احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۶ [2] کیمیائے سعادت

[3] مشکوٰۃ باب الدعوات۔

آداب طعام

رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ وہ طعام ولیمہ سب کھانوں سے بدتر ہے جس کے لئے امیروں کو بلایا جائے اور فقرار کو محروم رکھا جائے۔

اور فرمایا تم لوگ دعوت کرنے میں بھی گناہ کرتے ہو۔ ایسے شخص کو بلاتے ہو جو نہ آئے۔ اور جو آنیوالا ہے اسے چھوڑ دیتے ہو۔ چاہیئے کہ بیگانوں اور نزدیک کے دوستوں کو نہ بھولے۔

(۱) دعوت کرنے سے ہونگ اور برائی کا ارادہ نہ کرے۔

(۲) فقرار کی راحت کا خیال کرے۔

(۳) جس کو جانے کہ دعوت قبول کرنا اسے دشوار ہے اسے نہ بلائے۔

(۴) جو شخص دعوت قبول کرنے میں رغبت نہ کرے۔ اس کی دعوت نہ کرے۔

(۵) امیر و غریب کے ساتھ یکساں برتاؤ کرے۔

رسول مقبول صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مہماندار نہیں اس میں خیر نہیں فرمایا مہمان کے واسطے تکلف نہ کرو اس واسطے کہ جب تکلف کرو گے تو اس کے ساتھ دشمنی رکھو گے اور جو شخص مہمان سے دشمنی رکھتا ہے وہ خدا کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے اور جو خدا سے دشمنی رکھتا ہے خدا اس سے دشمنی رکھتا ہے۔

(۱) اگر کوئی غریب مہمان آپہنچے تو اس کے واسطے قرض لے کر تکلف کرنا درست ہے۔

Marfat.com

(۲) دوستوں کے واسطے جو ایک دوسرے کی ملاقات کو جاتے ہیں تکلف نہ چاہیئے اس واسطے کہ تکلف کرتے کرتے محبت جاتی رہے گی ۔[۱]

(۳) حضرت ابی ہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ مہمانی تین دن ہے سوائے اس کے صدقہ ہے ۔[۲]

(۴) جناب ابو شریح عدوی کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے" اور مہمان کو یہ یہ حلال نہیں کہ میزبان کے یہاں (اتنا) ٹھیرے کہ اس کو گناہ گار کرے کہا کیونکر اس کو گناہ گار کرے گا۔ فرمایا اس کے پاس ٹھیرا رہے اور وہ کوئی شئے نہ رکھتا ہو۔ جس سے مہمانی کرے ۔[۳]

دعوت میں حاضر ہونا

دعوت میں جلد آئے میزبان کو منتظر نہ رکھے، اپنی جگہ (خود) نہ بیٹھے، جہاں میزبان کہے وہاں بیٹھے اگر مہمان مقام صدر میں اسے بٹھالیں تو فروتنی کرے۔ عورتوں کے حجرے کے برابر نہ بیٹھے جہاں سے کھانا لایا جائے ادھر ادھر بہت نہ دیکھے۔ جب بیٹھے تو جو شخص قریب تر ہے اس کی مزاج پرسی کرے اگر کوئی امر خلاف شرع دیکھے تو انکار کرے اگر اس امر کو منع نہ کرسکے تو وہاں سے اٹھ جائے۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا ہے کہ اگر چاندی کی سرمہ دانی

---

[۱] کیمیائے سعادت [۲] ابو داؤد [۳] نسائی

Marfat.com

بھی دیکھے تو چاہئے کہ اٹھ کھڑا ہو، اگر مہمان قیام کرنا چاہئے تو میزبان کو چاہئے، کہ مہمان کو قبلہ اور طہارت کی جگہ ضرور بتا دے۔

کھانا رکھنے کے آداب کھانا سامنے رکھنے میں جلدی کرے یہ امر مہمان کے اکرام میں سے ہے تاکہ مہمان کھانے کا انتظار نہ کھینچے اگر بہت لوگ آچکے ہوں اور دو ایک باقی رہے ہوں تو حاضرین کی رعایت اولی تر ہے۔ میوہ کھانا کھانے سے پہلے لائے اور دسترخوان کو ترکاری سے خالی نہ رکھے۔ اس واسطے کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ دسترخوان پر جب ہری چیز ہوتی ہے تو ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔ اور اچھا کھانا آگے رکھنا چاہئے تاکہ اس سے آسودہ ہو جائیں ثقیل غذا آگے نہ رکھے یہ امر مکروہ ہے

اذا طعمتم فانتشروا ولا مستانسین (الحدیث)

کھا کر چلے جاؤ بیٹھے باتیں نہ بناؤ۔

ضیافت خانہ سے باہر آنے کے آداب مہمان میزبان کی اجازت سے رخصت ہو۔ اور میزبان کو چاہئے کہ اپنے گھر کے دروازے تک مہمان کے ساتھ آئے کہ جناب سرور کائنات ایسا ہی کرتے تھے۔ اور چاہئے کہ میزبان اچھی بات کہے اور کشادہ پیشانی رہے اگر مہمان اس سے قصور دیکھے تو معاف کرے حسن خلق سے چھپائے کہ حسن خلق بسا تقربات سے بہتر ہے [1]

---

[1] کیمیائے سعادت صفحہ ۱۴۱

باب ششم

اسلامی شادی کے آداب

فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ (النساء)

اسلام میں شادی کی غرض یہ ہے کہ خداوندی قانون میں رہکر انسان عفت اور عصمت کا تحفظ اور اخلاق کی حفاظت کرے تاکہ سوسائٹی میں وہ سرخرو رہے اس رشتۂ ازدواج سے ہی محبت وسکینت اور مودت ورحمت کے چشمے ابلنے لگتے ہیں۔ چنانچہ اس طرف اس حدیث میں اشارا ہے۔

مَنْ اَرَادَ اَنْ يَلْقَى اللهَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ

جو اللہ سے پاک ملنا چاہے اسکو شریف عورتوں سے شادی کرنی چاہئے

(مشکوٰۃ کتاب النکاح)

اسی کی رب العزت نے بھی آیت بالا میں ترغیب دی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ انبیا کی تین سنتیں ہیں حیا وشرم اور بعض روایت آیا ہے ختنہ کرنا اور خوشبو لگانا مسواک کرنا اور نکاح کرنا (عن ابی ایوب مشکوٰۃ)

Marfat.com

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اے گروہ جوانان جو شخص تم میں سے طاقت رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ نکاح کرے کہ اس سے آنکھ نیچی رہتی ہے[۱]۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ عابد کی عبادت پوری نہیں ہوتی جب تک کہ شادی نہ کرے[۲]۔

آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ان عورتوں سے شادی کرو جن کی اولاد زیادہ ہو اور محبت زیادہ کریں۔ تاکہ میں تمہاری کثرت کے سبب فخر کرسکوں حضرت عمر فاروقؓ نکاح بہت کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں صرف اولاد کے لئے نکاح کرتا ہوں[۳]۔

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ	اور مسلمان پاکدامن عورتیں اور ان میں سے پاکدامن عورتیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے۔ نکاح کے لئے روا ہیں، بشرطیکہ ان کے مہر انکے حوالے کردو اور، تمہارا ارادہ

ان کو قید نکاح میں لانے کا ہو نہ کھلا بدکاری کرنے کا اور نہ چوری چھپے آشنا بنانے کا۔ مائدہ،

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ	اور وہ لوگ بچے رہیں جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے۔ یہاں تک کہ اللہ انھیں اپنے فضل سے مالدار کردے اور مشرک عورتیں جبتک ایمان نہ لائیں ان سے نکاح نہ کرو اور شرک کرنے والی عورت کیسی ہی تمکو بھلی دکھیں، نہ لگے اس سے مسلمان لونڈی بہتر اور مشرک

---

[۱] مشکوٰۃ۔ [۲] مشکوٰۃ دعن معقلؓ [۳] احیاء العلوم ج ۲ صفحہ ۲۷ نوالعبد

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِکٍ وَّلَوْ اَعْجَبَکُمْ اُولٰٓئِکَ یَدْعُوْنَ اِلَی النَّارِ وَاللّٰہُ یَدْعُوْٓا اِلَی الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ وَیُبَیِّنُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ (سورۃ بقرع ۱۱)

جب تک ایمان نہ لے آئیں اپنی عورتیں ان کے نکاح میں نہ دو اور مشرک تم کو کیسا ہی بھلا دکھیوں نہ معلوم ہو اس سے غلام بہتر ہے یہ مشرک تو لوگوں کو دوزخ کی طرف بلاتے ہیں۔ اور اللہ اپنی عنایت سے بہشت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے اور اپنے احکام لوگوں سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ ہوشیار رہیں۔

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ذٰلِکَ اَدْنٰٓی اَلَّا تَعُوْلُوْا الخ

اگر تم کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف قائم نہ رکھ سکو گے تو اپنی مرضی کے مطابق دو دو اور تین تین اور چار چار عورتوں سے نکاح کر لو۔ لیکن اگر تم کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ کئی بیویوں میں برابری کے ساتھ برتاؤ نہ کر سکو گے تو اس صورت میں ایک ہی بی بی رکھنا، یا جو لونڈی تمہارے قبضہ میں ہو اسی پر قناعت کرنا، غیر منصفانہ برتاؤ سے بچنے کے لئے یہ تدبیر زیادہ قرین مصلحت ہے۔

اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِکَةً وَّالزَّانِیَةُ لَا یَنْکِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِکٌ وَحُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ (النور ع ۱)

بدکار مرد بدکار یا مشرک عورت سے ہی نکاح کریگا اور بدکار عورت سے وہی مرد نکاح کریگا جو بدکار یا مشرک ہو۔ اور ایمانداروں کو یہ کام (یعنی زنا کاروں سے نکاح کرنا) حرام ہے۔

اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ اُولٰٓئِکَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ لَهُمْ

گندی عورتیں گندے مردوں کے لئے ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لئے اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے اور پاک مرد پاک عورتوں

Marfat.com

مَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ ہ کیلئے۔ یہ لوگ ان باتوں سے پاک ہیں جو وہ (یعنی گندے واہیات لوگ بکتے (پھرتے) ہیں انکے لئے آخرت میں خدا کی طرف سے بخشش اور عزت کی روزی ہے (النور ۳)

عقد بیوگان

وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصَّالِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَائِکُمْ ط اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِھِمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ وَلْیَسْتَعْفِفِ الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ نِکَاحًا حَتّٰی یُغْنِیَھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ۔

اور جو تم میں بے خاوند والی عورتیں ہیں۔ ان کا نکاح پڑھا دو اور تمہاری لونڈی اور غلاموں میں سے جو نکاح کے لائق ہوں ان کا بھی نکاح پڑھا دو اگر اگر یہ محتاج ہوں گے تو اللہ اپنے فضل سے ان کو مالدار کر دیگا۔ اللہ تعالیٰ گنجائش والا بہت جانتا ہے اور جو نکاح کرنے کا مقدور نہیں رکھتے ہیں (حرام کاری سے) بچے رہیں یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل سے ان کو مالدار کر دے (النور ع ۴)

حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ بیوہ تھیں۔ ان سے آنحضرت صلعم نے عقد فرمایا۔ آنحضرت صلعم کی پھوپی زاد بہن حضرت حمنہ جو ام المومنین حضرت زینب بنت جحش بن رباب کی چھوٹی بہن تھیں۔ ان کا پہلا عقد مصعب بن عمیر رض سے ہوا۔ پھر دوسرا نکاح طلحہ بن عبد اللہ سے ہوا۔ ایسے ہی جناب اسماء بنت عمیس جو حضرت جعفر طیار رض (برادر حضرت علی کرم اللہ وجہ) کے عقد میں آئیں۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رض سے نکاح ہوا جب حضرت صدیق اکبر کا انتقال ہو گیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہ نے حضرت اسماء سے نکاح فرمایا اہل بیت کرام میں سے حضرت بی بی فاطمہ ثانی بنت حضرت امام حسین رض کا نکاح اول حضرت حسن بن مثنیٰ ابن حضرت امام حسن ع سے ہوا۔ ان کے بعد

Marfat.com

عبداللہ بن عمر و بن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ ان کی چھوٹی بہن حضرت سکینہ بنت امام حسین علیہ السلام کا عقد عبداللہ بن حسن بن علی کرم اللہ وجہ سے ہوا۔ اس کے بعد مصعب بن زبیر سے ہوا۔ ان کے انتقال کے بعد عبداللہ بن عمر بن حکیم بن حزام سے نکاح ہوا۔

محرمات

وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا (النساء رکوع ۳)

اور جن عورتوں کو تمہارے باپ دادا نکاح میں لائے ان سے تم نکاح نہ کرو مگر جو ہو چکا بے شک یہ کام بے حیائی اور غضب کا ہے اور برا طریق ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ؗ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ؗ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (النساء رکوع ۴)

(مسلمانوں، تم پر حرام ہیں تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں بھتیجیاں اور بھانجیاں اور وہ عورتیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا اور دودھ شریک بہنیں اور جوروں کی مائیں اور جوروں کی بیٹیاں جو تمہاری پرورش میں ہیں۔ جن سے تم صحبت کر چکے لیکن اگر تم نے ان سے صحبت نہیں کی تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ اور تمہارے نطفے سے جو بیٹے ہیں ان بیبیاں اور دو دو بہنوں کا (نکاح میں) اکٹھا کرنا۔ مگر جو گذر چکا۔ (اس کا گناہ اب تم پر نہیں) بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

Marfat.com

جاریہ سے نکاح

وَمَنْ لَّمْ یستطع منکم طولاً ان ینکح المحصنات المومنات فمن ماملکت ایمانکم من فتیاتکم المومنات واللہ اعلم بایمانکم بعضکم من بعض فانکحوھنّ باذن اھلھن واٰتوھن اجورھن بالمعروف محصنات غیر مسافحات ولا متخذات اخدان ج (النساء)

اور تم میں سے جس کو آزاد مسلمان بیویوں سے نکاح کرنے کا مقدور نہ ہو تو مسلمان لونڈیاں جو تمہاری ملکیت میں ہوں خیر ان ہی سے نکاح کر لو۔ اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے تم سب ایک ہی ہو۔ پس لونڈیوں کے مالکوں کی اجازت سے ان کے ساتھ نکاح کر لو۔ اور دستور کے مطابق ان کے مہران کے حوالے کرو۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ لونڈیاں پاک دامن ہوں۔ نہ تو علانیہ بدکار ہوں اور نہ پوشیدہ آشنائی کرنے والیاں ہوں۔

پیغام شادی

ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شادی کا پیغام بھیجا ان کے والد کا انتقال ہو چکا تھا۔ اس لئے خود تمام مراحل طے کئے[1]۔

آنحضرت صلعم کی صاحب زادی حضرت فاطمہ زہرا کی شادی کا پیغام اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے دیا۔ آپ نے فرمایا جو حکم خدا کا ہو گا۔

پھر حضرت عمر فاروق رضؓ نے جرات کی ان کو بھی آپ نے کچھ جواب نہ دیا جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے درخواست کی تو آپ نے حضرت فاطمہ

---

[1] سیرت النبیؐ جلد اوّل صفحہ ۱۳۶، ۲۶

Marfat.com

زہراؓ کی مرضی دریافت کی وہ چپ رہیں۔ یہ ایک طرح کا اظہار رضا تھا۔[۱]

نکاح سے پیشتر دیکھنا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کے دل میں کسی سے نکاح کرنے کا خیال دل میں ڈالے تو چاہیئے کہ اس کو دیکھ لے اس لئے کہ دیکھ لینا الفت طرفین کے لئے شایان تر ہے۔[۲]

اعلان نکاح

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کا اعلان کرو۔ اور مسجدوں میں نکاح پڑھاؤ اور دف بجاؤ۔[۳]

شرائط نکاح

(۱) ولی کی اجازت اور اگر عورت کا ولی نہ ہو تو حاکم کا اذن اس کا قائم مقام ہے۔

(۲) عورت کا راضی ہونا بشرطیکہ بالغ ہو۔ اور عمر رسیدہ ہونا گوارہ ہو۔ اور اگر باپ خواہ دادا کے سوا اور کوئی اس کے عقد کا متولی ہو۔

(۳) دو گواہوں کا موجود ہونا جو بظاہر عادل ہوں۔

(۴) ایجاب اور اس کے ساتھ ہی قبول کا ہونا اور ان میں یہ قید ہے کہ بلفظ نکاح و تزویج یا کوئی اور لفظ جو ان معنوں میں ہو ایجاب ہو اور اسی طرح قبول ہو اور ایجاب و قبول میں دو مرد بالغ عاقل ہوں عورت نہ ہو۔ اور مردوں میں خود شوہر ہو یا ولی یا دونوں کے وکیل بھی ہوں کفایت کرتا ہے

---

[۱] سیرت النبی جلد اول صفحہ ۶۰۳، [۲] ابن ماجہ دعن محمد بن مسلم لبند ضعیف [۳] مشکوٰۃ۔

Marfat.com

(۵) نکاح سے پہلے خطبہ ہو اور ایجاب و قبول کے ساتھ حمد و نعت ہو۔ مثلاً ولی عقد یوں کہے کہ:۔

الحمد للہ والصلوٰۃ علیٰ رسولہ میں نے اپنی اپنی لڑکی کا نکاح تجھ سے کیا اور شوہر کہے کہ:۔

الحمد للہ والصلوٰۃ علیٰ رسول اللہ میں نے اس کا نکاح اس مہر کے عوض قبول اور مہر تھوڑا ہونا چاہئے۔

(۶) حمد و نعت خطبہ سے پیشتر بھی مستحب ہے۔

(۷) اور مستحب یہ ہے کہ نکاح مسجد میں اور ماہ شوال میں کیا جائے [۱]

رخصتی سرکار دو جہاں کی چہیتی بیوی کی رخصتی یہ تھی کہ مدینہ کی انصاری خواتین حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کو لینے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے گھر آئیں ام رومان رضؓ نے حضرت صدیقہ کو آواز دی وہ اس وقت اپنی سہیلیوں کے ساتھ ہنڈولہ میں جھول رہی تھیں آواز سنتے ہی ماں کے پاس آئیں۔ ابھی تک حضرت عائشہ رضؓ کو اس واقعہ کی خبر نہیں۔ ام رومان حضرت عائشہ رضؓ کا ہاتھ پکڑ کر دروازے تک لائیں۔ وہاں منھ دھلا کر حضرت عائشہ رضؓ کو اس کمرہ میں لائیں جہاں انصار کی عورتیں ان کے انتظار میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب اندر داخل ہوئیں تو ان عورتوں نے ان الفاظ میں مبارکباد دی [۲]

علی الخیر والبرکۃ   فبھا رانا بخیر وبلبرکت

---

[۱] احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۲۷ [۲] سیرت عائشہ صدیقہ رضؓ

Marfat.com

آداب مُباشرت

نساءکمْ حرث لکمْ فاتوا حرثکمْ انی شئتمْ

(مسلمانو، تمہاری بیبیاں (گویا) تمہاری کھیتیاں ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو آؤ ۔ ل)

نکاح کے بعد شب زفاف میں بیوی کا قرب حاصل ہو تو یہ پڑھو۔

اللّٰھمّ انی اسئلک خیرھا وخیر ماجبلتھا علیہ واعوذ بک من شرھا ومن شر ماجبلتھا علیہ۔

صحبت کے وقت یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللہ اللّٰھُمَّ جنبنا الشیطان وجنب الشیطان مارزقنا

بسم اللہ خداوندا ہم سے شیطان کو دور رکھ اور اس سے بھی شیطان کو دور رکھ جو تو ہمارے لئے نصیب کرے ۔ ل

جب ایک بار صحبت کر چکے اور دوبارہ کا قصد ہے تو چاہئے کہ اپنا بدن دھو ڈالے۔

بحالت جنب کوئی چیز نہ کھائے پیشتر وضو کرے اور سونے سے پہلے بھی وضو کر لینا چاہئے اگرچہ جنب رہے گا لیکن سنت یہی ہے اور غسل سے پیشتر بال نہ منڈوائے اور ناخن نہ کٹوائے ۔ ع

قبلہ کی طرف رخ نہ ہونا چاہئے آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ مرد کو نہ چاہئے کہ اپنی عورت پر جانوروں کی طرح گرے بلکہ صحبت سے پہلے

ل عن ابن عباس صحیح ۔ ع کیمیائے سعادت صفحہ ۱۸۱ و حجۃ البالغہ ۔

Marfat.com

قاصد ہوتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ قاصد کیا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ بوسہ ہے۔

بوقت فراغت اس آیت کریمہ کا خیال رکھئے۔

الحمد اللہ الذی جعل من الماء بشراً فجعلہ نسباً وصھراً

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہ اور حضرت ابوہریرہ اور حضرت معاویہؓ نے روایت کی ہے۔ کہ چاند رات اور پندرھویں شب اور مہینہ کی اخیر رات کو خلوت کرنا مکروہ ہے۔

حالت حیض میں صحبت سے اپنے تئیں بچائے رکھئے اور حیض کے بعد غسل سے پیشتر بھی صحبت نہ کرنا چاہیئے۔

ولیمہ طعام ولیمہ کی صورت آنحضرت صلعم کی یہ تھی کہ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ آپ نے عقد فرمایا۔ تو ولیمہ میں جو کچھ کھانا صحابہ کے سامنے پیش فرمایا۔ اور حضرت زینب بنت جحش رضہ کے عقد پر ایک بکری کا گوشت اور روٹی طعام ولیمہ تھی۔ اور حضرت صفیہؓ کے عقد پر سب صحابہ نے اپنا اپنا کھانا ایک جگہ جمع ہو کر کھایا اور یہ بھی ہے کہ آپ سے خرمے اور ستو سے ولیمہ کیا۔[1]

یہ اس ذات مقدس وگرامی کے ولیمہ مبارک کے واقعات ہیں جو دنیا کا سب سے بڑا انسان اور عرب وعجم کا مالک اور جن کے قدموں تلے کسریٰ و قیصر روم کی دولت تھی۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم۔ نے حضرت

[1] اصحاب سنن اربعہ بروایت انس ومسند۔

عبدالرحمٰن بن عوفؓ پر زردی کا نشان دیکھا اور پوچھا کہ کیا ہے انھوں نے عرض کیا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے اور مہر خرمہ کی گٹھلی کے برابر سونا ٹھہرا ہے۔

مقدار مہر ابوسلمہ کا بیان ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ سے دریافت کیا کہ نبی صلعم کا مہر کتنا تھا۔ فرمایا حضور صلعم کا مہر بیویوں کے لئے ۱۲ اوقیہ اور نش تھا۔ یعنی پانچسو درہم جس کے قریباً سو روپے ہوئے۔ اس مقدار مہر کا آج کے مقدار مہر سے مقابلہ کرو جو ہندوستان میں جاری ہے۔ جس کی تقلیل خاندان کی تذلیل سمجھی جاتی ہے۔ لیکن کیا کوئی خاندان اسلام خاندان ابوبکر صدیقؓ سے زیادہ شریف اور افضل ہو سکتا ہے یا کوئی مسلمان لڑکی صدیقہ کبریٰؓ سے زیادہ گراں پایہ ہے "۔

ام المومنین حضرت ام حبیبہ سے روایت ہے کہ پہلے آپ عبداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں۔ وہ سرزمین حبشہ میں انتقال کر گئے تو نجاشی نے آپ کو نبی صلعم کی زوجیت میں دیدیا۔ اور۔ (حضور سے استفسار کئے بغیر) آپ کا مہر چار ہزار درہم مقرر کر دیا۔ اور رسول اللہ صلعم کی خدمت میں شرجیل بن حسنہ (نامی شخص) کے ساتھ آپ کو بھیج دیا۔[۲]

جناب سرور کائنات صلعم کی دختر حضرت فاطمہ زہراؓ جن کی عمر ۱۵ سال پانچ ماہ کی تھی۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے اپنی شادی کی درخواست پیش کی تو حضور صلعم نے حضرت فاطمہ کی مرضی دریافت کی آپ

---

[۱] مشکوٰۃ [۲] ابوداؤد و نسائی (مشکوٰۃ)

Marfat.com

خاموش رہیں۔

اس کے بعد آنحضرت نے حضرت علی سے دریافت کیا تمہارے پاس مہر میں دینے کیلئے کیا ہے۔ حضرت علی نے فرمایا کچھ نہیں۔ حضور اکرمؐ نے ارشاد کیا کہ وہ خطیبہ زرہ کیا ہوئی حضرت علی نے کہا وہ زرہ موجود ہے۔ حضور نے فرمایا بس وہ کافی ہے۔ حضرتِ علی رضؓ نے اس زرہ کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ ۴۸ درہم پر فروخت کرکے اس کی قیمت حضور اقدس کے سامنے پیش کی آنحضرت صلعم نے بلال رضؓ کو حکم دیا کہ بازار سے خوشبو لائیں ؎۱ اور مہاجرین و انصار کو مسجد میں جمع کیا۔ اور خود سرکار دو عالم نے خطبہ پڑھا۔ اور منجانب حضرت خاتون جنت کے ولی کی حیثیت سے خود مراتب ایجاب وقبول انجام دیئے۔ اس کے بعد چھوارے تقسیم کئے گئے نکاح کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہ باہر کے کاموں کے ذمہ دار تھے اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اندر کے اہتمام میں مصروف تھیں نکاح کے بعد خاتون جنت کو ام ایمن کے ہمراہ حضرت علیؓ کے گھر بھیج دیا۔

جہیز حضرت نبی کریم کی جگر گوشہ حضرتِ فاطمہ زہرہ کے جہیز میں صرف دو بازو بند نقرئی ایک چادر جو سارے بدن کے لائق نہ تھی۔ بان کی چارپائی، چمڑے کا گدا جس کے اندر روئی کے بجائے کھجور کے پتے تھے۔ ایک چھاگل۔ دو مٹی کے گھڑے، ایک مشک دو چکیاں۔ موٹے کتان کی دو نہالیاں ؎۲ یہ شہنشاہ دو عالم نے جناب سیدہ کو جہیز دیا تھا جناب خاتون

؎۱ نسائی باب النکاح ؎۲ روضۃ الاحباب

جنت حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دختر نیک اختر انھیں۔ جن کی تجارت کی وسعت وسرمایہ تمام قریش کے تجار کے برابر تھا۔ حضرت خدیجہ کے اس سرمایہ کو مسلمانوں پر صرف کر دیا گیا تھا اور اپنی بیٹی کے لئے نہیں رکھا گیا تھا۔

مبارکباد دولھا کو مبارک باد دینا مستحب ہے۔ جو شخص اس کے پاس آوے تو یوں کہے۔

بارك الله لك وبارك	اور تجھ پر برکت کرے اور تم دونوں
عليك وجمع بينكما فى خير	کا خیر کے ساتھ اتفاق کرے [۲]

جناب ربیع بنت معوذ رضؓ روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت میرے پاس شب زفاف کی صبح تشریف لائے۔ اور میرے بستر پر بیٹھ گئے ہماری چند لونڈیاں اپنے اپنے دف بجاتی تھیں اور جو لوگ میرے خاندان کے بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ ان کا ذکر کر رہی تھیں۔ یہاں تک کہ ایک نے ان میں سے کہا کہ ہم میں وہ نبی ہیں کہ جو بات کل ہو گی۔ اس کو جانتے ہیں۔ آنحضرت صلعم نے اس کو فرمایا کہ اس بات سے خاموش رہو اور جو پہلے کہہ رہی تھی وہی کہو [۳]

دعا برائے اولاد حضرت زکریا علیہ السلام نے اولاد کے لئے دعا کی تھی چنانچہ اولاد ہونے کی تمنا کرنا اور دعا مانگنا حضرت زکریاؑ کی سنت ہے۔

---

[۱] طبقات ابن سعد [۲] ابو داؤد ترمذی [۳] احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۴۳

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ (آل عمران ۴۶)	(حضرت زکریا دعا کرتے ہیں) اے میرے رب مجھ کو اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا کر بیشک تو سننے والا دعا کا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جن نیکیوں کا ثواب منقطع نہیں ہوتا ان میں سے ایک اولاد بھی ہے کہ باپ کی موت کے بعد اس کی دعا برابر رہتی ہے۔ اور باپ کو پہنچتی ہے[1]

سورۂ آل عمران میں ہے کہ اولاد دنیا کی زینت اور رونق ہے"

پیدائش اولاد بچہ پیدا ہونے کے بعد سب سے پہلے نہلا دھلا کر داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنی چاہیے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کے کوئی بچہ ہو اور وہ اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہے تو اس بچے سے مرض ام الصبیان ہٹا رہے گا[2]

جناب رافع اپنے باپ سے راوی ہیں کہ انھوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلعم کو دیکھا۔ کہ حضرت امام حسن علیہ السلام حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں پیدا ہوئے تو آپ نے ان کے کان میں اذان کہی تھی۔

تحنیک اذان دینے کے بعد تحنیک مستحب ہے۔ یعنی کھجور وغیرہ چبا کر بچے کے تالو میں لگانا۔

---

[1] کیمیائے سعادت صفحہ ۲۴۴، [2] ابو یعلیٰ (عن حسین بن علیؓ)

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضؓ فرماتی ہیں کہ قباء نزد مدینہ، میں عبداللہ بن زبیر مجھ سے پیدا ہوئے میں نے ان کو آنحضرت صلعم کی گود میں دیا آپ نے ایک خرما منگا کر چبایا اور لعاب مبارک عبداللہ کے منھ میں چٹا دیا اور خرما اس کے تالو میں ملا۔ اور دعا برکت فرمائی ۔[۱]

عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلعم کان لوتی بالصبیان فیبرك علیھم ویحنکھم

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم کے یہاں بچے لائے جاتے تھے۔ آپ ان کے حق میں برکت کی دعا فرمایا کرتے تحنیک کیا کرتے تھے۔

نام رکھنا

قال رسول اللہ صلعم من ولد له ولد فلیحسن اسمه

رسول اکرم نے فرمایا جس کے اولاد پیدا ہو اس کو چاہئے کہ اس کا اچھا نام رکھے

اور فرمایا کہ جب تم اپنی اولاد کے نام رکھو تو ایسے رکھو جن میں اول جز عبد ہو۔[۲]

أحبُّ الاسماء الی اللہ عبداللہ وعبدالرحمٰن[۳]

للہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پیارے نام عبداللہ و عبدالرحمٰن ہیں[۳]

اور فرمایا کہ

سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی

میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت مت رکھو[۴]

---

[۱] احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۵۸ [۲] طبرانی [۳] مسلم عن ابن عمرؓ [۴] بخاری، مسلم، عن جابرؓ

Marfat.com

ایک شخص کا نام ابو عیسیٰ تھا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تو باپ نہ تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ابو عیسیٰ نام رکھنا مکروہ ہے اور جو بچہ کہ پیدا نہ ہوا اور ایام معین سے پہلے ہی گر جائے تو اس کا بھی نام رکھنا چاہیے[1]

آنحضرت نے فرمایا تم قیامت کو اپنی ماؤں اور اپنے آبا کے نام سے پکارے جاؤ گے تو اپنے نام اچھے رکھا کرو[2]

جس شخص کا نام برا ہو اس کو بدل ڈالنا مستحب ہے۔ آنحضرت نے عاص کا نام عبداللہ سے بدل دیا تھا[3]

اور حضرت زینبؓ کا نام برہ تھا۔ پس آپ نے فرمایا کہ اپنے آپ کو اچھا کہتی ہے (لہذا) ان کا نام زینب فرمایا[4]

اور اسی طرح افلح اور ایسار نافع۔ برکت نام رکھنے سے منع فرمایا ہے

عقیقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے تو اس کی طرف سے ذبح کرو۔ اور اس سے آلودگی دور کرو۔

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ لڑکے کے عقیقہ میں دو بکریاں برابر کی بے عیب ذبح کی جاویں اور دختر کے عقیقہ میں ایک بکری[5]

---

[1] احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۵۴ [2] ابو داؤد (عن ابی درداءؓ) [3] بیقہی (عن عبداللہ بن حرث زبیری [4] بخاری مسلم (عن ابی ہریرہ) [5] مسلم (عن سمرہ بن جندب)

آنحضرت صلعم نے حضرت امام حسن علیہ السلام کا عقیقہ ایک بکری سے کیا۔[1]

لہٰذا ایک بکری پر اکتفار کرنا بھی درست ہے د ترمذی بروایت معاذ بسند غیر متصل و وصلہ الحاکم،

سنت عقیقہ یہ ہے کہ بچے کے سر کے بالوں کے برابر سونا یا چاندی خیرات کر دے کہ اس باب میں ایک حدیث وارد ہے کہ۔

آنحضرت صلعم نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی پیدائش کے ساتویں روز حضرت فاطمہ کو ارشاد فرمایا۔ کہ ان کے بال منڈا کر بالوں کے برابر چاندی صدقہ دو اور حضرت فرماتے ہیں کہ عقیقہ کے جانور کی ہڈی نہ توڑی جائے۔[2]

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغلام مرتھن بعقیقۃ یذبح عنہ یوم السابع۔	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ اپنے عقیقہ میں رہن رکھا گیا ہے ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے۔

ختنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ پانچ چیزیں فطرت سے ہیں استرا لینا۔ ختنہ کرنا مونچھیں کتروانا بغل کے بال اکھاڑنا اور ناخون کا لینا۔ لہٰذا اس حدیث سے

---

[1] ترمذی [2] ترمذی د عن معاذ رض [3] احیاء العلوم جلد دوم صفحہ ۸۴

ثابت ہوا کہ ختنہ ضروریات دین میں سے ہے۔

ساتویں روز ختنہ کرنا مستحب ہے۔

علمائے کرام کا قول ہے کہ سات سال کی عمر میں ختنہ ہونا چاہئے اور اس سے زیادہ دیر کرنی مناسب نہیں۔

بچہ کی زبان کھلنا مستحب یہ ہے کہ جب بچہ کی زبان کھلے تو سب سے پہلے اس کو لا الہ الا اللہ سکھادیں تاکہ اوّل گفتگو یہی ہو۔

پرورش اولاد رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس کے اولاد پیدا ہو اسکو چاہئے کہ اس کا اچھا نام رکھے۔ اور عمدہ تربیت دے اور جب بالغ ہو تو اس کا نکاح کردے۔ اس لئے اگر وہ بالغ ہوجاوے اور اس کا نکاح نہ کیا جائے اور کوئی برا فعل اس سے سرزد ہو تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہی ہوگا[2]۔

جیسا تمہارے ماں باپ کا حق ہے ایسا ہی تمہاری اولاد کا حق بھی تمہارے اوپر ہے[3]۔

قال رسول اللہ صلعم لان یودب الرجل ولدہ خیرلہ من ان یتصدق بصاع ؛	فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اپنی اولاد کو ادب سکھانا یعنی عقل و تہذیب کی تعلیم کرنا ایک صاع صدقہ دینے سے بہتر ہے۔

[1] طبرانی در صغیر بروایت جابرؓ [2] مشکوٰۃ عن ابن عباسؓ [3] ادب المفرد عن ابن عمرؓ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی باپ اپنی اولاد کو محاسن ادب کی تعلیم سے بہتر کوئی چیز نہیں دے سکتا۔

تاکید نماز جب تمہاری اولاد سات برس کی ہو جائے تو اس کو نماز کی تاکید کرو۔ اور جب دس برس کی ہو جائے تو نماز کیلئے تنبیہ و تادیب کرو[۱]۔

لڑکا اور لڑکی لڑکا پیدا ہونے سے زیادہ خوش نہ ہو۔ اور لڑکی کے ہونے سے رنجیدہ نہ ہو۔ کیونکہ اس کو کیا معلوم ہے کہ اس کے حق میں ان دونوں میں سے بہتری کس میں ہے[۲]۔

آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو شخص بازار سے کوئی عجیب چیز اپنے عیاں کے لئے لیجاوے تو وہ گویا اس کے واسطے خیرات لے جاتا ہے۔ یہاں تک اس چیز کو ان میں تقسیم کر لے اور چاہے لڑکوں سے پیشتر لڑکیوں سے شروع کرے اس لئے کہ جو کوئی لڑکی کو خوش کرتا ہے وہ گویا خدائے تعالیٰ کے خوف سے روتا ہے۔ اور جو کوئی خدائے تعالیٰ کے خوف سے روتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدن پر دوزخ کو حرام کر دیتا ہے۔

لڑکیوں کا حق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس شخص کے ایک لڑکی ہو اور وہ اس کو ادب سکھاتے اور اچھی طرح تادیب کرے اور کھانا کھلاوے اور بخوبی پرورش کرے اور جو

---

[۱] ابو داؤد [۲] احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۳ [۳] احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۳۵

Marfat.com

نعمت کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر کامل کی ہو اس میں سے اس لڑکی پر نعمت کرے تو وہ لڑکی اس شخص کے لئے داہنے اور بائیں دوزخ کی آگ سے آڑ ہو کر جنت میں پہنچا دے گی۔ اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلعم کا ارشاد ہے کہ جس کو دو لڑکیاں ملیں اور جب تک اس کے ساتھ رہیں تب تک ان سے سلوک کرتا رہے۔ تو وہ دونوں اس کو جنت میں داخل کرائیں گی [۱] اور حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جس کی دو لڑکیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان سے سلوک کرے جب تک وہ اس کے پاس پاس رہیں تو میں اور وہ شخص جنت میں بالکل مثل ان دو انگلیوں کے ہوں گے [۲]

---

[۱] ابن ماجہ، حاکم [۲] ترمذی

باب ہفتم

اسلامی حقوق

حقوق زوجہ

وَمِنْ اٰیٰتِہٖ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْا اِلَیْھَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ (روم)

یہ بھی خدائے تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہاری جنس سے تمہارا جوڑا بنایا تاکہ اس سے تسکین پاؤ اور تم دونوں کے درمیان محبت اور پیار پیدا کر دیا اس نشانی میں فکر کرنے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔

وَعَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (النساء)

اور بیویوں کے ساتھ حسن سلوک سے رہو سہو۔

تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِکَ (تحریم)

نبی اپنی ازواج کے مرضاۃ کی ابتغا کرتے۔ یعنی بیویوں کی خوشنودی کا اہتمام کیا کرتے ہیں

Marfat.com

آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ تم عورتوں کے معاملے میں بھلائی کی وصیت قبول کرو۔ اس لئے کہ وہ بائیں پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ پھر اگر تو اس کے سدھا کرنے کا قصد کرے گا تو اس کو توڑ دے گا۔ اور اگر اسی حالت پر اسے چھوڑ دے تو وہ ہمیشہ پسلی کی کجی کی سی حالت پر باقی رہے گی۔[1]

اور فرمایا کہ عورتوں کے معاملہ میں خدا سے ڈرو کیونکہ خدا کی امان پر تم نے اس کو قبضہ میں لیا ہے اور خدا کے حکم سے تم نے ان کی شرمگاہوں کو اپنے لئے حلال کیا ہے اور تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ تمہارے فرشوں پر کسی ایسے کو جگہ نہ دیں جس سے تم بیزار ہو۔ پھر اگر وہ ایسا کریں تو ان کو مارو مگر تھوڑا۔ اور تم پر ان کا کھانا اور پہننا حسب دستور ہے[2] اور کسی مسلمان مرد کو اپنی، مسلمان عورت سے بغض نہ رکھنا چاہیے۔

آنحضرت صلعم اپنی گوں ناگوں مصروفیتوں اور بھاری ذمہ داریوں کے باوجود روزانہ بعد عصر ہر ایک بیوی کے پاس ان کے مکان پر تشریف لے جاتے تھے۔ ان کی ضروریات معلوم کرتے۔ پھر بعد نماز مغرب سب سے ایک مختصر ملاقات فرماتے اور شب کو باری باری سے ہر ایک کے گھر میں استراحت فرمایا کرتے۔

تم میں سے بہتر وہ ہے۔ جو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آئے۔[3]

---

[1] ترمذی شریف [2] حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۵۰۵ [3] مشکوٰۃ عن ابی ہریرہ رض

Marfat.com

جو شخص اپنی بیوی کی بد خلقی پر صبر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اتنا ثواب عطا فرماوے گا۔ جتنا ایوب علیہ السلام کو ان کی مصیبت پر عطا فرمایا تھا۔ ؎۱

اگر ایک دینار جہاد میں خرچ کیا جائے۔ اور ایک غلام کے آزاد کرنے میں اور کسی مسکین پر صدقہ کرنے میں اور ایک اپنے اہل پر خرچ کیا جائے تو ان سب میں زیادہ ثواب اس دینار کا ہوگا۔ جس کو تم اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو۔ ؎۲

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔

اور خدا کے بندے وہ ہیں، جو دعا مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عنایت فرما اور ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

آنحضرت صلعم نے ہر شوہر کے لئے یہ ضروری بتایا کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ خوش مذاق رہے۔ اس کا مزاج شناس ہو۔ اس کے جذبات اور احساسات کا احترام کرتا ہو۔ اس کی محبت و دلداری کا طریق جانتا ہو۔

حضور صلعم اپنی بیویوں کے کھانے پہننے مکان گذارے اور ملاقات وغیرہ امور میں ہر ایک کے ساتھ عدل و انصاف اور مساویانہ سلوک سے پیش آتے تھے۔

؎۱ احیاء العلوم ؎۲ احیاء العلوم

Marfat.com

آپ نے فرمایا۔

سب لوگوں سے اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہو۔ اور میں تم سب سے بڑھ کر اپنی بیوی کے ساتھ سلوک کرنے والا ہوں (عن حضرت عائشہ رض) ؎۱

حضرت حکیم ابن معاویہ سے روایت ہے کہ میرے باپ نے دریافت کیا یارسول اللہ ہماری عورتوں کے ہم پر کیا حقوق ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کھاؤ ان کو کھانا کھلاؤ اور جب خود کپڑا پہنو ان کو بھی پہناؤ اور کسی قصور پر ان کے چہرے پر نہ مارو۔ اور نہ برا کہو اور نہ ہی جھگڑا کر کے سوائے گھر کے اور کہیں اس کو نہ چھوڑو۔

آنحضرت نے فرمایا عورت حیا و وفا کا مجسمہ ہے اس سے محبت کرنی چاہیئے کہ اس کی محبت ہی سے انسان انسان بن سکتا ہے۔

حضرت ابی ہریرہ رض سے روایت ہے کسی شخص کی دو بیویاں ہوں ان میں برابری کا برتاؤ نہ کرے تو قیامت میں ایسی طرح آوے گا کہ اسکا جسم گرا ہوا ہوگا ؎۳

حضور صلعم کی عادت تھی کہ جب کاشانۂ نبوت میں داخل ہوتے تو خود السلام علیکم فرماتے۔ رات کے وقت سلام اس قدر آہستگی سے کرتے کہ بیوی جاگتی ہوں تو سن لیں۔ اور سو گئی ہوں تو جاگ نہ اٹھیں۔ آپ اپنی ازواج مطہرات کی دلداری اور عطوفت کا بہت لحاظ رکھتے۔ کام کاج میں ان کا

؎۱ مشکوٰۃ ؎۲ ابو داؤد و مشکوٰۃ ؎۳ مشکوٰۃ ترمذی ؎۴ بخاری

Marfat.com

ہاتھ بٹاتے۔ اگر کوئی کام بر وقت نہ ہوتا تو ناراض نہ ہوتے بلکہ نرمی سے سمجھاتے اور ان کی دکھ درد میں برابر شریک رہتے انکی خوشی کے ساتھ اپنی خوشی کا اظہار کرتے تھے ایک مرتبہ ام حبیبہؓ سے ان کے برادر جناب معاویہؓ ملنے آئے ان دونوں بہن بھائیوں میں باہمی بہت محبت تھی۔ وہ باتیں کر رہے تھے آنحضرت صلعم نے اپنی بیوی ام حبیبہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کیا معاویہؓ تم کو بہت پیارا ہے حضرت ام حبیبہؓ نے فرمایا۔ ہاں آپ نے فرمایا اگر تمہیں یہ بہت پیارا ہے تو مجھے بھی پیارا ہے۔

حق شوہر

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَاءِ — مرد عورتوں کے سر دھرے ہیں

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں جو عورت مر گئی اور شوہر اس کا اس سے راضی ہے وہ بہشت میں جاویگی [1] (اور) اگر حضور فرماتے ہیں، میں کسی کو حکم کرتا کہ سجدہ کرے تو بی بی کو حکم کرتا کہ شوہر کو سجدہ کیا کرے [1]

بہاری بیبیوں میں بہتر وہ ہے کہ جب اس کو کسی چیز کا حکم کرے تو کہا مانے اور جب اس کے پاس سے چلا جاوے تو اس کے مال اور اپنے نفس کی حفاظت کرے۔ [2]

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جو عورت پانچوں وقت کی نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اور پاک دامنی اختیار کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو اس کو اختیار ہو گا کہ جس دروازے سے چاہے جنت

---

[1] ترمذی [2] (عن ابی ہریرہ)

Marfat.com

میں داخل ہو جائے ۔[1]

ابو داؤد میں یہ روایت ہے کہ جب مرد نے اپنی بیوی کو بستر پہ بلایا اس نے آنے سے انکار کیا اور وہ (مرد) غصہ میں سو رہا تو اس عورت پر فرشتے صبح تک لعنت کرتے ہیں۔

ترمذی میں ہے خیرات کیا کرو کہ تم (عورتوں) میں سے اکثر جہنم کا ایندھن ہیں (اس پر) عورتوں میں سے ایک متوسط حیثیت کی سیاہ رخساروں والی عورت کھڑی ہو گئی۔ اور پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتیں کیوں جہنم کا ایندھن ہیں۔ فرمایا اس واسطے کہ تم شکوے شکایت بہت کرتی ہو۔ اور خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو۔

قیامت کے دن خدا کے نزدیک بڑی بھاری خیانت یہ ہو گی کہ میاں بیوی خلوت میں ہوں اور بعد ازاں ان میں سے کوئی ایک دوسرے کا راز افشا کرے ۔[2]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ انکی کوئی نیکی خدا کے پاس جاتی ہے۔ اوّل بھگے ہوئے غلام کی جب تک اپنے مالک کے پاس واپس نہ آئے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں نہ دیدے دوم اس عورت کی جس کا شوہر اس سے ناراض ہو سوم مخموروں کی جب تک خمار باقی ہے ۔[3]

ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

[1] مشکواۃ ع [2] نسائی [3] ابو داؤد [3] مشکوٰۃ ۱۲۔

Marfat.com

کہ مباح چیزوں میں سب سے زیادہ بغض مجھ کو طلاق سے ہے جو عورت اپنے شوہر سے طلاق کی خواہاں ہوں بدوں کسی خوف یا ضرورت کے تو وہ جنت کی بو نہ سونگھے گی اور ایک روایت میں ہے کہ جنت اس پر حرام ہے [1]۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیٹی سیدہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اپنے گھر میں اپنے ہاتھ سے چکی پیستیں پانی بھرتیں اور جھاڑو دیتی تھیں۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کہیں سے کچی خادم آئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر حضرت مولائے کائنات علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اپنی بیوی (فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا) سے کہا کہ تمہیں اس قدر مشقت کرنی پڑتی ہے جاؤ جا کر اپنے والد محترم (جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) سے ایک خادم مانگ لاؤ۔ وہ (حضور صلعم کی خدمت میں، آئیں (مگر، آپ کے پاس بہت سے آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ واپس تشریف لے گئیں دوسرے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے اور پوچھا فاطمہ کیا بات تھی جو تم میرے پاس گئیں تھیں۔ وہ خاموش رہیں۔ مگر حضرت علی کرم اللہ وجہ نے کہا۔ حضور یہ چکی آپ پیستی ہیں چنانچہ ان کے ہاتھوں میں نشان پڑ گئے ہیں۔ پانی بھی آپ بھرتی ہیں اور مشکیزے کا نشان سینۂ مبارک پر ہو گیا ہے۔ جھاڑو بھی آپ ہی دیتی ہیں جس سے ان کے کپڑوں پر گرد رہتی ہے چونکہ آپ کے پاس خادم آئے تھے میں نے انھیں بھیجا تھا۔ کہ ایک خادم (حضور سے) مانگ لائیں۔ تاکہ اس (روزمرہ) روز کی مشقت سے رہائی پائیں۔ اس پر رسول اللہ

---

[1] احیا العلوم ۱۲ نسائی۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت علی کرم اللہ وجہ سے تو کچھ نہ کہا مگر اپنی لخت جگر کی طرف خطاب کرکے فرمایا۔ اے فاطمہ خدا سے ڈر اور اس کا حق ادا کر اور اپنے گھر کا کام آپ کرو اور جب رات کو اپنے بستر پر آرام کے لئے آؤ تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو یہ کل سو ہوئے اور تمہارے خادم سے بہتر ہے۔ حضرت فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا پہلے بھی حکم کی تعمیل میں گئیں تھیں۔ اس وقت بھی کچھ نہ کہہ سکیں اور بولیں تو یہ بولیں میں اللہ اور اس کے رسول صلعم (کے فرمان) پر راضی ہوں۔

والدین کے حقوق

ووصینا الانسان

وقضٰی ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا۔ اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمھما کما ربینی صغیرا۔ ربکم اعلم بما فی نفوسکم ان تکونوا صلحین فانہ کان للاوابین غفورا

اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیا۔ اور تمہارے پروردگار نے حکم قطعی دیدیا ہے کہ (لوگو) اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا۔ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا اے مخاطب اگر والدین میں کا ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچیں تو ان کے آگے ہوں بھی نہ کرنا اور نہ انکو جھڑکنا اور انسے (کچھ) کہنا سننا ہو تو، ادب کے ساتھ کہنا سننا، محبت خاکساری کا پہلو انکے آگے جھکائے رکھنا اور ان کے حق میں دعا کرتے رہنا کہ میرے پروردگار جس طرح انھوں نے مجھے چھوٹے کو پالا ہے اور میرے حال پر رحم کرتے رہے ہیں

اسی طرح تو بھی ان پر (اپناہ رحم کیجیو) لوگو تمہارے دل کی بات کو تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے اگر تم (حقیقت میں) سعادتمند ہو اور تم سے ماں باپ کے حق میں بھولے سے کوئی فروگذاشت بھی ہوگی، تو وہ تم کو معاف کر دے گا، کیونکہ وہ توبہ کرنے والوں کی خطاؤں کا بخشنے والا ہے)

(عن عبداللہ بن عمرؓ) خدا کی رضامندی باپ کی رضامندی کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور خدائے تعالیٰ کا غصہ باپ کے غصہ کے ساتھ ہے۔ یعنی ماں باپ راضی ہوتے ہیں تو خدائے تعالیٰ بھی راضی ہوتا ہے۔ والدین ناراض ہوتے ہیں تو خدا بھی ناراض ہوتا ہے۔[۱]

ایک شخص نے دریافت کیا۔ کون شخص میرے حسن سلوک کا زیادہ حقدار ہے۔ رسول خدا صلعم نے فرمایا۔ تیری ماں۔ مکرر یکہ سہ کرر فرمایا۔ تیری ماں۔ پھر تیرا باپ۔ پھر تیرا قریبی رشتہ دار اور پھر اس سے کم قریبی[۲] باپ جنت کے دروازوں میں سے درمیانی دروازہ ہے یہ تمہاری مرضی ہے کہ (باپ کی نافرمانی کر کے) اس دروازے کو ڈھادو (یعنی نافرمانی) محفوظ رکھو[۳]

ایک شخص نے آکر کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ جہاد کروں (اور) حضور صلعم کا مشورہ چاہتا ہوں۔ آپ نے دریافت کیا۔ تیری ماں۔ ہے کہا ہاں (تو آپ نے فرمایا اس کی خدمت میں حاضر رہو کہ جنت اسی کے قدموں کے پاس ہے[۴]

نبی کریم صلعم نے فرمایا کہ اپنے ماں باپ کو گالیاں دینا بڑے گناہوں میں سے ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اپنے والدین کو کیسے کوئی گالی دے سکتا

[۱] مشکوٰۃ [۲] ابوداؤد [۳] ترمذی [۴] نسائی۔

Marfat.com

ہے. آپ نے فرمایا اس طرح کہ وہ دوسرے کے والدین کو گالیاں دیتا ہے اور وہ اس کے ماں باپ کو گالیاں دیتا ہے[۱]

آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا کہ تین آدمیوں کی دعا کے قبول ہونے میں کسی قسم کا شک نہیں ایک مظلوم کی دعا ظالم کے حق میں۔ دوسرے مسافر کی. تیسرے والدین کی جو اولاد کے حق میں ہو[۲]

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم اپنے آبا و اجداد سے بے پروائی نہ کرو جو شخص اپنے ماں باپ سے بے پروائی اختیار کرتا ہے ناشکری کرتا ہے[۳]

ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلعم نے اس پر لعنت کی ہے. جو باپ میں اور اس کی اولاد میں اور بھائیوں بھائیوں میں تفرقہ یا جدائی پیدا کرے[۳]

ایک شخص نے رسول اللہ صلعم سے عرض کیا کہ مجھ سے ایک بڑا گناہ ہو گیا ہے کیا میرے لئے کوئی توبہ کی صورت ہے. پوچھا کیا تیری ماں ہے کہا نہیں. فرمایا کیا خالہ ہے. کہا ہاں ہے. فرمایا اس سے حسن سلوک سے پیش آیا کرو[۴]

حق ہمسایہ و یتیم وغیرہ

وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا ہمسایہ اس کے شر سے محفوظ نہ رہے[۵]

جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے. اپنے ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک کرے اور نیک بات کہے یا چپ رہے[۶]

---

[۱] مسلم ابن عمر [۲] اخلاق محمدی جلد ۲ صفحہ ۲۰ [۳] عن ابی ہریرہ مشکوٰۃ [۴] خیر المواعظ [۵] ترمذی [۶] بخاری و مسلم

Marfat.com

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دو ہمسایہ ہیں۔ میں کسے تحفہ بھیجوں، فرمایا جس کا دروازہ تم سے قریب تر ہے۔ ایک روایت میں ہے کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو حقیر نہ جانے خواہ وہ اسے (نہایت خفیف ہدیہ مثلاً) بکری کا کھر بھی بھیجے[۱]

جو شخص اپنے ہمسایہ کو ضرر پہنچائے گا اسے اللہ ضرر پہنچائے گا۔ اور جو اسے مشکل میں ڈالے گا اللہ اسے مشکل میں ڈالے گا[۲]

حق یتیم ہمارے گھروں میں مجھے وہ گھر زیادہ پیارا ہے جس میں یتیم ہو اور وہ معزز ہو[۳] دو ضعیفوں کا حق لکال دے۔ عورت اور یتیم کا[۴]

آگاہ رہو کہ جو شخص کسی مالدار یتیم کا ولی ہو اسے چاہئے کہ اس کے مال کو تجارت میں لگائے۔ ایسا نہ ہو کہ اسے کسی کام پر نہ لگایا جائے۔ اور اسے زکوٰۃ ہی کھا جائے[۵]

جو شخص مسلمانوں میں سے کسی یتیم کو کھلانے پلانے کے واسطے اپنے گھر لیجائے۔ خدا اسے جنت میں داخل کرے گا۔ سوائے اس صورت کے کہ اسنے کوئی ایسا گناہ کیا ہو جو معاف نہیں ہو سکتا[۶]

مسکینوں سے محبت کرو اور ان سے ملکر بیٹھا کرو[۷]

غلام کا حق مصرور بن سویہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوذرؓ کو دیکھا کہ ان پر یمن کی چادر تھی۔ اور ایسی ہی ان کے غلام پر

[۱] ابوداؤد [۲] نسائی [۳] ابوداؤد [۴] بیہقی [۵] ابن حبان [۶] ترمذی [۷] بخاری و ابوداؤد۔

تھی) میں نے اس کا ذکر کیا انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا تھا (وہ) فرماتے تھے یہ غلام، ہمارے بھائی ہیں۔ اور خدا نے انھیں تمہارے ماتحت کیا ہے۔ پس جس شخص کے ماتحت اس کا بھائی ہو تو جو کچھ وہ خود کھاتا ہے اس میں سے اسے بھی کھلائے۔ اور جو کچھ خود پہنتا ہے اس میں سے اسے بھی پہنائے اور کام کاج میں اسے اتنی تکلیف نہ دے کہ وہ دب جائیں اگر انھیں سخت کام دے تو خود بھی ان کی مدد کرے۔

جو شخص اپنے غلام کو زنا یا کسی ایسے ممنوع فعل کی تہمت لگائے حالانکہ وہ اس سے بری ہو۔ اسے قیامت کے دن چابک لگائے جائیں گے۔[۱]

تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا غلام یا میری لونڈی، اور نہ خادم آقا کو کہے کہ میرا رب۔ یا میرا پلنے والا۔ بلکہ مالک کہے کہ میرا جوان اور میری جوان عورت اور خادم کہے کہ میرا سردار اور میری سردارنی کیونکہ تم سب مملوک ہو اور تم سب کا رب وہی عزت وجلال والا ہے۔[۲]

جناب ابومسعود بدری بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا۔ عقب سے میں نے ایک آواز سنی کہ سمجھ لے، ابومسعود (اپنے) غصہ کے غلبہ میں میں نے (عقب) کی آواز نہیں پہچانی۔ مگر جب وہ آواز میرے نزدیک آگئی تو یکایک دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رونق افروز) ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ سمجھ ابومسعود سمجھ ابومسعود۔ پس میں نے کوڑا اسی وقت ہاتھ سے پھینک دیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سن ابومسعود

---

[۱] فردوس دیلمی [۲] نسائی

خدا تجھ پر زیادہ قادر ہے بہ نسبت اس کے کہ تو اس غلام پر ہے ہیں
نے کہا کہ آج کے بعد سے پھر کبھی اپنے غلام کو نہیں ماروں گا[۱]
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا غلام آزاد کرنا بہتر ہے فرمایا
جس کی قیمت زیادہ ہو۔ اور مالک کے نزدیک اچھا ہو[۲]

حق خادم

اگر تم میں سے کسی کا خادم اس کے لئے کھانا لائے۔ اور وہ
اس خادم کو اپنے ساتھ نہ بٹھائے تو کم از کم ایک دو لقمہ
تو اسے کھلا دے۔ کیونکہ وہ اس کی گرمی اور تیاری کی تکلیف میں
شریک رہا ہے[۳]
اگر تم میں سے کوئی اپنے خادم کو مارے اور وہ خدا کا نام لے تو
اسے مارنا چھوڑ دو[۴]
نبی اکرم صلعم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے خادم
کو تنبیہ کرے تو چاہئے کہ چہرے پر نہ مارے[۵]
کام کرنے والے کی اس کے کام میں مدد کرو۔ اس لئے کہ اللہ کا کام
کرنے والا محروم نہیں ہوتا[۶]
رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو ظلم سے مارے گا۔ قیامت
کے دن اس سے عوض لیا جائے گا[۷]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے مقدام نے سنا ہے

[۱] مسلم ابو داؤد [۲] موطا [۳] ابو داؤد [۴] ادب المفرد عن ابی ہریرہ [۵] اخلاق محمدی
[۶] [۷] ادب المفرد۔

Marfat.com

کہ جو کچھ تم خود کھاؤ وہ صدقہ ہے اور جو اپنے اہل وعیال اور خادم کو کھلاؤ وہ بھی صدقہ ہے۔

زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ جابرؓ سے پوچھا گیا کہ جب خدمت گار محنت کر چکے اور گرمی برداشت کر چکے تو رسول اللہ صلعم نے حکم دیا ہے کہ اس کو چھوڑ دو یعنی آرام دو۔ جابرؓ نے کہا ہاں اگر تم کسی خادم کے ساتھ کھانیکو برا سمجھو تو ایک لقمہ اس کے ہاتھ میں دیدو۔

ایک شخص رسول اللہ صلعم کے پاس آیا اور دریافت کیا کہ یا رسول اللہ خادموں سے کہاں تک درگذر کرنا چاہیئے۔ رسول اللہ صلعم خاموش ہو گئے۔ اس نے پھر سوال کیا تب بھی ساکت رہے جب تیسری دفعہ اس نے کہا تو آپ نے فرمایا۔ کہ ہر روز ستر مرتبہ معاف کرنا چاہیئے [1]

جناب انسؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو ان کے پاس کوئی خادم نہیں تھا۔ ابو طلحہؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں پیش کیا۔ اور کہا یا نبی اللہ انسؓ ہوشیار لڑکا ہے آپ کی خدمت کرے گا۔ انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے سفر حضر میں یوم تشریف آوری مدینہ منورہ سے روز وفات تک رسول اللہ صلعم کی خدمت کی اگر میں نے کوئی کام کیا تو کبھی یہ نہیں فرمایا کہ۔ کیوں کیا۔ اور اگر کوئی کام نہیں کیا تو یہ نہیں فرماتے تھے کہ یہ کس لئے نہیں کیا [2]

---

[1] خیر المواعظ عن عبداللہ بن عمرؓ [2] اخلاق محمدیہ حصہ دوم۔ صفحہ ۴۸

Marfat.com

سلوک

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ط (النساء ع ۶)

اور لوگو، اللہ ہی کی عبادت کرو۔ اور اسکے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھیراؤ۔ اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں او محتاجوں اور قرابت والے پڑوسیوں اور اجنبی پڑوسیوں اور پاس کے بیٹھنے والوں اور مسافروں اور جو لونڈی غلام تمہارے قبضہ ہیں ان سب کے ساتھ سلوک کرتے رہو۔

حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ خدا کے نزدیک بہترین دوست وہ ہے جو اپنے دوستوں کے حق میں بہتر ثابت ہو۔ اور خدا کے نزدیک بہترین ہمسایہ وہ ہے جو اپنے ہمسایہ کے حق میں بہتر ثابت ہو۔[1]

حقوق مسلمین

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (حجرات)

آپس میں مسلمان بھائی بھائی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کے چار حق ہیں۔ جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے اور جب وہ مر جائے تو اس کی تجہیز و تکفین میں شریک ہو اور جب وہ اس کو بلا دے یعنی مدد چاہے تو منظور کرے اور جب وہ چھینک لے تو یرحمک اللہ کہے۔

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری

[1] دارمی۔

Marfat.com

جان ہے کہ کوئی بندہ مسلمان نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے بھائی مسلمان کیلئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے وہ خود پسند کرتا ہے۔ ۱

غلامی

أَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ (البلد۔ ۹ آیات)

کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں اور زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے (بیشک دیئے) اور اسکو (نیکی اور بدی) کے دونوں رستے بھی دکھا دیئے، پھر بھی (وہ ان نعمتوں کے ناشکرے ہیں، گھاٹی میں سے ہو کر نکلا اور اے پیغمبر تم کیا سمجھے کہ گھاٹی کیا ہے (گھاٹی سے مراد ہے کسی کی گردن کا غلامی یا قرض کے پھندے سے چھڑا دینا یا بھوک کے دن یتیم کو خاص کر جب کہ وہ اپنا رشتہ دار بھی ہو یا محتاج خاک نشین کو کھانا کھلانا۔

وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ (النساء رکوع ۴)

اور جو مسلمان کو غلطی سے مار ڈالے تو ایک مسلمان بردہ آزاد کرے۔

مکاتبت

وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ (نور)

اور تمہارے ہاتھ کے مال (غلاموں) میں سے جو مکاتبت کے خواہاں ہوں اور تم ان کے ساتھ مکاتبت کر لیا کرو بشرطیکہ تم ان میں بہتری کے (آثار) پاؤ اور مال خدا میں سے جو اس نے تم کو دے رکھا ہے انکو بھی دو۔

امام بیہقی و امام طبرانی نے دو مختلف اسناد اور جداگانہ سلسلہ روایت سے بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے جنگ حنین کے روز فرمایا کہ :-

اگر عربوں کو غلام بنانا جائز ہوتا۔ تو آج بہت سے عرب اسیر ہوتے ۲

---

۱ مشکوٰۃ ۲ نیل الاوطار جلد، صفحہ ۲۰۹۔

Marfat.com

امام احمد بن حنبل اور ابن ابی شبیہ نے حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے ان تمام غلاموں کو جو آپ کے پاس محاصرۂ طائف کے سفر میں آئے آزاد کر دیا۔[1]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں یہ حکم صادر فرمایا تھا کوئی عرب غلام نہیں بنایا جا سکتا   کنزالعمال جلد ۲

حافظ ابوالحسن دار قطنی اور امام احمد بن حنبل نے بیان کیا ہے کہ جب زید بن ارقم نے اور ایک ام ولد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ اطلاع دی کہ اس نے ایک غلام زید بن ارقم کے ہاتھ ۸۰۰ درہم ادھار پر بیچا ہے اور پھر اسی سے ۶۰۰ سو درہم نقد ادا کر کے خرید لیا ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اول تو اس کا بیچنا ہی برا تھا اور دوبارہ اس کا خریدنا اس سے بھی بدتر ہوا۔ اور یہ حکم دیا کہ زید سے کہدو کہ جب تک وہ توبہ نہ کرے گا اس کے وہ تمام مساعی اکارت جائیں گی جو پیغمبر صلعم کے ساتھ انجام دی ہیں۔[3]

ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے ایک جنگ میں ایک عورت کو حاملہ دیکھا۔ آپؐ نے اس کے ساتھی کی طرف اشارہ کر کے ان لوگوں سے جو پاس کھڑے تھے پوچھا کہ اس شخص نے اس عورت کو اپنی لونڈی بنا کر یعنی سریہ کے طور پر رکھا تھا؟ لوگوں نے جواب دیا ہاں! پیغمبر صلعم نے فرمایا میں نے اس پر ایسی لعنت بھیجی ہے جو اس کے ساتھ قبر تک جائے گی۔ وہ کیونکر اپنی اولاد

---

[1] زرقانی شرح المواہب اللدنیہ للعقانی ۳ صفحہ ۳۸ [2] اعظم الکلام فی ارتقاء الاسلام جلد دوم صفحہ ۴۹

[3] کنز العمال کتاب البیوع جلد ۲ صفحہ ۲۳۲

Marfat.com

کو وارث قرار دے گا کیونکہ وہ اس کی جائز اولاد نہیں ہے کیونکر اس سے کوئی کام لے گا کیونکہ وہ اس کا جائز فرزند نہیں ہے۔[1]

امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص زنبہ نامی نے اپنے غلام کے ساتھ بدسلوکی کی غلام نے آنحضرت صلعم سے شکایت کی آپ نے فوراً اسے آزاد کر دیا اور کہا جا تو آزاد ہے آزاد شدہ غلام نے پوچھا کہ اب میرا سرپرست کون ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ خدا اور اس کا رسول آپ نے تمام مسلمانوں سے فرمایا کہ اس شخص کی امداد کرو۔

ابوداؤد اور ابن ماجہ نے شعبی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلعم کے پاس روتا ہوا آیا اور اپنے آقا کی بدسلوکی کی شکایت کی آنحضرت صلعم نے آقا کو بلا بھیجا۔ مگر وہ نہیں آیا تب آنحضرت صلعم نے غلام سے خطاب کر کے کہا کہ جا تو آزاد ہے آزاد شدہ غلام نے پوچھا کہ اگر میرے آقا نے پھر مجھے غلام بنا لیا تو میری مدد کون کرے گا۔ آپ نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ تیری مدد کرے۔

---

[1] عن ابودرداؔ د سنن ابی داؤد کتاب النکاح باب وطی السبایا،

Marfat.com

باب ششم

آداب سفر

قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ (سورۂ نمل)

(اے محمد صلعم، لوگوں سے کہہ دیجئے کہ زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ گناہگاروں کا انجام کیسا ہوتا ہے۔

سفر تجارت مباح ہے اگر اہل وعیال کو خلق سے بے پرواکرنے کو سفر ہو تو عبادت ہے۔ تفاخر اور دنیا طلبی کے لئے باعث تکلیف ہے سیر کے لئے گاہ گاہ عبادت ہے [1]

آدمی جب سفر کرے تو تنہا نہ جائے کیونکہ حدیث ابن عمر میں مرفوعاً آیا ہے اگر لوگ جان لیں......وہ بات جو میں جانتا ہوں کہ تنہائی میں کیا آفت ہے تو کبھی ایک سوار بھی اکیلا رات کو نہ چلے [2]

[1] کیمیائے سعادت صفحہ ۲۲۹ [2] بخاری

Marfat.com

ارشاد فرمایا ہے کہ تین شخص ہم سفر ہوں تو جماعت ہے اور فرمایا کہ مسافروں کو چاہیئے کہ سفر میں ایک شخص کو اپنا امیر اور سردار بنائیں ۔[۱]

قوم کا سردار سفر میں ان کا خادم ہوتا ہے۔ سفر سے پیشتر نماز استخارہ پڑھے اور باہر نکلتے وقت چار رکعت پڑھے۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں میں نے وصیت نامہ لکھا ہے باپ کو دوں یا بیٹوں کو یا بھائی کو آپ نے فرمایا کہ جب کوئی سفر کو جانے لگتا ہے تو اپنا قائم مقام اور خلیفہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان چار رکعتوں سے زیادہ دوست تر نہیں چھوڑتا جو اسوقت پڑھے۔ جب اسباب باندھ لیا ہو تو اس نماز میں سورۃ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پڑھے اور یہ دعا مانگے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتَقَرَّبُ بِھِنَّ اِلَیْکَ فَاخْلُفْنِیْ بِھِنَّ فِیْ اَھْلِیْ وَمَالِیْ وَھِیَ خَلِیْفَۃٌ فِیْ اَھْلِہٖ وَمَالِہٖ وَدَارٍ حَوْلَ دَارِہٖ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی اَھْلِہٖ

اپنے وطن کے دوست واقربا کو رخصت کرے اور اس کے ساتھ یہ دعا پڑھے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی فرمایا کرتے تھے

اِسْتَوْدِعُ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ زَوَّدَکَ اللّٰہُ التَّقْوٰی وَغَفَرَ ذَنْبَکَ وَوَجَّھَ لَکَ الْخَیْرَ حَیْثُ مَا تَوَجَّھْتَ۔

مسافر گھر کے دروازے پر یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

[۱] مشکوٰۃ (عن سعید خدری)

Marfat.com

ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں۔ مجھے کوئی وصیت فرمایئے، فرمایا اللہ سے ڈرتے رہنا اور ہر اونچی جگہ پر تکبیر (اللہ اکبر) کہنا جب وہ شخص چلا گیا (حضور نے) فرمایا اے خدا اس کی مسافت کو کم کر دے اور سفر کو اس پر آسان کر دے۔[۱]

مالک کے بیٹے کعب کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن کے سفر کے علاوہ اور دنوں میں، بہت کم سفر میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔[۲]

صخر بن وداعہ عابدی سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خداوندا میری امت کو سویرے اٹھنے اور سویرے سفر کرنے میں برکت عطا فرما اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قاعدہ تھا کہ آپ کوئی فوج یا لشکر بھیجتے تو دن کے اوّل حصّہ میں روانہ کرتے اور صخر راوی حدیث تاجر تھے تو وہ بھی اپنا مال تجارت دن کے شروع حصّہ میں بھیجا کرتے تھے۔ پس تھوڑے ہی عرصہ میں وہ مالدار ہو گئے اور ان کے پاس بہت سا مال جمع ہو گیا۔[۳]

حدیث ابولاس خزاعی میں فرمایا ہے ہر اونٹ کے کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے سو تم جب اس پر سوار ہو تو ذکر اللہ کا کرو رواہ ابن خزیمہ

حدیث انس میں فرمایا ہے کہ تم رات کو سفر کیا کرو زمین رات کو لپیٹ دی جاتی ہے[۴] یعنی بعد مسافت معلوم نہیں ہوتا کسل راہ کم ہوتا ہے۔

راہ میں ٹھوکر لگے تو بسم اللہ کہے[۵]

---

[۱] موطا [۲] ابوداؤد [۳] ترمذی [۴] ابوداؤد [۵] بخاری۔

Marfat.com

خولہ بنت حکیم مرفوعاً کہتے ہیں کہ جو کوئی منزل پر اتر پڑا پھر اس نے یہ
کہا اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اس کو کوئی چیز نقصان نہ
پہنچا سکے گی جب تک کہ اس منزل سے کوچ (نہ) کرے ۱؎

نمازِ سفر

سفر میں چار رکعت نماز کے بجائے دو رکعت پڑھی جاتی ہے
حدیث حضرت عمر نے فرمایا یہ اللہ کا صدقہ ہے تم اس کو قبول کرو
حدیث ابن عباسؓ میں آیا ہے کہ حضرت صلعم راہ چلنے کے درمیان
نماز ظہر و عصر کی جمع کرتے اسی طرح مغرب و عشاء کو جمع فرماتے ۳؎
ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت صلعم سفر میں نماز پشتِ سواری پر پڑھتے
وہ کسی طرف بھی منھ کرتے آپ نماز کے لئے اشارہ کرتے مگر فرائض اور و
بھی مراحلہ پر ادا کرتے ۴؎
انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں کا کوئی
بہت دنوں تک سفر میں رہا ہو اور سفر سے لوٹے تو رات کے وقت اپنے اہل
خانہ کے پاس نہ آئے ۵؎
جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا آدمی کے لئے ا
اہل خانہ کے پاس آنے کا سب سے بہتر اور عمدہ وقت وہ ہے جب کہ
سفر سے واپس آتے اوّل شب ہے ۶؎
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے واپس آتے تو دو رکعت
نماز ادا کرتے اور جب سفر کرتے کہتے آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَابِدُ

۱؎ مسلم ۲؎ مسلم ۳؎ بخاری ۴؎ صحیحین ۵؎ صحیحین ۶؎ ابوداؤد ۔ زادا ۔۔

Marfat.com

لِسَ رَبَّنَا حَامِدُ وْنَ سلہ

عورتوں کو مطلق (یعنی تنہا) سفر کرنے سے منع فرمایا۔ رسول اللہ نے فرمایا سفر عذاب کا ٹکڑا ہے کیونکہ معمولی سونے کھانے پینے سب میں فتور ڈال دیتا ہے تو جو اپنے سفر کی حاجت سے فارغ ہو جائے۔ وہ اپنے بچوں سے جلد آملے سلہ

باہمی تعلقات

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ
قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا
مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ
یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ
وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ
الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ
وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ
الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا یَغْتَبْ
بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ
اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ
وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ

(مسلمانو) مرد مردوں پر نہ تمسخر کریں عجب نہیں وہ (خدا کے نزدیک) ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں پر (ہنسیں) عجب نہیں کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کو طعنے نہ دو اور نہ ایک دوسرے کو نام دھرو ایمان لانے پیچھے بد تہذیبی کا نام ہی برا ہے اور (ان حرکات سے) باز نہ آئیں تو وہی ظالم ہیں اے ایمان والو بہت شک کرنے سے بچے رہو کیونکہ بعض شک داخل گناہ ہیں اور ایک دوسرے کی ٹٹول میں نہ رہا کرو اور نہ تم میں سے ایک ایک کے پیٹھ پیچھے برا کہے۔ بھلا تم میں سے کوئی اس بات کو گوارا کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے یہ تو یقیناً تم کو گوارا نہیں تو تہمت کیوں گوارا ہو کہ یہ بھی ایک قسم کا مردار کھانا ہے۔ اور

سلہ زاد المعاد صفحہ ۱۱۳، سلہ سفر السعادت صفحہ ۵ سلہ ۱۹ ار سہ

اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ رسول اللہ صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا لوگو تم اپنے کو شک کرنے سے بچاؤ کیونکہ شک کرنا بڑی جھوٹی بات ہے۔ اور ایک دوسرے کے حالات کی ٹٹول اور باتوں کی تفتیش میں نہ رہا کرو نہ ایک دوسرے کی ریس کرو نہ باہم حسد کرو۔ نہ بغض و عداوت رکھو نہ ترک ملاقات کرو اور اے خدا کے بندو سب آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے تو چاہئیے کہ ایک دوسرے پر ظلم نہ کرے نہ اس کی حمایت و نصرت دست کشی و اختیار کرے نہ اسے حقیر جانے آدمی کو اتنی ہی برائی بس کرتی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا مال اور خون اور آبرو حرام ہے خدا تمہاری صورتوں اور ڈیل ڈولوں کو نہیں دیکھتا۔ بلکہ تمہارے دلوں اور عملوں کو دیکھتا ہے۔ حضور صلعم نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ تقویٰ اس جگہ ہے سنو ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی خرید و فروخت نہ کرے اور خدا کے بندو تم سب بھائی بھائی ہو جاؤ کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ترک ملاقات نہ رکھے

(بحوالہ الحقوق و الفرائض، مسلم

زیارت قبور

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو آپ بھی روئے اور جو آپ کے گرد گرد تھے ان کو رلایا اور فرمایا میں نے اپنے پروردگار سے اجازت چاہی کہ اپنی والدہ کیلئے بخشش کی درخواست کروں تو مجھے اس کی اجازت نہیں دی گئی۔ پھر ان کی

قبر کی زیارت کرنے کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت ملی سو لوگو! قبروں کی زیارت کیا کرو۔ کیونکہ وہ موت کو یاد دلاتی ہے [۱]

محمد بن النعمان کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ و آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر جمعہ کو اپنے ماں باپ کی یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کریگا وہ بخش دیا جائے گا۔ اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرنے والوں کے زمرے میں لکھا جائے گا [۲]

حضرت عبداللہ بن عباس رض کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینہ کی چند قبروں پر گذرے اور ان کی طرف منھ کر کے فرمایا۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ [۳]	السلام علیکم قبر والو اللہ ہمیں تمہیں دونوں کو بخشے تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے پیچھے پیچھے پہنچتے ہیں

---

[۱] مسلم (عن ابی ہریرہ رض)، [۲] مشکوٰۃ [۳] ترمذی۔

Marfat.com

باب نہم

عیادت مریض

ابوموسیٰ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ بھوکے کو کھلاؤ اور بیمار کی بیمار پرسی کرو اور قیدی کو چھڑاؤ[1]۔

ثوبان رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ایک مسلمان جب اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کو جاتا ہے تو جب تک بیمار پرسی کر کے واپس نہ آئے بہشت کے میوے چننے میں رہتا ہے[2]۔

جب تم بیمار کے پاس جاؤ تو اس کی درازی عمر کے لئے دعا کرو۔ کیونکہ اس سے اس کا دل خوش ہوتا ہے[3]۔

جس نے بیمار کی خبر پرسی کی یا اپنے بھائی سے خدا کی رضامندی کے لئے ملاقات کی تو منادی کرنے والا پکارتا ہے کہ اے شخص، تو پاک ہو گیا اور تیرا

[1] بخاری [2] مسلم [3] ترمذی۔

Marfat.com

چلنا پاک ہوا اور تو نے جنت میں گھر بنا لیا۔ ؂۱

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ کی عادت تھی کہ جب ہم میں سے کوئی آدمی بیمار پڑتا تو اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے چھوتے پھر فرماتے۔

رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا ؂۲

لوگوں کے پروردگار اس درد و تکلیف کو دور کر اور شفا عنایت فرما تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں (اور) شفا (بھی وہ عنایت کر جو) کسی بیمار کو (بے دور کئے ہوئے) نہ چھوڑے"

قریب الموت کے پاس بیٹھنا

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب تم بیمار یا قریب الموت کے پاس حاضر ہوا کرو تو دعا سے (خیر کیا کرو کیونکہ اس موقعہ پر، جو کچھ تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں ؂۳

رسول اللہ صلعم نے فرمایا اپنے مردوں (یعنی جو قریب الموت ہوں) انکے پاس کلمہ لا الہ الا اللہ کا ذکر کرو ؂۴

معقل بن یسار رضؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا اپنے مردوں کے پاس بیٹھ کر سورۃ یٰسین پڑھا کرو۔

جنازہ

ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم ایک جنازے کیساتھ ہوئے اور چند آدمیوں کو سوار دیکھا آپ نے فرمایا تم شرم نہیں

؂۱ ترمذی ؂۲ صحیحین ؂۳ مسلم ؂۴ مسلم (عن ابی سعید و ابی ہریرہ)

Marfat.com

کرتے کہ خدا کے فرشتے پیدل ہیں اور تم جانوروں کی پیٹھ پر ہو، اور دوسری روایت ہے کہ سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل جس طرح چاہے آگے یا پیچھے[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو احدی کے جنازے کے ساتھ پیدل گئے اور گھوڑے پر واپس آئے[2]

جب تم میں سے کوئی جنازہ دآتے دیکھے اور اس کے ساتھ نہ چلے تو چاہئے کہ ٹھہر جائے یہاں تک کہ جنازہ آگے نکل جائے یا وہ خود آگے نکل جائے[3] جو شخص جنازہ کے پیچھے چلا اور اسے تین دفعہ کندھا دے لیا اس نے جنازے کا حق اپنے اوپر سے ادا کر دیا۔

کفن دفن

حدیث ابن عباسؓ میں فرمایا ہے کہ مردوں کو سفید کفن دو[4] اور حدیث حضرت علیؓ میں فرمایا ہے کہ گراں قیمت کفن نہ دو[5] عبادہ بن صامت کا لفظ یہ ہے کہ بہتر کفن حلہ ہے[6] یعنی ایک چادر، ایک تہ بند یہ ادنیٰ درجہ ہو اور اعلیٰ درجہ تین کپڑے ہیں،

حدیث ابو ہریرہؓ میں آیا ہے کہ جو شخص ساتھ جنازہ کے جا کر دفن تک رہتا ہے وہ دو قیراط اجر لے کر پھرتا ہے۔ پھر قیراط برابر احد کے ہوتا ہے اور جو فقط نماز جنازہ، پڑھ کر چلا آتا ہے وہ ایک قیراط اجر پاتا ہے[7]

زید بن ارقم نے ایک جنازہ پر چار تکبیریں اور ایک پر پانچ تکبیریں کہیں پھر کہا حضرت صلعم اسی طرح کرتے تھے[8]

---

[1] ابوداؤد [2] ابن ماجہ [3] الخمسۃ الا البخاری [4] انتخاب ۲۱۸ [5] الخمسہ [6] نسائی [7] ابوداؤد [8] مسلم بخاری ، بخاری۔

ابن عباس رضؓ نے نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھی اور کہا تم جان لو کہ یہ سنت ہے۔ [1]

حدیث ابن عباس میں فرمایا ہے نہیں مرتا کوئی مسلمان پھر کھڑے ہوتے ہیں چالیس شخص اس کے جنازے پر، یہ لوگ، اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کرتے مگر اس مردے کے حق میں اللہ ان کی شفاعت کو قبول کرتا ہے۔ [2]

حضرت عائشہ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے نہیں ہے کوئی مردہ کہ نماز پڑھے اس پر ایک جماعت مسلمانوں کی جن کی گنتی سو تک پہنچے اور وہ سب اسکی شفاعت کریں لیکن ان کی شفاعت حق میں اس مردے کے قبول ہوتی ہے۔ [3]

انس رضؓ کہتے ہیں کہ ایک جنازہ نکلا لوگوں نے اس پہ ثنا کی حضرت صلعم نے فرمایا واجب ہوگئی۔ دوسرا جنازہ نکلا اس کو برا کہا فرمایا واجب ہوگئی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا چیز واجب ہوگئی۔ فرمایا اس کو تم نے اچھا کہا اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔ اس کو برا کہا اس کے لئے آگ واجب ہوگی زمین میں تم اللہ کے گواہ ہو۔ [4]

حضرت عائشہ کی حدیث میں فرمایا ہے کہ تم مردوں کو برا نہ کہو وہ اپنے کئے پہنچ گئے جو آگے بھیجا ہے۔ [5]

ابن عمرؓ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے کہ تم اپنے مردوں کی خوبیوں کا ذکر کرو اور ان کی برائیوں کے بیان سے باز رہو۔ [6]

---

[1] مسلم [2] مسلم [3] بخاری و مسلم [4] بخاری و مسلم [5] بخاری [6] ابوداؤد و ترمذی [7] صحیحین۔

Marfat.com

بکا حدیث انسؓ میں آیا ہے کہ حضرتؐ اپنے فرزند ابراہیم کے انتقال پر آنکھ سے روتے تھے۱ؔ

اسی طرح اپنے نواسے فرزند زینب رضی اللہ عنہ کے انتقال پر جب کسی نے پوچھا تو کہا ھٰذِہٖ رحمۃ جَعَلَھَا اللہ فِی قلوب عبادِہٖ فَاِنما یرحمُ اللہ مِن عِبادِہٖ الرّحماء

حدیث ابن مسعود میں فرمایا ہے۔ وہ ہم میں سے نہیں جو اپنے منھ پر طمانچے مارے گریبان پھاڑے جاہلیت کا سا بیان کرے۔

اہلیہ ابوموسیٰ سے فرمایا تھا۔ میں بری ہوں اس سے جو سر منڈائے یا پیخے چلائے یا کپڑے پھاڑے ۲ؔ

زیارت قبر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آپ نے مرض موت میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرتا ہے کہ انھوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو مساجد بنالیا ۳ؔ

جندب کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اکرم صلعم فرماتے تھے خبردار کہ تم سے پہلے لوگوں نے اپنے انبیاء اور صلحا کی قبروں کو مسجدیں بنالیا ہی آگاہ ہو کہ تم قبروں کو مساجد نہ بناؤ میں اس سے تم کو منع کرتا ہوں ۴ؔ

شہید جنگ احد کے مقتولوں کی نسبت رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لوہے اور چمڑے کا سامان ان کے بدن سے اتار کر انھیں کپڑوں سمیت خون آلودہ دفن کردیا جائے ۵ؔ

---

۱ صحیحین ۲ مسلم ۳ مشکوٰۃ ۴ مشکوٰۃ عن جندب ۵ ابوداؤد۔

Marfat.com

تعمیر قبر
قبر گچ کرنے اور اس پر عمارت بنانے بیٹھنے اور لکھنے اور اسے پامال کرنے سے رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا[۱]

توشہ
میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں اس کے لواحق اس کا مال اور اس کے اعمال پس دو واپس آجاتے ہیں اور ایک پیچھے رہجاتی ہے[۲] کوئی ایسا شخص نہیں ہے کہ مرے اور پشیمان نہ ہو۔ اگر وہ نیک ہو تو اس بات پر پشیمان ہوتا ہے کہ کیوں زیادہ نیکی نہ کی اگر بد ہے تو اس بات پر پشیمان ہوتا ہے کہ کیوں (بدی) سے باز نہ رہا[۳]

جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ سوائے تین چیز کے صدقہ جاری۔ علم جس سے خلق کو فائدہ پہنچے نیک بخت بیٹا جو اس کے واسطے دعا کرے[۴]

حاضری
جب حضرت جعفرؓ کی موت کی خبر آئی تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جعفرؓ کے کنبے کے واسطے کھانا تیار کرو۔ کیونکہ ان پر ایسی آفت آئی ہے جو انھیں مصروف رکھے گی۔[۵]

تعزیت
جناب عبد اللہ کا لفظ مرفوع یہ ہے جس نے کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کی اس کو اجر ہے۔ اس کے برابر[۶]

جس نے کسی ایسی عورت کی تعزیت کی جس کا بچہ مرگیا ہے تو اس کو جنت کی ایک چادر اوڑھادیں گے۔ (عن ابو ہریرہؓ)

---

[۱] الخمسہ الا البخاری [۲] ترمذی [۳] ترمذی [۴] الخمسہ الا البخاری [۵] ابوداؤد [۶] ترمذی۔

Marfat.com

خدمت میت حدیث ابی رافع میں مرفوعاً آیا ہے جس نے کسی میت کو نہلایا پھر اس کے عیب کو چھپایا اللہ اس کے چالیس گناہ کبیرہ بخشے گا۔ جس نے قبر کھودی کسی اپنے بھائی کی یہاں تک کہ اس کو اندر اس کے چھپایا تو گویا اس نے اپنے گھر میں رکھا۔ یہاں تک کہ وہ مبعوث ہو حاکم نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ جس نے کفن کیا دکفنایا، کسی میت کو پہنا دیگا اللہ اس کو جنت کا سلاس واستبرق ؎

ایصال ثواب والذین جاءُ من بعدھم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان

ابوسعید مرفوعاً کہتے ہیں جو کوئی ایک آیت قرآن کی یا ایک مسئلہ علم کا کسی کو سکھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ثواب تا قیامت جاری رکھتا ہے ؎ انس رضؓ نے مرفوعاً کہا ہے یہ امت مری امت مرحومہ قبروں میں گناہ لے کر داخل ہوتی ہے جب نکلے گی بے گناہ نکلے گی۔ بسبب مومنوں کے استغفار کے انکے گناہ دور ہو جاتیں گے۔ ابو مہاں نے کہا قبر میں مردے کو کوئی شے استغفار کثیر سے زیادہ تر رفیق نہیں ہوتی ؎ اللہ تعالیٰ بہشت میں بندہ صالح کا درجہ بلند کرتا ہے (تو) وہ (بندہ) کہتا ہے اے رب یہ درجہ مجھ کو کہاں ملا اللہ فرماتا ہے بسبب تیرے فرزند کے۔ تیرے واسطے استغفار کرنے کے ؎

جس نے کوئی طریقہ نیک جاری کیا اس کو ثواب اس نیکی کا اور جو کوئی اس پر عمل کرے گا اس کا ثواب ملے گا بدوں اس کے کہ اس شخص کا ثواب کم ہو

ؔ ابن عساکر ؎ صبحانی ؎ طبرانی (عن ابو ہریرہ)

اور جو کوئی طریقہ بد جاری کرے گا۔ اس کو گناہ اس عمل کا اور گناہ اسکا جو اسپر عمل کرے گا۔ بدون اس کے کہ اس شخص کا گناہ کچھ کم ہو اس کو ملے گا[۱]

سفیان کہتے ہیں جس طرح زندے کھانے پینے کے محتاج ہیں اسی طرح مرنے زیادہ محتاج رہتے ہیں دعا کے (یعنی دوسرے لوگوں کی دعائے مغفرت کے منتظر رہتے ہیں) رواہ ابن ابی دنیا۔

عقبہ بن عامر نے کہا ہے ایک عورت نے حضرت سے پوچھا میں اپنی ماں کی طرف سے حج کروں فرمایا اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی۔ کہا ہاں۔ فرمایا حج کر[۲]

---

[۱] مسلم [۲] طبرانی

Marfat.com

باب دہم

وصیت

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ
الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا نِ
الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ فَمَنْ
بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ
عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ اِنَّ اللّٰهَ
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ
جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا
اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
(سورۂ بقر ع ۲)

(مسلمانو) تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے سامنے موت آموجود ہو اور وہ کچھ مال چھوڑنے والا ہو تو ماں باپ اور رشتہ داروں کے لئے واجبی طور پر وصیت کر جائے۔ جو خدا سے ڈرتے ہیں۔ ان پر حق ہے۔ پھر جو وصیت کے سننے کے پیچھے اسے کچھ کا کچھ کر دے تو اسکا گناہ ان ہی لوگوں پر ہے جو وصیت کو بدلیں بیشک اللہ (سب کی) سنتا اور سب کچھ جانتا ہے اور جس کو وصیت کرنے والے کی طرف سے (کسی خاص شخص کی) طرف داری یا (کسی کی

حق تلفی کا اندیشہ ہوا ہو اور وہ وارثوں میں میل کرا دے تو ایسی صورت میں وصیت کے بدلنے اس پر کچھ گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ فَاِنْ کُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَیْنِ فَلَھُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَکَ وَاِنْ کَانَتْ وَاحِدَۃً فَلَھَا النِّصْفُ ط وَلِاَبَوَیْہِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَکَ اِنْ کَانَ لَہٗ وَلَدٌ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلَدٌ وَّ وَرِثَہٗ اَبَوٰہُ فَلِاُمِّہِ الثُّلُثُ فَاِنْ کَانَ لَہٗ اِخْوَۃٌ فَلِاُمِّہِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِیَّۃٍ یُّوْصِیْ بِھَا اَوْ دَیْنٍ

(مسلمانو) تمہاری اولاد کے حصوں کے بارے میں اللہ تم سے رکھتا ہے کہ لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ دیا کرو، پھر اگر لڑکیاں (دو یا) دو سے بڑھ کر ہوں تو ترکہ میں ان کا حصہ دو تہائی۔ اور اگر اکیلی ہو تو اس کو آدھا اور میت کے ماں باپ کو یعنی دونوں میں ہر ایک کو ترکہ کا چھٹا حصہ اس صورت میں کہ میت کی اولاد ہو۔ اور اگر اس کے اولاد نہ ہو اور اس کے وارث (صرف) ماں باپ ہوں تو اس کی ماں کا حصہ ایک تہائی (باقی باپ کا) لیکن اگر (ماں باپ کے علاوہ) میت کے ایک سے زیادہ بھائی (یا بہن) ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ یعنی باقی سب باپ کا) اور بھائیوں کو کچھ نہیں مگر یہ حصے میت کی وصیت کی تعمیل، اور دا دائے، قرض کے بعد دیئے جائیں۔ یہ پورا رکوع میراث کے متعلق ہے۔

ہر مسلمان پر جس کے پاس کوئی چیز وصیت کرنے کے لائق ہو اس پر حق ہے کہ دو راتیں رات بسر نہ کرے مگر وصیت اس کے پاس اس کی لکھی رکھی ہوئے (مسلم عن ابن عمر)

Marfat.com

انس بن مالک رض کہتے ہیں (کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (حاضر) تھے ایک آدمی نے آکر کہا کہ فلاں شخص مرگیا۔ آپ نے فرمایا ابھی تو (وہ) ہمارے پاس تھا (لوگوں نے کہا (جی) ہاں۔ فرمایا سبحان اللہ گویا غضب کا (موت کا) پکڑنا ہے محروم وہ ہے جو وصیت کرنے سے محروم رہا۔[۱]

ابوسعید خدری کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے آدمی اگر اپنی حیات وصحت میں ایک درہم خیرات کرے تو سو درہم کی خیرات کرنیسے مرتے وقت بہتر ہے۔[۲]

ابوہریرہ رض کہتے ہیں ایک آدمی نے کہا اے رسول خداﷺ کون صدقہ بڑا ہے (خیر میں) فرمایا یہ کہ صدقہ دے تو اور تندرست ہو بخیل نہ ہو محتاجی سے نہ ڈرے، تونگری کی امید رکھے اتنی دیر نہ کر کہ جب جان گلے میں پہنچے تب تو کہے فلاں کو یہ دو فلاں کو وہ دو۔ وہ تو اس فلاں کا پہلے ہی ہو چکا ہے۔[۳]

عدت

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا فَاِذَا بَلَغْنَ

اور تم میں سے جو لوگ مرجائیں اور بیویاں چھوڑ مریں تو عورتوں کو چاہیئے کہ چار مہینے دس دن اپنے تئیں روکے رہیں پھر جب اپنی عدت کی مدت پوری کرلیں تو جائز طور پہ

---

[۱] ابویعلی [۲] ابوداؤد [۳] بخاری ۱۲۰

اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ

جو کچھ اپنے حق میں کریں اس کا تم (وارثانِ میت) پر کچھ الزام نہیں اور تم لوگ جو کچھ (بھی) کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔

سوگ ام عطیہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کوئی عورت تین روز سے زیادہ میت پر سوگ نہ کرے ہاں خاوند کے مر جانے پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرنا چاہئے کہ رنگین کپڑا نہ پہنے۔ لیکن اگر ایسا کپڑا ہو کہ بنے جانے سے پہلے اس کا تانا یا بانا رنگین ہے تو اس کے پہننے کا مضائقہ نہیں اور نہ سرمہ لگائے نہ خوشبو کو چھوئے مگر حیض سے پاک ہو جاتے تو تھوڑا عود ہندی یا اظفار استعمال میں لانا درست ہے (صحیحین)

بالوں اور ہاتھوں کو مہندی بھی نہ لگائے۔ (ابو داؤد)

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو (سوگ میں) رخساروں پر طمانچے مارے اور گریبان چاک کرے اور جاہلوں کے سے بیان کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (مشکوٰۃ عن عبداللہ بن مسعود)

رسول اکرم صلعم نے اس جنازے کے ساتھ جانے سے منع فرمایا ہے جس کے ساتھ رونے اور چلانے والی عورتیں ہوں (مشکوٰۃ)

نبی اکرم صلعم نے بعد شہادت حضرت جعفر طیار کے ان کے اہل و عیال کو تین روز کی مہلت دی پھر ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے بھائی پر آج کے بعد گریہ وزاری نہ کرو۔ اور فرمایا کہ برادرزادوں کو

Marfat.com

بلاؤ ہم کو بلوا لگیا۔ ہم اس وقت بچے تھے۔ اور فرمایا کہ حجام کو بلاؤ ہماری سب کی اصلاح بنوادی گویا سوگ ختم ہوگیا۔

رضاعت

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا وَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ مَا آتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (سورہ بقرہ)

اور جو شخص (بی بی کو طلاق دے پیچھے اپنی اولاد کو پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے تو اس کی خاطر مائیں اپنی اولاد کو پورے دو برس دودھ پلائیں اور جس کا وہ بچہ ہے (باپ) اس پر دستور کے مطابق ماؤں کا کھانا کپڑا دینا لازم ہے کسی شخص کو تکلیف نہ دیجائے مگر وہیں تک کہ اسکی گنجائش ہو۔ ماں کو اس کے بچہ کی وجہ سے نقصان نہ پہنچایا جائے اور نہ اس کو جس کا بچہ ہے (یعنی بچہ کے باپ کو اس کے بچہ کی وجہ سے اور (دودھ پلانے کا نان ونفقہ جیسا اصل باپ پر) ویسا (اس کے وارث پر پھر اگر وقت سے پیشتر ماں باپ) دونوں اپنی مرضی اور صلاح سے (دودھ) چھڑانا چاہیں تو ان پر گناہ نہیں۔ اور اگر تم اپنی اولاد کو (کسی دایہ سے دودھ پلوانا چاہو تو اس میں بھی، تم پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ جو تم نے دستور مطابق ماؤں کو دینا کیا تھا ان کے لئے کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور جانتے رہو جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو دیکھتا ہے۔

Marfat.com

دعائے مغفرت

وَالَّذِیْنَ جَآؤُ مِنْ بَعْدِہِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ

سفیان کہتے ہیں جس طرح زندے محتاج ہوتے ہیں طرف کھانے پینے کے اسی طرح مردے زیادہ تر محتاج رہتے ہیں طرف دعا کے (رواہ ابی الدنیا)

انس رضؓ نے مرفوعاً کہا ہے یہ امت میری امت مرحومہ ہے قبر دل میں گناہ لے کر داخل ہوتی ہے۔ مگر جب نکلے گی تو بے گناہ نکلے گی۔ ان کے مومنوں کے استغفار کے سبب دور ہو جائیں گے۔ [۱]

عطاؒ نے کہا کہ بعد موت کے ثواب عتق و حج و صدقہ کا پہنچتا ہے"

حضرت امام محمد باقرؒ کہتے ہیں کہ علی مرتضیٰ کی طرف سے امام حسن و حسین غلام آزاد کیا کرتے تھے۔

حجاج بن دینار مرفوعاً کہتے ہیں منجملہ ہر والدین کے ایک یہ بات ہے کہ نماز پڑھے ان کے لئے ہمراہ اپنی نماز کے اور روزہ رکھے ان کے لئے ساتھ اپنے روزے کے اور صدقہ دے ان کی طرف سے ہمراہ اپنے صدقہ کے (رواہ ابن ابی شیبہ)

حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً آیا ہے جو کوئی مر گیا اور اس پر روزے تھے تو واجب ہے کہ روزہ رکھے اس کی طرف سے اس کے قریب اسکا[۳]

بریدہؓ نے کہا کہ ایک عورت نے حضرت صلعم سے پوچھا میری

---

[۱] مسلم [۲] طبرانی فی الاوسط [۳] صحیحین

Marfat.com

ماں پر دو مہینے کے روزے واجب تھے۔ میں اگر اس کی طرف سے روزہ رکھوں تو اس کو کفایت کریں گے فرمایا ہاں اس نے کہا میری ماں سے نے حج نہیں کیا تھا۔ اگر میں اس کی طرف سے حج کر دوں اس کو کافی ہو گا۔ فرمایا۔ ہاں [1]

حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کہتی ہیں کہ ایک شخص نے کہا کہ اے رسولِ میری ماں ناگہاں مر گئی کچھ وصیت نہ کر سکی مجھ کو گمان ہے کہ اگر کچھ بات کرتی تو صدقہ دیتی اس کو کچھ ثواب ملے گا۔ اس کی طرف سے میں تصدق کروں (آپ نے، فرمایا ہاں [2]

سعد بن عبادہ رضؓ نے کہا [3] اے رسول خدا میری ماں مر گئی اور میں حاضر نہ تھا۔ اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں (تو) اس کو کچھ ثواب ہوگا۔ (آپؐ نے، فرمایا ہاں۔ سعد نے کہا کہ میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میرا باغ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔

دوسرا لفظ یہ ہے کہ میری ماں مر گئی۔ کونسا صدقہ [4] افضل ہے فرمایا پانی کا صدقہ سعد نے ایک کنواں کھدوایا کہا اس کا ثواب ام سعد کو ہے [5]

ابن عمر رضؓ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا ہے تم میں جب کوئی صدقہ نفل کرے تو اس کو اپنے ماں باپ کی طرف ٹھیرائے اس کا ثواب اس کے ماں باپ کو پہنچے گا اور اس کے اجر سے کچھ کم نہ ہو گا [6]

---

[1] مسلم [2] بخاری [3] بخاری [4] رواہ احمد واصحاب السنن الاربعہ [5] طبرانی

عقبہ بن عامرؓ نے کہا کہ ایک عورت نے حضرت صلعم سے پوچھا میں اپنی ماں کی طرف سے حج کردوں۔ فرمایا اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی کہا ہاں فرمایا حج کر لے[۱]

بزار و طبرانی نے بسند حسن انس سے روایت کیا ہے کہ حضرت صلعم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ اپنے باپ کی طرف سے حج کرے ابوہریرہؓ کا یہ لفظ ہے کہ حضرت نے فرمایا جو کوئی حج کرتا ہے مردے کی طرف سے تو حاجی کو بھی اتنا ثواب ہوتا ہے[۲]

جنازہ لیجانا حدیث ابوہریرہؓ میں مرفوعاً آیا ہے تم جلدی کرو جنازہ میں اگر نیک ہے تو تم اس کو طرف خیر کے لئے جاتے ہو اور اگر کچھ اور طرح پر ہے تو ایک شر کو اپنی گردنوں سے اتار کر رکھتے ہو رواہ الشیخان

ابن مسعودؓ نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلعم سے پوچھا کہ جنازہ کے ہمراہ کس طرح چلیں د آپ نے فرمایا دوڑنے سے کچھ کم اگر خیر ہے تو ادھر جلدی لیجانا چاہئے۔ اگر اور طرح پر ہے تو اہل نار کو دور کرنا اچھا ہے[۳]

آداب دفن عثمان بن عفان کی حدیث میں آیا ہے۔ کہ جب رسول اللہ دفن میت سے فارغ ہوتے اور کھڑے ہو کر فرماتے کہ اپنے بھائی کے لئے تم استغفار کرو اس کے واسطے ثابت قدم اسلام پر رہنا مانگو۔ وہ اس وقت سوال کیا جاتا ہے[۴]

---

[۱] طبرانی [۲] طبرانی [۳] ابوداؤد [۴] ابوداؤد۔

Marfat.com

لحد

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رفعاً کہا ہے کہ لحد ہمارے لئے ہے اور شق ہمارے غیر کے لئے رواہ اہل السنن الاربع واحمد۔

ہشام بن عمر نے کہا حضرت صلعم نے دو دو تین تین شہداء احد کو ایک قبر میں دفن کرائے رواہ احمد واصحاب السنن۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت کو جانب سر سے قبر میں رکھا تھا۔ رواہ الشافعی یہ فعل صحابہ کا تھا سنت یہ ہے کہ جانب پائیں سے قبر میں اتارے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب میت کو قبر میں رکھتے تو کہتے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ دوسری روایت میں عَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ آیا ہے (رواہ احمد واہل السنن)

حدیث جعفر بن محمد عن ابیہ میں مرسلاً آیا ہے کہ تین لپ بھر کے دونوں ہاتھوں سے ڈالے اور پانی چھڑکا اور کنکریاں بچھائیں (رواہ فی شرح السنۃ)

اور حدیث مطلب بن ابی وداعہ میں آیا ہے کہ عثمان بن مظعون کی قبر پر نزدیک سر کے ایک بھاری پتھر رکھا اور فرمایا۔ اعلم بھا قبر اخی کا دفن الیہ من مات من اھلی[1]

حدیث عائشہ رض (صدیقہ) میں فرمایا ہے۔ توڑنا مردے کی ہڈی کا ویسا ہی ہے جیسا کہ توڑنا زندہ کی ہڈی کا۔

---

[1] ابوداؤد۔

Marfat.com

ابن عمر رفعاً کہتے ہیں جب تم میں کوئی مرے تو پڑھو یعنی بعد دفن کے نزدیک اس کے سر کے فاتحہ بقرہ اور نزدیک پاؤں کے خاتمہ بقرہ [1]

عبدالرحمن بن ابی بکر کا انتقال حبشے میں ہوا تھا یہ ایک موضع ہے عراق میں ان کو مکہ میں لا کر دفن کیا [2]

شہید کے گھر کھانا لے جانا عبداللہ بن جعفرؓ کہتے ہیں جعفر کے شہید ہونے کی خبر آئی فرمایا کہ آل جعفر کے لئے کھانا تیار کرو۔ وہ مشغول ہیں [3]

تعظیم جنازہ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ہماری طرف سے ایک جنازہ کا گذر ہوا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ مگر بعد کو ہم نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلعم وہ تو یہودی کا جنازہ تھا۔ فرمایا جب تم جنازہ دیکھا کرو تو کھڑے ہو جایا کرو (بخاری)

صبر کرنا حدیث ابو ہریرہؓ میں اولاد نابالغ کے مرنے پر صبر کرنے سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے [4]

قرآن پڑھنا شعبیؒ نے کہا انصار میں جب کوئی مر جاتا تو اس قبر کی طرف جا کر اس کے لئے قرآن پڑھتے (رواہ الخلال)

مولے اکو برا نہ کہا جائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلعم کا ارشاد گرامی ہے

---

[1] بیہقی [2] ترمذی (عن ابن ابی ملیکہ) [3] ترمذی [4] بخاری۔

Marfat.com

کہ مردوں کو گالیاں نہ دو اور برا نہ کہو کیونکہ وہ اپنے کئے کو پہنچ گئے۔

رونا رولانا حضرت ابوسعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے مردے پر چلانے والی عورت اور نوحہ سننے والی عورت دونوں پر لعنت کی ہے [1]

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کیا تم نہیں سنتے ہو کہ آنکھ کے آنسو نکلنے نیز دلی غم پر اللہ تعالیٰ کسی کو عذاب نہیں کرتا۔ اور زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ مگر اس کے باعث اللہ تعالیٰ عذاب کرتا ہے [2]

ابن عباس رضؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم نے صلعم نے لعنت کی ہے ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کریں اور ان لوگوں پر جو قبروں کو مسجدیں بنالیں اور ان پر چراغ جلائیں [3]

جابر رضؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ یا اللہ میری قبر کو بت نہ بنانا کہ اس کی پرستش نہ کی جائے اللہ کا غضب اس قوم پر زیادہ ہوتا ہے۔ جو اپنے انبیا کی قبروں کو مسجد بنالیتی ہے۔

بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم ان کو تعلیم دیتے تھے کہ جب تم مقبروں کی طرف جاؤ تو کہو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الدِّیَارِ

---

[1] بیہقی [2] ترمذی دعن ابن ابی ملیکہ [3] مشکوٰۃ دعن ابن عباس،

من المومنین والمسلمین وَاِنّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ لکمْ لَاحِقُوْنَ نسال اللّٰہ لنا ولکمُ العافیہ ۔لہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر جمعہ کو اپنے والدین کی یا ان میں سے کسی کی قبر کی زیارت کرے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور ابرار میں لکھ لیا جاتا ہے۔

نبی کریمؐ نے فرمایا کہ میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کیا تھا اب تم قبروں کی زیارت کرو کہ اس سے دنیا میں زہد کی ترغیب ہوتی ہے اور آخرت کو یاد دلاتی ہے۔

ابوالہیاج اسدیؓ کہتے ہیں۔ حضرت علی نے مجھ سے کہا تجھ کو اس کام پر بھیجوں۔ جس پر مجھ کو آنحضرت صلعم نے بھیجا تھا کہ، کوئی صورت مت باقی چھوڑ لیکن اس کو مٹا دے اور نہ کوئی قبر بلند کر مگر اس کو برابر کر دے (زمین سے)۔ سے

حدیث جابرؓ میں نہیں آئی ہے قبر پر گچ کرنے اور اس پر لکھنے اور بیٹھنے سے ۔ٹہ اور حدیث ابی مرثد غنوی میں نہی فرمائی ہے قبر کے پاس نماز پڑھنے سے ۔ھ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے جو خود اپنا گلا گھونٹ لے وہ دوزخی ہے۔ جو خود اپنے تیر مار لے (وہ بھی) دوزخی ہے۔لہ

لہ مشکوٰۃ ٢ مشکوٰۃ عن محمد ٣ مسلم ٤ مسلم ٥ مسلم ٦ بخاری۔

Marfat.com

رفیق قبر

جب آدمی مر جاتا ہے تو عمل اس کا منقطع ہو جاتا ہے۔ مگر تین چیزیں ایک صدقہ جاریہ (یعنی وقف) دوسرے وہ علم جس سے لوگ نفع لیں (یعنی بعد مرنے کے اس کے علم سے فائدہ حاصل کریں مثلاً شاگرد چھوڑ جائے یا کتابیں تصنیف کر جائے) تیسرے نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے [۱]

ابو سعیدؓ مرفوعاً کہتے ہیں کہ جو کوئی آیت قرآن کی یا ایک مسئلہ کسی کو سکھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ثواب اس کا قیامت تک جاری رکھتا ہے (رواہ ابن عساکر)

حضرت انسؓ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت صلعم نے کہا کہ جب کوئی مرتا ہے تین چیزیں اس کے ساتھ جاتی ہیں۔ اہل، مال، عمل، پھر دو چیزیں پھر آتی ہیں فقط ایک عمل اس کے پاس رہ جاتا ہے [۲]

یزید بن منصور نے کہا مرد قرآن خواں کے پاس جب فرشتے عذاب کے آتے ہیں تاکہ روح کو قبض کریں قرآن نکل کر کہتا ہے اے رب یہ میرا مسکن ہے جس میں تو نے مجھ کو بسایا تھا۔ اللہ کہتا ہے۔ قرآن کو اس کا گھر دیدو (رواہ ابن ابی الدنیا)

ابو منہال رحمہ اللہ نے کہا ہے قبر میں مردے کو کوئی شے استغفار سے زیادہ رفیق نہیں ہوتی ہے (رواہ الاصبہانی)

---

[۱] مسلم (حدیث ابوہریرہ مرفوعاً، [۲] بخاری و مسلم۔

Marfat.com

جریر بن عبداللہ مرفوعاً کہتے ہیں جس نے کوئی طریقہ نیک جاری کیا یعنی کسی حسنہ کا رواج دیا اس کو ثواب اس نیکی کا اور جو کوئی اس پر عمل کرے گا اس کا ثواب ملے گا۔ بدون اس کے کہ اس شخص کا ثواب کم ہو۔ اور جو کوئی طریقہ بد جاری کرے گا۔ یعنی عمل بد کا رواج دے گا۔ اس کو گناہ اس عمل کا اور گناہ اس کا جو اس پر عمل کرے گا۔ بدون اس کے ملے گا کہ اس شخص کا گناہ کچھ کم ہو۔ [1]

ابو مالک اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار باتیں میری امت میں کفر کی ہیں جن کو لوگ نہیں چھوڑتے ان میں سے چلا کر رونے کی بابت فرمایا کہ چلا کر رونے والی عورت نے مرنے سے پہلے توبہ نہ کی تو قیامت کے دن چیڑھ کے تیل کا لباس پہنا کر اٹھائی جائے گی۔ اور اس کی اوڑھنی خارشی کی ہوگی۔ [2]

حضرت ابو موسیٰ رضؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ مردے پر جو لوگ کھڑے ہو کر یہ کہتے ہیں کہ ہائے پہاڑ اے میرے سردار اسی طرح کی بڑائی کی باتیں (کہتے ہیں)، تو اللہ اس مردے کے لئے دو فرشتہ مقرر کرتا ہے۔ اور جو مردہ کی چھاتی پر گھونسے مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا تو ایسا ہی تھا۔

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم کی بیٹی

---

[1] مسلم [2] مسلم

حضرت بی بی زینب کا انتقال ہوا۔ تو عورتیں چلا چلا کر رونے لگیں۔ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورتوں کی اس حرکت پر انکو کوڑے مارنے شروع کئے ؛ فجعل عمر یضربھن بسوطہ

رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر کو ہٹاکر فرمایا کہ عمرؓ ٹھہر جاؤ۔ پھر عورتوں سے خطاب فرمایا کہ تم شیطانی آواز سے بچو آنکھ سے آنسوؤں کا جاری ہونا اور دل سے غم ہونا یہ اضطراری حالت ہے اور اللہ عزوجل کی طرف سے رحمت ہے مگر ہاتھ سے پیٹنا زبان سے چلا نا رونا یہ سب شیطان کی طرف سے ہے لہ

طبرانی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا رونے پیٹنے والی عورتوں کی دوزخ میں دو قطاریں بنائی جائیں گی۔ ایک قطار داہنی طرف ہوگی اور ایک بائیں طرف اور نوحہ کرنے والی عورتیں کتوں کی طرح دوزخیوں پر نوحہ ولکا کریں گی۔ ان کو روتیں گی پیٹیں گی۔

حضرت زینب فرماتی ہیں کہ جب ام المومنین ام حبیبہ کے والد ابوسفیان کا انتقال ہوا تو میں ان کے پاس گئی تھی بی بی ام حبیبہ نے خوشبو منگائی اس میں زعفران کی زردی اور کوئی چیز ملی ہوئی تھی وہ خوشبو اپنی باندی کے ملی اور پھر اپنے رخساروں پر ملی اور فرمایا کہ خدا کی قسم مجھ کو خوشبو کی حاجب نہیں تھی۔ مگر میں نے رسول خدا صلعم کو یہ فرماتے

لہ ترمذی سہ مشکوٰۃ

Marfat.com

سنا ہے کہ جو عورت خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھے اس کو کسی مرد کا سوگ تین دن سے زیادہ اور شوہر کے سوگ میں چار مہینے اور دس دن سے زیادہ بیٹھنا حلال نہیں [۱]

آداب قبرستان

حضرت علی مرتضیٰ نے مرفوعاً کہا ہے جب کسی کا گذر مقابر پر ہو اور وہ گیارہ بار قل ہو اللہ احد پڑھ کر ثواب اس کا اموات کو بخشے تو اس کو بعد مردگان ثواب دیا جاتا ہے (رواہ ابو محمد السمرقندی)

ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے جو کوئی مقابر میں جا کر فاتحہ و قل ہو واللہ احد و الہٰکم التکاثر پڑھے اور کہے یہ جو میں نے پڑھا ہے اس کا ثواب میں نے مومنین اور مومنات و اہل قبور کو دیا تو وہ سب مردے اس کے لئے اللہ کی طرف شفیع ہوتے ہیں (رواہ ابو القاسم سعد بن علی)

انسؓ مرفوعاً کہتے ہیں جو کوئی قبرستان جا کر سورۂ یٰسین پڑھے تو مردوں کو تخفیف عذاب کر دی جاتی ہے۔ اور مردوں کی تعداد کے موافق اس کو نیکیاں ملتی ہیں (رواہ عبدالعزیز صاحب الخلال)

قرطبی نے کہا ہے حضرت نے فرمایا ہے مُردوں پر سورۂ یٰسین پڑھو جمہور کہتے ہیں کہ موت کے وقت پڑھنا چاہیے۔

عبدالواحد مقدسی نے کہا کہ قبر کے پاس پڑھیں۔ محب طبری نے کہا

---

[۱] صحاح ستہ [۲] قضیۃ المقدور علی فتنۃ المقصور صفحہ ۴۷ تا ۵۰

کہ دونوں حال میں پڑھیں

احیار العلوم میں امام احمدؒ سے نقل کیا ہے کہ جب مقابر میں جادیں تو فاتحہ دمعوذتین وقل ہو اللہ احد پڑھ کر اہل مقابر کے لئے ثواب اس کا دیں وہ انکو پہنچتا ہے۔

Marfat.com

باب یازدہم

اکتسابِ معاش

لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلاً مِنْ رَّبِّکُمْ (بقرہ)

اس کے معنی کچھ حرج نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل چاہو۔ یعنی مثلاً تجارت سے کوئی فائدہ حاصل کرو۔

وَجَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا وَّجَعَلْنَا النَّہَارَ مَعَاشًا (نبا)

اور ہم نے رات کو لباس بنایا اور دن کو روزی کے لئے بنایا۔

وَاٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ (مزمل)

اور دوسرے وہ ہیں کہ زمین میں سفر کرتے ہیں اللہ کے فضل سے روزی کے طلبگار ہیں۔

حلال روزی کا پیدا کرنا فرض ہے بعد فرائض کے [1]

[1] خیر المواعظ (عن عبداللہ ابن مسعود) وبیہقی

Marfat.com

ابن عمر کہتے ہیں کہ جس کسی نے، دس درہم کو ایک کپڑا خریدا کیا (اگر) اس میں ایک درہم حرام (کا) ہے تو اللہ نماز (اس کی) قبول نہیں کرتا جب تک وہ کپڑا اس کے بدن پر ہے۔[۱]

لوگوں نے دریافت کیا۔ کہ رسول اللہ کونسی کمائی سب سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ کی محنت کی کمائی اور ہر تجارت جسمیں کذب اور خیانت نہ ہو (رافع)۔[۲]

اس سے بہتر حلال کا کھانا کوئی نہیں کھا سکتا جو اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتا ہے۔ اور حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے[۳]

جو شخص گداگری سے بچنے اور اپنے اہل وعیال کی پرورش کرنے اور ہمسایوں کی خبر گیری کے لئے حلال طریقے سے دنیا طلب کرے خدائے تعالیٰ کے پاس وہ ایسی حالت میں جاوے گا کہ اس کا چہرہ بدر منیر کی طرح چمکتا ہوا ہوگا[۴]

تم میں سے کسی شخص کا لکڑیوں کا گٹھا اپنی کمر پر لانا کسی دوسرے شخص سے سوال کرنے سے بہتر ہے کہ وہ دے یا نہ دے[۵]

تم میں سے کسی کو نہیں چاہئے کہ تلاش معاش سے بیٹھ رہے۔ اور پڑھا کرے۔ اللّٰھمّ ارزقنی کیونکہ تم جانتے ہو کہ اسمان سے سونا

---

[۱] بیہقی بسند صفیہ [۲،۳] احیاء العلوم [۴] بخاری [۵] احیاء العلوم

Marfat.com

چاندی نہیں برستا

امام احمد بن حنبل سے جب لوگوں نے پوچھا کہ آپ اس شخص کے حق میں کیا کہتے ہیں کہ جو اپنے گھر یا مسجد میں بیٹھا رہے اور کہے کہ میں کچھ نہ کروں گا۔ جب تک میرے پاس رزق آپ سے نہ آئے۔ تو انھوں نے یہ جواب دیا کہ ایسا شخص علم دین سے جاہل ہے۔ کیا اس نے نبی صلعم سے نہیں سنا کہ خدائے پاک نے میرا رزق میرے تیر کے سایہ ملے مقرر کیا ہے اور یہ قول بھی نہیں سنا کہ پرندے صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر آتے ہیں۔ یعنی وہ رزق کی تلاش میں نکلتے ہیں ؂۲

تمام اعمال میں افضل کسب حلال ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جو شخص اپنے عیال کے لئے جائز رسائل سے مال حاصل کرے۔ اس کا مرتبہ اس شخص کے برابر ہے کہ جو خدا کی راہ میں جہاد کر رہا ہے اور جو شخص جائز طور پر پاک دامنی کے ساتھ دنیا طلب کرتا ہے اس کا درجہ مثل شہیدوں کے ہے ؂۳

خدائے تعالیٰ اس بندے کو دوست رکھتا ہے جو نوکری اس لئے اختیار کرے کہ لوگوں کا محتاج نہ ہو۔

ان اللہ یحب المومن المحترف	خدائے تعالیٰ پیشہ ور مسلمانوں کو دوست رکھتا ہے ؂۴

ؔ۱ احیاء العلوم ؔ۲ احیاء العلوم ؔ۳ المدینۃ السلام صفحہ ۱۰۸ ؔ۴ احیاء العلوم

Marfat.com

انسؓ کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے۔ طلب کرنا حلال کا ہر مسلمان پر واجب ہے۔[1]

ابن عمر مرفوعاً کہتے ہیں۔ چار چیزیں ہیں۔ جب تجھ میں ہو تو اب کچھ بھی دنیا سے فوت ہو جاوے (تو) تجھ کو کچھ ڈر نہیں۔ ایک امانت دوسرے سچی بات۔ تیسرے اچھی عادت چوتھے عفت لعام۔[2]

ابو ہریرہؓ کا لفظ یہ ہے کہ فرمایا۔ آوے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ آدمی پروا نہ کرے گا کہ کہاں سے لیا ہے اس نے، حلال سے یا حرام سے اوریں نے اتنا اور زیادہ کہا ہے کہ پھر اس وقت اس کی دعا قبول نہ ہو گی۔

قال رسول اللہ صلعم من الذنوب لا یکفرھا الا الھم فی طلب المعیشۃ	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یعنی گناہ ایسے ہیں کہ طلب معاش میں کوشش کرنے ہی سے پاک ہوتے ہیں
الصدق یحشر یوم القیامۃ مع الصدیقین والشھداء	سچا سوداگر قیامت کے دن صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ محشور ہو گا۔

جو شخص دنیا کو وجہ حلال سے اس لئے ڈھونڈتا ہے کہ سوال کرنے سے بچے اور اپنے بال بچوں کی خبر لے اور ہمسایہ کے ساتھ ہمدردی کرے وہ خدا سے ایسی حالت میں ملے گا۔ کہ اس کا منھ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہو گا۔

---

[1] احیاء العلوم [2] مشکوٰۃ عن ابن مسعود۔

Marfat.com

روایت ہے کہ حضرت عیسٰی نے ایک شخص کو دیکھا کہا تو کیا کرتا ہے کہا عبادت۔ کہا تیری خبر گیری کون کرتا ہے۔ کہا میرا بھائی۔ کہا تیرا بھائی تجھ سے بڑا عبادت کرنے والا ہے۔

زید بن سلمہ اپنی زمین میں پیڑ لگا رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ ایسا ہی چاہئے اگر تو لوگوں سے بے غرض رہے گا۔ تو تیرا دین زیادہ محفوظ رہیگا اور تیری عزت ان میں زیادہ ہوگی۔ جیسا کہ تمہارے دوست حیمہ شاعر کا قول ہے۔ بھائیوں میں دولتمند ہی معزز ہوتا ہے

عمر فاروق کہا کرتے تھے کہ میں موت کے آنے کی جگہ اس جگہ سے بہتر سمجھتا۔۔۔ جہاں اپنے کنبہ کے لئے بازار میں لین دین کر رہا ہوں ؎

فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے لوگو کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہی جو تمکو جنت سے قریب اور دوزخ سے دور کرے کہ اس کا میں نے تم کو حکم نہ کیا ہو اور ایسی بھی کوئی شے نہیں رہی کہ تم کو آگ سے قریب اور جنت سے دور کرے جس سے میں نے تم کو منع نہ کیا ہو۔ روح الامین نے میرے دل میں ڈالا ہے کہ کوئی شخص ہرگز نہیں مرے گا۔ جب تک اپنا رزق پورا نہ کرے پس اللہ کے غضب سے ڈرتے رہو۔ اور روزی تلاش کرنے میں خوب کوشش کرو۔ اور تنگی معاش تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ ناجائز یعنی معاصی کے ذریعہ روزی پیدا کرو۔ جو چیز اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے وہ

احیاء العلوم

Marfat.com

ہے اس کی اطاعت کے حاصل نہیں ہوتی ہے[1]

تم میں سے جو شخص مال سے اپنے دین اور اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کر سکے ضرور کرے

ان الغناء للمومن فی آخر الزمان سعادۃٌ	آخر زمانہ میں مالدار ہونا مومن کے لئے سعادت ہوگی۔

خدا سے تقویٰ کرنے میں مال سے اچھی مدد مل سکتی ہے۔" دنیا کو برا نہ کہو ایک مومن کے لئے دنیا کو ایک اچھی سواری سمجھو جس پر سوار ہو کر وہ بھلائی حاصل کر سکتا ہے اور برائی سے نجات پا سکتا ہے۔

اپنے پس ماندوں کو مفلس اور لوگوں کا دست نگر چھوڑ جانے سے بہتر ہے کہ ان کو مالدار چھوڑو[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا ایک اچھی سواری ہے تم اس پر سوار ہو جاؤ وہ تم کو آخرت میں پہنچا دیگی[3]

تم میں بہتر وہی ہے جو نہ آخرت کی وجہ سے دنیا کو چھوڑے اور نہ دنیا کی وجہ سے آخرت کو چھوڑے بلکہ اس کو بھی لے اور اس کو بھی[4]

حلال کا طلب کرنا بمنزلہ جہاد کے ہے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ رسول خدا صلعم صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ لوگوں نے ایک چست و چالاک اور قوی نوجوانوں کو دیکھا جو سخت محنت کر رہا تھا۔ انھوں نے کہا افسوس اگر

---

[1] مشکوٰۃ عن ابن مسعود [2] ابوداؤد عن ابی سعید [3] صحیین قاسعد [4] المدینۃ الاسلام صفحہ ۱۰۰ تا گیارہ

کاش اس شخص کی جوانی جیسی خدا کے راہ میں صرف ہوتی۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا مت کہو کیونکہ اگر وہ اپنی ذات کیلئے اس غرض سے محنت کر رہا ہے۔ اور اگر وہ اپنے ضعیف ماں باپ اور چھوٹے بچوں کے لئے محنت کرتا ہے تو بھی وہ خدا کی راہ میں ہے اور اگر وہ فخر و مباہات کی غرض سے محنت کرتا ہے تو شیطان کی راہ میں ہے۔"

ہمت اور کوشش سے رزق ملتا ہے

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے خدا اپنے بندوں کو بقدر انکی ہمت اور نیت کے عطا فرماتا ہے۔ فرمایا۔ دلیر تاجر کو رزق ملتا اور نامرد تاجر محروم رہتا ہے۔

جو شخص کوشش کرتا ہے۔ وہ اپنا مقصود حاصل کرتا ہے۔ اور ہر ایک کوشش کرنے والے کو اس کا حصہ ملتا ہے[1]

تجارت

واحل اللہ البیع وحرم الربوا (بقر)

اور اللہ تعالیٰ نے تجارت حلال کی اور سود حرام کیا۔

سب سے زیادہ حلال روزی جو آدمی کھا سکتا ہے وہ اس کی کمائی اور ہر تجارت ہے جس میں جھوٹ اور خیانت شامل نہ ہو۔

تجارت تم کو ضرور کرنا چاہیئے اس لئے کہ ۹/۱۰ حصہ رزق تجارت میں ہے[1]

---

[1] مشکوٰۃ۔

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرتا ہے۔ جو خرید نے بیچنے اور تقاضہ کرنے میں نرمی اختیار کرے[1]

اللہ تعالیٰ رحم کرے اس پر جو بیچنے میں نرمی برتے اور قرض دینے میں نرمی برتے اور قرض مانگنے میں نرمی برتے[2]

خرید و فروخت میں کثرت سے قسمیں کھانے سے پرہیز کرو اس لئے کہ قسم سے اس وقت کام چل جاتا ہے مگر برکت نہیں رہتی[3]

جھوٹی قسم سے مال فروخت ہو جاتا ہے اور کمائی مٹ جاتی ہے[4]

تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کی طرف نہ دیکھے گا اوّل بدخو متکبر۔ دوم اپنی دی ہوئی چیز پر احسان جتانے والے۔ سوم اپنا مال قسم پر بیچنے والے۔

بائع و مشتری اگر سچ بولیں اور ایک دوسرے کی خیر خواہی کریں۔ تو وہ معاملہ اس کے لئے موجب برکت ہو گا۔ اور اگر عیب کو چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو برکت جاتی رہے گی۔

کسی شخص کو جائز نہیں ہے کہ کسی چیز کو بدوں اس کا عیب ظاہر کئے بغیر فروخت کرے " اللہ کا ہاتھ دو شریکوں پر ہے۔ جب تک وہ آپس میں خیانت نہ کریں اور جب وہ خیانت کر لیتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان پر سے اٹھ جاتا ہے " اس کو دھوکا دینا یا نقصان پہنچانا حرام ہے جو اپنے اوپر بھروسہ کرے

---

[1] احیاء العلوم [2] ابی قتادہ خیر المواعظ [3] احیاء العلوم

Marfat.com

باہر کے سوداگروں سے آگے بڑھ کر مت خریدو اور جو ان سے خریدیگا تو مال والے کو اختیار ہوگا بازار میں آنے کے بعد۔

جو شخص غلہ چالیس روز تک روک رکھے تو وہ اللہ تعالیٰ سے بری ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے بری ہوا

حضور صلعم نے فرمایا کوشش کرو کیونکہ کوشش تم پر فرض کی گئی ہے

فرمایا۔ فقر قریب ہے کہ کفر کے درجہ کو پہنچ جاوے

فرمایا سفر کرو صحت اور رزق حاصل کرو۔

امام احمد فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام بری اور بحری تجارتیں کرتے اور اپنے باغوں میں کاروبار کرتے تھے۔

حضور نے فرمایا بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر ان لوگوں کا زمانہ جو اس سے متصل ہوں گے میرے طریقہ اور خلفائے راشدین کے طریقہ کو اختیار کرو۔

تجارت اور قرآن

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا (نساء ۵ آیت ۲۹)

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ

اے مومنو! ناحق اور ناجائز طور پر اپنے مالوں کو آپس میں نہ کھاؤ مگر یہ کہ آپس میں برضامندی دادوستد تجارت کی ہو اور اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو بیشک اللہ تم پر مہربان ہے۔

اور وہ یعنی اللہ وہی ہے جس نے سمندر کو تمہارا مطیع کر دیا تاکہ تم اس میں سے تازہ گوشت

Marfat.com

حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (سورۂ نحل ع ۲)	کھاؤ اور اپنے پہننے کیلئے زیور اس میں سے نکالو اور دیکھنے والے مخاطب، تو دیکھتا ہے کہ کشتیاں سمندر کو پھاڑتی چلی جاتی ہیں تا کہ تم اللہ کے فضل سے معاش طلب کرو اور شاید تم شکر گزار ہو۔

تین چیزوں میں بہت برکت ہے تجارت میں اور آپس میں ایک دوسرے کو قرض دینے میں اور گھر میں کھانے کے لئے نہ کہ فروخت کرنے کیلئے گیہوں کے ساتھ جو ملانے میں [1]

تاجر لوگ قیامت کے دن فاسقوں، فاجروں کے ساتھ اٹھائے جائیں گے سوائے ان کے جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی اور راست باز رہے [2]

اللہ کا ہاتھ دو شریکوں پر ہے۔ جب تک وہ آپس میں خیانت نہ کریں اور جب وہ خیانت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان پر سے اٹھ جاتا ہے [3]

فسخ معاملہ بائع و مشتری کو فسخ معاملہ کا اختیار ہے۔ جب تک وہ جدا نہ ہوں پس اگر ان میں راست بازی ہوگی اور اس کا عیب وغیرہ بیان کر دیا تو اس کے معاملہ میں برکت دی جائے گی اور اگر چھپایا اور جھوٹ بولے تو برکت جاتی رہے گی [4]

آنحضرت صلعم نے ایک مرتبہ قریش کو نصیحت کی کہ ایسا نہ ہو کہ اغیار تم کو تجارت میں دبالیں اس لئے کہ تجارت نصف معیشت ہے "

---

[1] (صہیب) مشکوٰۃ [2] خیر الواعظ [3] احیاء العلوم [4] بخاری (حکیم ابن حزام)

Marfat.com

ایک بار آپ نے صحابہ سے فرمایا کہ جس کی تجارت نہ چلتی ہو وہ عمان کو جو سمندر کا ایک حصہ ہے، چلا جائے۔" (حدیث)

دوسری حدیث میں ہے روزی دنیا کے کناروں میں تلاش کرو۔

کسی شخص نے کوئی کھانا اس کھانے سے بہتر نہیں کھایا جو اپنے ہاتھ

حرفت کی محنت سے کما کر کھائے۔ اللہ دوست رکھتا ہے اس مسلمان بندہ کو جو صاحب حرفہ ہو۔ نیک مردوں کا پیشہ خیاطی، اور نیک بیبیوں کا چرخا کاتنا ہے۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں۔ ایسا پیشہ جس میں کسی قدر دنیائیت ہو بھیک مانگنے سے بہتر ہے۔" انہی کا مقولہ ہے کہ میں ایک آدمی کو دیکھتا ہوں جس کی شان اچھی معلوم ہوتی ہے تو میں پوچھتا ہوں کہ آیا یہ کوئی پیشہ کرتا ہے۔ اگر یہ جواب ملتا ہے کہ نہیں تو میری نظر سے گر جاتا ہے [1]

حضرت خبابؓ زمانہ جاہلیت میں لوہار تھے [2]۔ بعض صحابیات کپڑے بنتی تھیں [3]۔ خود حضرت سودہؓ طائف کا ادیم بناتی تھیں۔ اور اس کی وجہ سے ان کی مالی حالت تمام ازواج مطہرات سے بہتر تھی [4]۔ حضرت سلمانؓ فارسی اگرچہ مدائن کے گورنر تھے تاہم چٹائی بنا کر وجہ معاش پیدا کرتے تھے [5]۔ ایک صحابی کے ہاتھ سیاہ ہو گئے تھے رسول اللہ صلعم نے دیکھا کیا تمہارے ہاتھوں پر کچھ لکھا ہوا ہے بولے نہیں۔ پتھر پر پھاوڑا چلاتا ہوں اور اس سے اپنے اہل و عیال کے لئے روزی پیدا کرتا ہوں۔ آنحضرت نے ان کے ہاتھ چوم لئے [6]۔

---

[1] اسلامی اخلاق ۲۰۲-۲۰۳ [2] بخاری کتاب البیوع [3] [5] [6] اسد الغابہ

ان اللہ یحب العبد یتخذ	خدائے تعالیٰ اس بندے کو دوست رکھتا ہے
المہنۃ یشفی بہا من الناس	جو نوکری اس لئے اختیار کرے کہ لوگوں کا محتاج نہ ہو
العبادت سبعون جزءاً	کہ عبادت کے ستر حصے ہیں ان میں سب سے
افضلہا طلب الحلال۔	بڑھ کر حلال روزی کا تلاش کرنا ہے۔

ایک جگہ آیا ہے حضور نے فرمایا۔

خدا ہمارے مال میں برکت دے اور ہم میں ، اور ہمارے مال میں جدائی نہ ڈالے اگر مال نہ ہوتا تو ہم نہ روزہ رکھ سکتے اور نہ نماز پڑھ سکتے اور نہ اپنے پرودگار کے فرائض ادا کر سکتے۔"

امام جعفر صادق نے فرمایا کہ جو شخص آخرت کیلئے دنیا کو اور دین کے لئے آخرت کو چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

ایک شخص نے امام موصوف سے عرض کیا کہ ہم دنیا کے طالب ہیں اور چاہتے ہیں کہ دنیا ہم کو حاصل ہو۔ آپ نے دریافت کیا کہ تم دولت حاصل کر کے کیا کرو گے۔ اس نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنے نفس کو اور اپنے عیال کو آرام دوں۔ عزیزوں کے ساتھ سلوک کروں خیرات کروں۔ حج اور عمرہ ادا کروں اس کے جواب میں امام جعفر صادق نے ارشاد فرمایا۔

لیس ھذا طلب الدنیا!	یہ طلب دنیا نہیں یہ تو طلب آخرت
ھذا طلب الآخرہ	ہے

آپ نے دوسرے موقع پر فرمایا دنیا آخرت کے لئے عمدہ مددگار ہے محمد بن منکندر فقیہ کا بیان ہے کہ میں ایک دفعہ نواح مدینہ میں جا رہا تھا

گرمی کا وقت تھا اور لو چل رہی تھی ایسے وقت میں امام محمد باقر سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ آپ بدن کے بھاری تھے اور دو شخصوں کے کندھوں پر سہارا لئے چلے آرہے تھے میں نے اپنے دل میں کہا سبحان اللہ بزرگانِ قریش میں سے ایک شخص ایسی گرمی میں اور اس حال سے دنیا طلبی کو نکلا ہے۔ میں ان کو نصیحت کروں گا۔ میں نے پاس آکر سلام کیا اور کہا اصلحک اللہ شیخی اس وقت اور اس حال سے آپ طلب دنیا میں مصروف ہیں اگر اس حالت میں آپ کی موت آجائے تو آپ کیا کریں گے۔ امام محمد باقر نے جواب دیا اگر اس حالت میں میری موت آجائے تو وہ موت ایسے وقت میں ہوگی جب کہ میں خدا کی عبادتوں میں سے ایک عبادت میں مشغول ہونگا۔ یہ عبادت مجھے اور میرے اہل وعیال کو تجھ جیسے لوگوں کے پاس اپنی حاجت لے جانے سے مستغنی ترتی ہے یعنی طالب دنیا اس غرض سے کہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانا یا ان کا احسانمند ہونا نہ پڑے یہ بھی ایک عبادت ہے"

خارجی ممالک میں تجارت

لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم فی من مواقع الحج	زمانۂ حج میں تجارت کرنا تمہارے لئے کوئی گناہ کا کام نہیں۔

حضرت ابوبکرؓ اکثر اپنا مال تجارت لے کر بصرہ جایا کرتے تھے چنانچہ

ے اسوۂ صحابہ جلد اوّل صفحہ ۱۴۱ سے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ایک سال قبل مال تجارت لے کر بصرہ کو گئے تھے۔

حضرت عمرؓ نے ایران سے تجارتی تعلقات قائم کئے تھے[۱]

حضرت صخرؓ بہت بڑے تاجر تھے اور خارجی ممالک میں تجارت کرتے تھے چونکہ رسول اللہ صلعم نے دعا فرمائی تھی۔

خداوندا میری امت کو صبح کے تڑکے میں برکت دے۔ اس لئے وہ ہمیشہ اپنے کاروان تجارت کو صبح کے سویرے روانہ فرماتے تھے اور معقول نفع اٹھاتے تھے[۲]

کاشتکاری

صحیح بخاری میں ہے

ما بالمدینہ اھل بیت ھجرۃ الا یزرعون علی الثلث والربع	مدینہ میں مہاجرین کا کوئی ایسا گھر نہ تھا جو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر کھیتی نہ کرتا ہو۔

حضرت علیؓ حضرت بن مالکؓ حضرت عبداللہ بن مسعود وغیرہ اسی طرح کھیتی کرتے تھے[۳]

بعض صحابہ شہد کی مکھیوں کی نگہداشت کرتے تھے اور ان سے شہد پیدا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک جنگل میں بکثرت شہد کی مکھیاں تھیں۔ بعض صحابہ نے رسول اللہ صلعم سے اس کو اپنے لئے مخصوص کرالیا تھا۔ اس سے شہد پیدا

---

[۱] اسوۂ صحابہ جلد اول صفحہ ۳۴۱ [۲] ابوداؤد [۳] بخاری ابواب الحرث والمزارعۃ عیرہ النظرہ نحوہ۔

Marfat.com

کرتے رہتے اور اس کی زکوٰۃ ادا کرتے تھے ؎

گراں بیچنے کیلئے غلہ نہ روک رکھنا

معمر کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جو گرانی میں غلہ خرید کر روک رکھے اور زیادہ تر گرانی کا منتظر ہو، وہ آثم و گنہگار ہے (مسلم)

حضرت عمرؓ آنحضرت صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص غلہ لاکر بہ نرخ حال شہر میں بیچتا ہے اس کی روزی میں برکت دی جاتی ہے۔ اور جو شخص گرانی کے انتظار میں غلہ کو روکے رکھتا ہے وہ رضائے حق سے دور ڈالا جاتا ہے ؎

جابرؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص غلہ خریدے تو جب تک اس پہ قبضہ نہ ہووے بیچے نہیں ؎

ؔ اسوہ صحابہ صفحہ ۱۷۴ ؎ ابن ماجہ ؎ بخاری و مسلم۔

باب دوازدہم

تمول

وَاللّٰہُ فَضَّلَ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ فِی الرِّزْقِ فَمَا الَّذِیْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّیْ رِزْقِہِمْ عَلٰی مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُہُمْ فَہُمْ فِیْہِ سَوَآءٌ اَفَبِنِعْمَۃِ اللّٰہِ یَجْحَدُوْنَ ۝
سورۂ نحل

اور خدا ہی نے تم میں سے بعض کو بعض پر روزی میں برتری دی ہے تو جن کو زیادہ روزی دی گئی ہے (وہ) اپنی روزی لوٹا کر اپنے زیردستوں (یعنی نوکروں غلاموں کو) نہیں دیدیا کرتے کہ روزی میں ان (سب) کا حصہ برابر ہو تو کیا یہ لوگ خدا کی نعمتوں کے منکر ہیں۔

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ غنا یعنی تمول کثرت مال سے نہیں بلکہ غنا دل کے غنی ہونے سے ہے [1]

[1] مشکوٰۃ (عن ابی ہریرہ) (عن سعد)

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مالدار مستغنی مہربانی کرنے والے بندے سے محبت رکھتا ہے[1]

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ یہ آدمی کی خوش نصیبی ہے کہ اس کے پاس مکان وسیع ہو اور پڑوسی نیک بخت ہو اور سواری عمدہ ہو[2]

تم میں بہتر وہ ہے جو دنیا کی وجہ سے اپنے دین کو چھوڑے اور نہ دنیا کو آخرت کی وجہ سے اور لوگوں کے ذمہ بار نہ ہو یعنی اپنے اخراجات کا بار لوگوں پر نہ ڈالے[3]

فاقہ میرے اصحاب کیلئے باعث خوش نصیبی ہے اور آئندہ زمانے میں مالداری مومن کے لئے خوش نصیبی ہے

مال سب سے زیادہ پرہیزگاری کا مددگار ہے

فقر

لِلْفُقَرَاءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمَاهُمْ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ط وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ o

(خیرات تو) ان حاجتمندوں کا حق ہے جو اللہ کی راہ میں گھر بیٹھے ہیں۔ ملک میں کسی طرف کو جانا چاہیں تو) جا نہیں سکتے (جو شخص ان کے حال سے) بےخبر ہے وہ) انکی خودداری (کی وجہ) سے ان کو غنی سمجھتا ہے۔ لیکن (اے مخاطب! تو) ان کو دیکھے تو ان کی صورت سے ان کو صاف پہچان جائے (کہ

[1] ادب المفرد عن نافع بن عبد الحارث، [2] کنز العمال عن انس و عن ابن مسعود۔

محتاج ہیں مگر ہاں، الگ پٹ کر لوگوں سے نہیں مانگتے اور جو کچھ بھی تم لوگ اپنے، مال سے دخیرات کے طور پر خرچ کروگے تو خوب یقین رکھو کہ اللہ اس کو جانتا ہے۔

ابوذر کہتے ہیں کہ میرے دوست محمد نے مجھ کو سات باتوں کا حکم دیا ہے مساکین سے محبت اور قربت کے لئے اور مجھے حکم کیا ہے کہ اس پر نظر کروں جو (دنیاوی امور میں) مجھ سے کم ہیں۔ اور ان کی نظر نہ کروں جو مجھ سے برتر ہیں اور مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں صلہ رحم کا خیال رکھوں اگرچہ مجھ سے قطع قرابت کی جائے اور مجھ کو حکم کیا ہے کہ میں کسی سے کسی چیز کا سوال نہ کروں اور مجھ کو حکم دیا ہے کہ ہمیشہ سچ بات کہوں اگرچہ تلخ ہو۔ اور مجھ کو حکم کیا ہے کہ خدا کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے لیکن ملامت کا خیال نہ کروں اور اکثر لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتا رہا کروں کہ یہ الفاظ خزائن تحت العرش میں سے ہیں [۱]

رسول اکرم صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن فقیر خودداری کرنے والے عیالدار بندے سے محبت رکھتا ہے [۲]

نبی اکرم صلعم نے فرمایا کہ میں نے جنت کا معائنہ کیا تو اکثر اہل جنت کو فقرا ہیں سے پایا۔

---

[۱] مشکوٰۃ [۲] بخاری

محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب و مالکان مطبع سعیدی

قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

Marfat.com

Marfat.com

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری

عربی و مترجم
قرآن مجید اور کتابیں
ملنے کا پتہ
محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب
مقابل مسجد ... مولوی مسافرخانہ
کراچی ... پاکستان

Marfat.com

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری

مصری و مترجم

قرآن مجید اور کتابیں

ملنے کا پتہ

محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب

کراچی پاکستان

Marfat.com